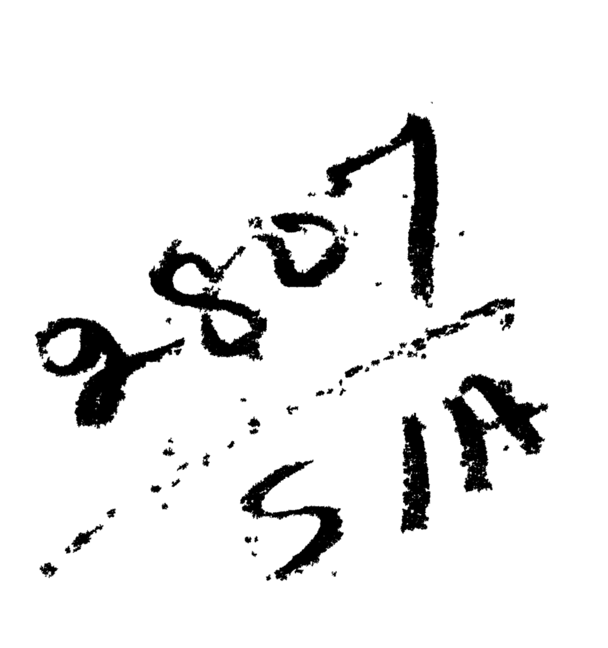




ویعلمک من تاویل الاحادیث

الحمد للہ والمنت کہ رسالہ متبرکہ از تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ یعنی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاویل الاحادیث مترجم

فی

رموز قصص الانبیا

باہتمام احقر الانام کمترین خلائق سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی

در مطبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث الانبیاء بصفو الامر ورشاده واودع صدورهم کنوز العلم من معارف ذاته واسمائه واسرار ایجاده وانطق السنتهم بما یتهذب به من سلم نظم فطرته من اقوائه وسناده ویقوم برا الحجة علی من لج بانکار الحق وجحوده وعناده ثم صرف احوالهم فی اغوار القرب وانجاده واظهر علیهم نوادر الوقائع باقداره واعداده فکم من برکة سرت لما غشیتم رحمته وامدهم بامداده وکم من عناء خففه علیهم لیربط علی قلوبهم فی انزاله وابراده وکم من معجزة ظهرت لیهلک من هلک عن بینة باشقائه ویحیی من حی عن بینة باسعاده وکم من کید لاعداء رده فی نحورهم عند قمع الکفر و[illegible] وکم من علم تصمته دعوتهم المستجابة [illegible] وکم من واقعة [illegible] اسرار الملکوت والجبروت فاطلعوا [illegible] فی کل واقعة من ذلک [illegible]

سب تعریف اور ثنا اللہ جل شانہ کو ہی شایان ہے جسنے انبیاء کو ہدایت اور رہنمائی کیواسطے بہیجا اور اُنکے سینون مین علم کے خزانے رکھے ذات کی معرفت کے اور نامون کی پہچان کی اور ایجاد کی اسرار کے اور اُنکی زبانون کو گویا کیا اُن کلامون سے جس سے تہذیب پائی سو وہ شخص جسکی سرشت مین خلل ہو یعنے بدبخت ازلی ہو اور اُس سے ناحق کے جہگڑنے والون پر حجت قایم ہو پہر اُن انبیاؤنکو نہایت قرب مین مصروف کیا پہر اُن پر عمدہ عمدہ واقعے ظاہر کئے پس بہت سی برکتین ہین جو اُنمین داخل ہوگئین اپنی رحمت سے اُسنے ڈہانک لیا اور بہت سے رنج ہین جو اُن پر آسان ہوگئے اور بہت سے معجزے دئے جن سے بدبخت ازلی ہلاک ہوئے اور نیک بخت ازلی زندہ ہوئے اور بہت سے کافر کے کر اُنکی جان کے وبال ہوگئے جب انبیاء نے کفر کی جڑ اکہاڑی اور جہاد کئے اور بہت سے دشمن کو انبیاء کی دعا نے مقبول نے شکست دی ایسی جس سے وہ [illegible] جہنم واصل ہوئے اور بہت سی مشکل ہوئی بسی خواب انبیاء کیواسطے جنسے معلوم ہوئے اسرار [illegible] برزخ کے اور حشر کے اور اُن باتون کے [illegible] پروار دہونے والے ہین قیامت کے دن اور [illegible] ایسے واقعے دیکہے جنسے معلوم ہوئے اسرار ملکوت و جبروت کے اور اُنکی مراد معلوم کر لی اور [illegible] اللہ نے [illegible]

[illegible] ورتمہ کی اخذ ہے جسٹری کرائی ہے [illegible] بلا اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکی شرح [illegible] کرسکے طبع [illegible]

يتبينه الا من اصطفاه الله من عباده ممن علمهم **تاويل الاحاديث** وشرح صدورهم ببوارد العلم وتلاده فسبحان من يهب ما يشاء لمن يشاء من علمه وعباده واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تؤدي حق الله على عباده واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله الذي آدم ومن دونه تحت لوائه عند تفاقم الخطب واشتداده **اما بعد** فيقول العبد الضعيف المحتاج الى رحمة ربه الكريم احمد المدعو **بولي الله بن عبد الرحيم** كان الله لهما في الاولى والاخرى هذه عيون نبعت من علم **تاويل الاحاديث** وغصون نبتت من دوحة سر المواريث يغتنمها من يعرفها وينتفع بها من يحل رموزها ويكشفها سميتها **بتاويل الاحاديث** ليكون العلم عنوانا مكشوفا النوع ذلك العطاء الانيق والحمد لله حمدا كثيرا طيبا لا يحصره حد ولا يحيط به عد

مقدمة اعلم ان الله تعالى اذا انزل علما على البشر بلسان البشر متنزلا عن الصرافة الاولى تدليا اليهم فليس سبيل ذلك المجاز والكناية كما اطمأن به علوم العامة ولكن سبيل ذلك التجوز الطبعي يعني ان الانسان اذا فيض عليه في حاسه علم حالة ستكون له تتمثل له رؤيا منتظمة من افعال ارادية وغير ارادية واجسام حيوانات كانت بوجه

جسکو وہی شخص بیان کرے جو اُسکے بندون مین برگزیدہ و مقبول ہون اُن بندون مین سے جنکو اللہ تعالی نے تاویل احادیث یعنے تعبیر خواب تعلیم فرمائی ہی اور اُنکے سینون مین ہر طرحکا علم [illegible] ہے پس پاک ہی وہ ذات کہ بخشش کرتا ہی جو چاہتا ہی اور جسے چاہتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہین اور اُسکا کوئی شریک نہین ایسی گواہی جس سے ادا ہوجائے جو اللہ کا حق اُسکے بندون پر ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہین ایسے کہ قیامت کے دن حضرت آدم اور جو آدم کے سوا ہین سب آپکے جھنڈے تلے ہونگے بعد اُسکے کہتا ہی یہ بندہ ضعیف رب کریم کی رحمت کا محتاج احمد معروف **ولی اللہ بن عبد الرحیم** اللہ تعالے اُسپر اور اُسکے والد پر رحمت کرے کہ یہ رسالہ ایک ایسی نہرین ہین کہ **تاویل الاحادیث** کے چشمہ سے جاری ہوئی ہین اور ایسی شاخین ہین کہ سر مواریث کے درخت سے پھوٹی ہین جو اُسین پہچانیگا بہت غنیمت جانیگا اور جو بھید اُسکی رمزین حل ہوجائین گی اُسکو بہت نفع ہوگا مین نے اس رسالہ کا نام **تاویل الاحادیث** رکھا اسلئے کہ اس بڑی عطا کا اُسکے [illegible] سے حال کھلجاوے اور اللہ جل شانہ ہی کیواسطے ہی سب حمد و ثنا بہت اور پاکیزہ جسکی حد ہی نہ گنتی

مقدمہ جاننا چاہئے کہ خدا تعالے جب کسی انسان پر علم نازل کرتا ہی صرافت اولی سے اوتار کر اُسپر رحمت کرنیکی واسطے تو وہ علم بطور مجاز او کنایہ کے نہین ہوتا جیسا اکثر علومین ہی بلکہ وہ طور تجوز طبعی کے ہوتا ہی اور اُس سے مراد یہہ ہی کہ انسان کے حواس مین جب کسی حالت ہونیوالی کا علم دیا جاتا ہی تو وہ بطور خواب کی صورت کے ہوتا ہی ایسا خواب کہ افعال ارادی اور غیر ارادی اور حیوانات اور اجسام منتظم ہو جس سے کسی [illegible]

اطلاع [illegible]

ما تلك الحالة الاجمالية الفائضة فرب انسان افيض
عليه انه سيكون ملكا فيتمثل الملك فى منامه
بالتاج او بالفيل فيرى ان اتيا اتاه فاعطاه التاج
واركبه الفيل فياوله **صاحب التعبير**
فيقول معنى هذه الرؤيا حصول الملك والتاج والفيل
عبارتان عن الملك وايتان الاتى ومباشرته لالباس
التاج واركاب الفيل تقريب للامر وذلك ان من علوم
الانسان المجبول عليها ان لكل حادث سببا فلاجرم
تمثل السبب عنده فى هذه الرؤيا المنتظمة باتيانه
ومباشرته وكذلك الله تعالى اذا اراد ان ينبهه على
حقيقة اجمالية يجل طورها عن طور الحس فانه
ينبه عليها بقصة اوكلام يكون مجموعها محاكيا
لما اراده محاكات المنام لتلك الواقعة المطلوبة
فمن ذلك التعبير عن علو الله وعظمته برفعة
الملوك ونفاذ امرهم فى المدينة ومن ذلك قوله
تعالى بل يداه مبسوطتان واكثر المتشابهات كالضحك
وغيره فلما اراد الله تعالى ان يعلمنا كونه تعالى
جوادا نظر الى صورة الجود فى الرؤيا وهى بسط
اليدين فكلمنا به ولما اراد ان يعلمنا كونه مدبرا
السموات والارض نظر الى صورة التدبير فى المثال
وهى رفعة الملوك فى محل سلطانهم فكلمنا به و
ليس بناء كلامه على العلاقات المذكورة فى علم
البيان وان تحققت فى بعض الصور والله اعلم فاعنى
بالتجوز الطبعى محاكاة حادثة و واقعة منتظمة
او كلام فيه كناية سر اجمالى معنوى بالعلاقات التى

ہونیوالی حالت بطور اجمال کے معلوم ہوجائے مثلاً ایک
شخص کو بادشاہت ہونیوالی ہی تو اوسنے خواب مین اوس بادشاہت
کو تاج کی یا ہاتھی کی شکل مین دیکھا اسطرح کہ کسی نے آکر اوسکے سر
تاج رکھدیا یا اوسکو ہاتھی پر سوار کردیا اس خواب کی **تعبیر دینے**
والے نے سنکر کہا کہ تجھکو بادشاہت ہوگی اور تاج اور ہاتھی سے
مراد بادشاہی ہونیکے اور تاج پہنانے والا اور ہاتھی پر سوار
کرانے والا یہ تقریب ہے سلطنت کی اور یہ امر اسلئے ہی کہ انسان
کی جن علمون پر سرشت و پیدایش ہے اُن علمون سے ایک یہ
بھی ہی کہ ہر چیز پیدا ہونے والی کیواسطے سبب ہوتا ہے
تو ضرور اُس سبب کی صورت انسان کو خواب مین نظر آئے
اور تاج سر پر رکھنے والا اور ہاتھی پر سوار کرنیوالا دکھائی دیا
اور اسیطرح جب اللہ تعالے چاہتا ہے کسی حقیقت اجمالیہ پر آگاہ کرے تو اُسکا
طور جس کے طور سے بزرگ کرتا ہے تو اُس حقیقت اجمالیہ پر کسی قصہ یا کلام
سے ایسی طرح آگاہ کرتا ہی کہ اوسکا مجموع اللہ کے ارادہ کو اسطرح یاد دلاتا
جیسے کسی واقعہ کا خواب مین دیکھنا پس اسیوجہ سے اللہ کے علو وعظمت شان کو بادشاہو
کی رفعت اور انکے ملک مین نفاذ فرمان سے تعبیر کرتے ہین اور اسیطرح قولہ تعالے
بل یداہ مبسوطتان اور اکثر متشابہات جیسے ضحک وغیرہ تو جب اللہ جل شانہ
نے چاہا کہ اپنا جواد ہونا ہمین معلوم کرائے تو صورت جود کیطرف رؤیا مین نظر کی
تو وہ بسط یدین ہے فرمایا بل یداہ مبسوطتان اور جب چاہا کہ آسمان
زمین کا مدبر ہونا ہمین معلوم کرائے تو مثال مین صورت تدبیر پر نظر کی تو
وہ رفعت بادشاہو نکی اونکے ملک مین ہے وہی ہمکو فرمایا اور اللہ تعالے
کے کلام کی بنا اُن علاقون پر نہین ہی جو علاقے علم بیان مین مذکور مین اگرچہ
وہ علاقے بعضی صورتون مین پائے جاتین واللہ اعلم تو تجوز طبعی سے ہماری
مراد ہی یاد دلانا کسی حادثہ اور واقعہ منتظم کا یا ایسے کلام کا جسمین
کنایہ ہو سر اجمالی معنوی کا ساتھ ایسے علاقون کے جن کی

۱ یعنی اللہ کے دونون ہاتھ کھلے ہوئے ہین ۱۲
۲ یعنی ہنسی ۱۲
۳ یعنی تدبیر کرنیوالا ۱۲

ترا عیها الطبیعة فی المنام اذا تلقت العلم الاجمالی
تصورته بصورة **واعلم** ان الاحوال الطارئة
علی نفوس الکمل والواقعات المنتظمة فی المثال
تکمیلا لهم فان حکمها حکم المنام وکذلک
الحوادث الواقعة فی العالم کلها منامات ولها
اصول واشباح اما الاصول فمنها ارادة الله فی
عباده تدبیرا بالالهامات والاحالات والتقریبات
فیتوجه الرحموت الی النظام الخیر بالذات والی
وجود حادثة بالطبع فیبعث لها الهاما او احالة
او تقریبا فی عباده فیصطفی من مجاری العادة ما
هو اقرب الاشیاء به منه فتظهر واقعة خارجية
من ظهور صورة التقریب والالهام تدریجا وقبول
الطبائع والنفوس لها علی ما یلیق باستعدادها
وتلک الواقعة شبه منام وذلک التدبیر اصل و
تعبیر مثاله اراد الله تعالی ان یجعل فی الارض
خلیفة فخلق ادم وقد احاط به حقیقة مثالیة
یعبر عنها بالجنة فعومل به معاملة اهل الجنة
وانسد باب کونه خلیفة فی الارض فظهرت
التقریبات بتنبیه ادم علیه السلام بحسب صفاء
لوح نفسه ان اکله الشجرة حرام علیه لانه یؤدی
الی الخروج من الجنة فانعقد علیه هذا التنبیه
وحیا موجبا وکان الشیطان بحقیقة الشریة
مستعدا لالقاء الوسواس فی قلب ادم علیه
السلام وطبیعة ادم علیه السلام صادقة الشهوة
الی اکلها فاکل فعوتب واخرج وهذا کله منام

طبیعت رعایت کرتی ہی خواب میں جب علم اجمالی ملتا ہے اور
اوسکی کوئی صورت بنا لیتی ہی اور **جاننا چاہیئے** کہ کامل لوگوں
پر جو حالات اور واقعات منتظمہ وارد ہوتی ہیں انکی تکمیل
کیواسطے اونکا حکم خواب کا حکم ہے اور اسیطرح عالم میں جتنے حادثے
واقع ہوتے ہیں سب خواب ہیں اور انکے لئے قالب اور اصول
ہیں سو اصول میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہی اپنے
بندوں میں از روے تدبیر کے ساتھ الہامات کے اور احالات کے
اور تقریبات کے تو متوجہ ہوتی ہی رحموت نظام خیر کیطرف بالذات
اور وجود حادثہ کیطرف بالطبع تو پیدا کرتی ہی واسطے اوسکے
الہام یا احالہ یا تقریب اپنے بندوں میں پس برگزیدہ کر لیتا ہی
مجاری عادات میں سے اوس شے کو جو اوسوقت اقرب الاشیا ہی تو
ظاہر ہوتا ہی واقعہ خارجیہ ظہور صورت تقریب اور الہام سے آہستہ آہستہ
اور قبول طبائع و نفوس سے بقدر استعداد کے اور یہ واقع قالب
اور خواب ہے اور تدبیر اصل اور تعبیر ہی اوسکی مثال یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ
نے ارادہ کیا کہ زمین میں خلیفہ کرے تو آدم علیہ السلام کو پیدا
کیا اور ایک حقیقت مثالیہ نے اوسکو گھیر لیا جسکو جنت کہتے
ہیں تو اونسے معاملہ اہل جنت کا کیا اور خلیفہ ہونا زمین کا
رک گیا اب ظاہر ہوئیں تقریبیں آدم علیہ السلام کی آگاہی سے
کو اونکے لوح نفس کی صفائی کے موافق کہ اوسکو گیہوں
کہانا حرام ہے کہ اگر کہائینگے تو جنت سے نکالے جائینگے
یہ بات اونکے ذہن میں بیٹھ گئی اور شیطان کی حقیقت
شریت آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالنے
کی مستعد تھی اور آدم علیہ السلام کی طبیعت گیہوں
کہانے کو سچے بہوک رکہتی تھی تو اونہوں نے
کہایا اور اون پر عتاب ہوا اور جنت سے نکلے یہ سب خواب ہے

رؤیا تعبیرہ ان اللہ اراد بہ ان یصیر خلیفۃ فی
الارض و یبلغ الی کمالہ النوعی اما نهیہ عن الشجرۃ ثم
القاء الوسواس من الشیطان ثم معاتبتہ و اخراجہ
فکانہ صورۃ التقریب بحسب خروجہ من عالم
المثال الی الناسوت تدریجا و منہا ان یکون
نفس مستعدۃ فی اصل فطرتہا لکمال کتنبہ بسر
الٰہی او اتصال دائم بالملاء الاعلی او انصباغ
الٰہی فیکون لہا بحسب بلوغہا اشدہا و ظہور
کمالہا نظام معلوم منفلتات من الطبیعۃ والرسم و
متلطختہ بغواشی البدن و یکون لہا فلتات من
ہذہ الغواشی فیتمثل لہذا الاتصال الطبیعی او الانقلابات
او بعض الاحیان واقعۃ منتظمۃ فی حواسہ او فی
المثال تعبیرہا احد تلک الامور مثالہ وجد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی ابتداء فطرتہ متصلا
بالملکوت شبیہا بالملاء الاعلی طاہرا عن الانواث
فجعل تکامل فطرتہ حینا فحینا فظہر تارۃ فی صورۃ
شق الصدر و تارۃ فی صورۃ کلام جبرئیل و ہو
جالس بین السماء والارض و تارۃ بان یوزن ہو مع
سائر الناس فیرجح و تارۃ بالمعراج و کذلک کان ابراہیم
علیہ السلام قوی النفس فی جانب الفطرۃ
فلما تکاملت فطرتہ ظہر خلقہ فی صورۃ حادثۃ
و ہی نظرہ فی النجوم والقمر والشمس و استدلالہ
بالافول علی انہا لیست بالذی فطرہ الست
تری الغیور تظہر غیرتہ فی ضمن حادثۃ کالتو
اصل والحادثۃ تشبہ و منہا تخالف السنۃ

جسکی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالے نے یہہ ارادہ کیا کہ وہ خلیفہ
ہوں زمین میں اور اپنے کمال نوعی کو پونہچیں اور انکو درخت سے
گیہوں کے منع کرنا اور شیطان کا وسوسہ ڈالنا پہر انپر عتاب
ہونا اور جنت سے نکلنا یہ سب صورت تقریب کی ہے عالم مثال
سے نکلنے کی آہستہ آہستہ عالم ناسوت مین اور بعض انمین سے
یہہ ہے کہ ایک نفس اپنی اصل فطرت مین ایک کمال استعداد رکہتا
ہے مثلا اسرار الٰہی سے آگاہی یا ہمیشہ ملاء اعلے سے متصل
ہونا یا خدا کے رنگ مین رنگا جانا تو اس نفس کے واسطے ہوتا ہے
موافق اسکے بلوغ کے قوت اور کمال کے ایک نظام معلوم
اور طبیعت و رسم سے بے سوچے خود بخود باتین ہوتین یا ایک
نفس ہو کہ آلودہ ہو بدن کی تاریکیوں سے اور اسکے ویسی ہی باتین
پیدا ہوتی ہیں اسکی واسطے وہ اتصال و رنگ الٰہی یا وہ باتین بعضی
وقت ایک واقعہ منتظم سے اسکے حواس مین متمثل ہوں یا عالم مثال
مین تو اسکی تعبیر انہیں امروں مین سے ایک امر ہوگا اور اسکی مثال یہ ہے
کہ پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ابتداے فطرت مین ملکوت کی متصل
ملاء اعلے کے مشابہ پاک سب آلودگیوں سے پہر کامل ہوتی گئی آپکی فطرت
وقتا فوقتا تو کبہی آپکا سینہ مبارک شق ہوا اور کبہی دیکہا جبرئیل
علیہ السلام کو کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان بیٹہے ہین اور آپ سے باتین
ہوتین اور کبہی تولیگئے تمام آدمیوں کے ساتہہ آپکو ترجیح رہی اور
کبہی معراج ہوا اور اسیطرح حضرت ابراہیم ع کو فطرت مین قوی النفس
پہر جب انکی فطرت کامل ہوئی تو انکا خلق صورت حادثہ مین ظاہر
ہوا یعنی انہوں نے ستارہ اور چاند اور سورج کو دیکہا اور انکے غروب
ہونے سے جانا کہ ستارہ اور چاند سورج وہ نہین جنہوں نے تجہے پیدا
کیا ہے کیا تمکو نہیں معلوم کہ غیرت مند کی غیرت کسی حادثہ کے ضمن
مین ظاہر ہوتی ہے تو اصل خلق اصل ہے اور حادثہ کا شبہ اور بعض انمین سے

التی بحسب استعداد لنفس من النفوس فتسمع تارۃ من لسان خاص و تارۃ من لسان عام و تارۃ بما کانت الزجموت مریدۃ لھذہ الحالۃ وتارۃ بما کانت مریدۃ لتلک ویکون السامع تارۃ النفس المتصفۃ بھذہ الحالۃ وتارۃ بتلک فیتلقی فی کل حالۃ ما یناسبھا فینتظم لھذا السر ولخروج النفس من القوۃ الی الفعل واقعۃ وامر ونھی ومواخذۃ ومعاتبۃ ونسخ وابتداء وعفو مثالہ ایجاب خمسین صلوۃ فی المعراج ثم قال فی الاخر لا یبدل القول لدی ھی خمس وھی خمسون فخمسون لسان تجوز وخمس لسان حقیقۃ والمراد فی کلتا الحالتین شیٔ واحد لکن کتم اللہ الحقیقۃ اولا لحکمۃ ارادھا ومثالہ ایضا کان یونس علیہ السلام اکتسب جمیع الھمۃ علی قتل قومہ ولما بلغ اللعن الالٰھی محلہ ھیئۃ فاسدۃ فلما توجہ الی اللہ وناجاہ تنبہ لتلک الھیئۃ کما یری احدنا الرؤیا فتمثل لہ خطاب فی قصۃ افساد الثمار والاوانی وغیرھا ثم افاق وعلم ان المراد ھو التنبیہ علی تلک الھیئۃ کما ان من استولی علیہ البرودۃ علی عضو من اعضائہ فی المنام یتخیل انہ غرق فی البحر او اصابہ الثلج والمطر ومن استولی علیہ القوۃ الغضبیۃ تتنبہ لمصادمتہ للقوۃ الملکیۃ یتخیل کان اسدا یصول علیہ فھذہ کلھا تنبیھات لھیئات نفسیۃ راسخۃ فیہ بصورۃ محاکیۃ حکایۃ طبیعیۃ وخوطب بھا یونس لیکون بمنزلۃ امثال تضرب لہ لا لتکون ناموسا کلیا واعلم ان اللہ اذا اظھر خارق عادۃ التدبیر

نفس کی استعداد کے موافق تو کبھی نفس سنتا ہی کسی خاص کی زبان سے اور کبھی کسی عام کی زبان سے اور کبھی سنتا ہی اُس امر کو جسکا رحموت ارادہ کرے اِس حالت کا یا اُس حالت کا اور کبھی سننے والا نفس متصف اِس حالت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی اُس حالت کے ساتھ تو معلوم کرتا ہے۔ ہر حالت مین جو اُسکے مناسب ہو تو منتظم ہوتا ہے واسطے اُس سر کے اور خروج نفس کی قوت سے طرف فعل کے ایک واقعہ اور امر ونہی اور مواخذہ اور معاتبہ اور نسخ اور ابتدا اور عفو اُسکی مثال یہہ ہی کہ شب معراج مین اول پچاس نمازین فرض ہوئین پھر آخر مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ لا یبدل القول لدی وہی پانچ نمازین ہین وہی پچاس نمازین ہین تجوز کی زبان ہی اور پانچ نمازین حقیقت کی زبان ہی اور دونون حالتون مین ایک شئی مراد ہی لیکن اللہ تعالے نے حقیقت کو چھپا رکھا اول اپنی حکمت کی رو سے جو چاہتا تھا اور یہ مثال ہی کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کے قتل پر نیت باندھی اور جب لعنت الٰہی اپنی محل پر پہنچی بُری صورتین تو جب متوجہ ہوئے اللہ کیطرف اور مناجات کی تو اُس صورت سے تنبیہ اور آگاہ ہوئی جیسے ہم مین کوئی خواب دیکھی تو اُسکے واسطے خطاب متمثل ہو برتنون اور میوون کے بگاڑ دینے کے قصہ مین پھر وہ جاگے اور جان لی کہ اُس سے مراد اُس ہیئت پر آگاہی ہی جیسے کسی شخص کے کسی عضو پر برودت غالب ہو وہ خواب مین خیال کرتا ہی کہ غرق ہوگیا دریا مین یا اُس پر برف گری یا مینہہ برسا یا کسی شخص پر قوت غضبیہ غالب ہو وہ خواب مین دیکھی تنبہ ہو قوت ملکیہ کے مقابلہ کو وہ خیال کرتا ہی کہ گویا اُس پر شیر حملہ کرتا ہی پس یہ سب تنبیہات ہین واسطے ہیئت نفسیہ کے جو اُس مین راسخ ہین بصورت یاد دلانے کی حکایت طبیعیہ کے طور پر اور خطاب کیگئی حضرت یونس اُس حالت سے تاکہ وہ بمنزلہ مثل

فانه انما یظهر فی ضمن عادة ولو ضعیفة کالرجل یمرض مرضا ضعیفا اذا رآه الحکیم الطبیعی لم یکترث به ولم یظن انه یموت ولکن یظهر قضاء الله فی ضمن ذلک المرض فیموت فللخوارق اسباب ضعیفة کانها وجدت مشایعة لنفاذ قضاء الله تعالی وعنایته بالاسباب الارضیة لئلا یخرق العادة من کل وجه وفی القرآن والسنة اشارات تدل علیها وفی القصة ایماء ونحوی مما یعرفها العارف بل کل لبیب منصف قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا قضی الله تعالی لعبد ان یموت بارض جعل له الیها حاجة فابدأ الحاجة له رعایة لنظام الافعال الارادیة لئلا ینخرم ونحن نشیر انشاء الله تعالی فی کل حادثة الی تعبیرها ووجه خصوصیة شیئها وفی کل خارق الی تلک الاسباب الضعیفة فانتظر لاشاراتنا وترصد لها فی ضمن سردنا القصة

تاویل احادیث آدم و ادریس علیهما السلام

اجتمعت قوی ارواح السیارات فی ناحیة من الارض وطلب امام نوع الانسان من الله تعالی ان یظهر فی الناسوت واعتدال العناصر وتعفنت تعفنا طیبا فقضی الله تعالی بحسب هذه الامور ان یخلق فی الارض خلیفة له ای نوعا یکون فیه ارتفاقات وسیعة واخلاق کاملة یجمع فیه قوة ملکیة وقوة بهیمیة فیتی لله منها حالات الهیه کالاحسان والمحبة ویستحق ان یضرب علیه الشرع من فوقه حتی یکون عالما برأسه نسخة من الرحموت محیطة

تو کسی عادت کے ضمن مین ظاہر کرتا ہی اگرچہ ضعیف سی ہی عادت ہو مثلاً ایک شخص بیمار ہو گیا خفیف مرض مین اور طبیب نے اُسے دیکھکر کچھ التفات نکیا اور یہہ نہ خیال کیا کہ یہہ بیمار مرجائیگا لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا وہ اُسی خفیف بیماری سے مرگیا تو پس خوارق کے لئے سبب ضعیف بھی ہین گویا کہ وہ ساتھ ہین اسباب ارضیہ کے اللہ تعالیٰ کی قضا جاری کرنے کو اور اوسکی عنایت ظاہر کرنے کو تاکہ عادت کل وجہ سے خرق نہو جاے اور قرآن مجید و حدیث شریف مین بہت اشارے اسپر دلالت کرتے ہین اور قصہ مین اشارے مضمون بھی بہت ہین کہ عارف پہچانتے ہین بلکہ ہر دانشمند منصف فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت حکم کرتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندے کے واسطے کہ فلانی سرزمین مین مرے تو اوسکی حاجت ڈالدیتا ہی اس سرزمین کیطرف توجیہ حاجتمند کرنا اوسکا افعال ارادی کے نظام کی رعایت ہے کہ یہ سلسلہ نہ ٹوٹ جاے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر حادثہ مین اسکی تعبیر کیطرف اشارہ کرینگے اور اُسکے اشکال مین خصوصیت بتائینگے اور ہر خرق عادت مین اون اسباب ضعیفہ کیطرف بیان کرینگے منتظر رہو اُن اشاروں کے اور نگاہ رکھو ہمارے قصہ کے ترتیب بیان کے ضمن مین

تاویل احادیث حضرت آدم و حضرت ادریس علیہما السلام

ستارونکی روحونکی قوتین جمع ہوئین زمین کے ایک گوشہ مین اور اللہ تعالیٰ سے نوع انسان کا امام طلب کیا کہ عالم ناسوت مین ظاہر ہو اور معتدل ہوگئین اربع عناصر اور اونمین جو پیدا ہوئین پاکیزہ پھر حکم کیا اللہ تعالیٰ نے موافق اُن امور کے یہ کہ زمین مین پیدا کرے اپنا خلیفہ جسکے اعمال وسیع اور اخلاق کامل ہون اور اُسمین قوت ملکیہ و قوت بہیمیہ مجتمع ہون اور اُسمین حالات الٰہی پیدا ہون مثلاً احسان محبت اور مستحق ہو اس امر کا کہ اوسکو شریعت ملے کہ وہ بذاتہ عالم ہو جاے رحموت کا ایک نسخہ کہ تمام عالم کے تمام حقیقتون کو احاطہ کرنے

بحقایق العالم باسرها اجمالاً وکان هنالک ملائکة یستحقون الالهام بما سیقع وهم العنصریون والعملة الذین یعملون فی العناصر بالهام الله فتلقوا الهاما ان الله سیخلق خلیفة یکون من شانه کذا وکذا وانه سیسفک الدم ویفسد فی الارض فیلعن فیجازی فی الدنیا والاخرة فاشتبهت علیهم الحکمة فی خلقه فانهم لا یعلمون الا ما الهموا فاقتضت حکمة الله وعنایته بحسب اولئک الاشخاص ان یعلمهم ما جهلوا اما اولا فبالهام اجمالی ان لله حکما لا یعلمونها واما ثانیا فبواقعة تفصیلیة تکون شرحا وبیانا للحکمة فاجتمع باذن الله وارادته مادة معتدلة کانها جمیع الارضین علی اختلاف طبقاتها فان للمعتدل اذا اصابه مسخن ما صار حارا او مبرد ما صار باردا فهو بالقوة القریبة جمیع الطبقات واعتجن وصار ومثله حینئذ مثل الشئ یتعفن فیحدث منه الدید ان غیر ان تعفنه کان روحانیا لا دنسیا بسبب مصادمة قوة قویة من الروحانیات کتعفن المنی فی بطن المرأة فنفخ الله فیه الروح فصار حیا وجملة القول فیه انه لما کان القصد فی ایجاده الی انشاء نوع التوی فی شخصیته حکم النوع کانه هو النوع والتوی فیها تنبئه لهذا السر فی اصل جوهرها وانه لما کان من اجتماع همم الروحانیات التوی فی روحه حکم

اور وہاں ایسے ملائکہ بھی تھے جو الہام کے مستحق تھے جو ہونیوالا امر انکو معلوم ہو جائے اور وہ ملائکہ عنصریین تھے اور عملہ تھے کہ عناصر میں اللہ کے الہام سے عمل کرتے ہین اونکو الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایک خلیفہ پیدا کریگا کہ جسکے شان سے ایسے ایسے کام کرتے ہین اور وہ خونریزی کریگا اور زمین مین فساد کریگا پھر رحمت سے دور ہوگا اور جزا پاویگا دنیا اور عقبے مین تو اُن ملائکہ پر اللہ تعالیٰ کی حکمت مشتبہ ہوئی کہ اوسکے پیدا کرنے مین کیا حکمت ہے کیونکہ وہ اوتنا ہی جانتے تھے جتنا الہام ہوا پھر اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عنایت نے چاہا کہ اُن اشخاص کو سکھائے جو وہ نہین سمجھے سو اول تو الہام اجمالی ہے یہ امر کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو نہین جانتے اور دوسرے واقعہ تفصیلیہ ہے جو اس اجمال کے لئے شرح و بیان ہو تو جمع ہوا اللہ تعالیٰ کے اذن اور ارادہ سے ایک مادہ معتدلہ گویا کہ وہ سب زمینین ہین معہ اپنی اختلاف طبقوں کے اسلئے کہ معتدل کو جب گرم کرنیوالی شئے پہنچے گرم ہو جاتا ہے اور جب سرد کرنیوالی شئے پہنچے سرد ہو جاتا ہے تو وہ قوت قریبہ کے رو سے جمیع طبقات ہین اور اُسکا خمیر ہوگیا اور اب ایسا ہوگیا جیسے کوئی شئے متعفن ہو جاے اور اُسمین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین لیکن وہ روحانی تھا آلودگی کے ساتھ نہ تھا اسواسطے کہ اوسمین قوت قویہ روحانیات کی تھین جیسے نطفہ متعفن عورت کے شکم مین ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اُسمین نفخ روح کیا وہ زندہ ہوگیا غرض اس کہنے سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قصد حضرت آدم کے پیدا کرنے مین یہ تھا کہ نوع انسانکو پیدا کرے تو حضرت آدم کی شخصیت مین حکم نوع کو ملتوی کیا گویا حضرت آدم ہی نوع ہین اور ملتوی ہونا آدم کی شخصیت مین آگاہ کرنا اس سر کا ہے کہ اصل جوہر مین اور چونکہ روحانیات کی ہمتوں کے اجتماع سے تھا تو اُنکی

الروحانيات فلما كان حديث عهد بسوته
ولم يقو فيه نظام العناصر والاخلاط عومل
معه معاملة اهل الجنة لهذه الضرورة
حينا من الدهر ثم بعث تقريبٌ يتجرد به لما
خلق له ويظهر عليه احكام جبلية وآنه
رُكّب فيه روحانية مناسبة بالملائكة
يستحق بها الالهام وروحانية بهيمية يستحق
بها القطى للحالة الدنيسة الحادثة من غزارة
الغذاء فلما اجتمعتا كان له عقل اتم من سائر
عقول الحيوان فخاض العقل في الشهوة والغضب
والحاجات والهم بارتفاقات عجيبة والهم
استنباط الصنايع وخاض في الحالة الملكية
فالهم انواع العبادات والتطهر فسنّ لبنيه
في كل ذلك سننا عجيبة فكان بحسب هذه
الاصول الثلثة له وقائع منها ان الملائكة
العنصريين والعملة امروا بان يسجدوا لآدم
بانفسهم وامر الملائكة الملاء الاعلى بان
يسجدوا له باشباحهم فيتمثلوا بصورة
الساجدين كما تمثل جبرئيل في قصة
سواله عن الايمان والاسلام والاحسان
اعرابيا سائلا وما كان السوال للاستكشاف
ولذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم
اتاكم جبرئيل يعلمكم دينكم فسجد له
الملائكة كلهم اجمعون بهذا التفصيل وبالجملة
وكان سجودهم شبحا لسر دقيق وهو انهم عابدون

روحانیات کا اور جبکہ ابھی انمین عناصر اور اخلاط کا نظام قوی
نہوا تھا اونسے معاملہ کیا گیا اہل جنت کا سا اس ضرورت کے
واسطے ایک زمانہ تک پھر ایسا سبب کیا جس سے وہ مہیا ہوون
اس امر کے جسکے واسطے پیدا کئے گئے ہین اور انکی سرشت کے احکام
انپر ظاہر ہوون اور انمین روحانیت بھی مرکب کی گئی تھی جو ملائکہ کے
مناسب تھی جس سے الہام کے مستحق ہوون اور روحانیت
بہیمیت بھی جس سے سرکشی کے مستحق ہوون جو حالت
آلودگی سے پیدا ہوتی ہین کثرت غذا سے جب دونون قسم
کی روحانیات اُن مین جمع ہولین تو انمین اب عقل سب
ذی روح سے کامل ہوگئی پھر عقل شہوت مین پڑ گئی اور غضب
مین اور حاجتون مین اور الہام کئے گئے عجیب اعمال کے اور الہام کئے
گئے صنعتون کے نکال لینے کے اور عقل حالت ملکیہ مین پڑی تو الہام
کئے گئے عبادتون کے اور پاکیزگی کے تو انہون نے ہر طریقہ مین ایک
راہ عجیب نکالی تو موافق ان تین اصول کے بہت سے واقع ہوئے
اونمین سے ایک یہ کہ ملائکہ عنصریون اور عملہ کو حکم ہوا کہ حضرت آدم
علیہ السلام کو سجدہ کرین اپنے نفسون سے اور ملائکہ ملاء اعلے
کو امر ہوا کہ انکو سجدہ کرین اپنے قالبون سے تو وہ سب
متشکل ہوگئے سجدہ کرنیوالون کی صورت سے جیسا کہ جبرئیل
متمثل ہوگئے تھے ایک اعرابی سایل کی صورت مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام اور احسان وغیرہ پوچھا تھا
اور وہ سوال اپنے معلوم کرنے کو نہ تھا اور اسیواسطے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو تمہارا دین
سکھانے آیا تھا تو حضرت آدم کو سب نے سجدہ کیا اس تفصیل
سے اور حاصل کلام یہ کہ سجدہ کیا اونکو سب نے ایک سر
دقیق کے اور وہ یہ ہے کہ وہ سب عابد ہین ہو

لله تعالى فيما يعملون بنى آدم ويدعون لهم
ويختصمون فيهم فآدم وبنوه قبلة لعباداتهم
فتمثل هذا السر واقعة وانعقد عليهم سما موجبًا
للسجود وكان فى اظهرهم ابليس وكان فى الاصل
ممن جبل على الحسد والمشاخة والكبر
لكن لم يتفق له واقعة تظهر فيما تلك الازمان
وكان له فى اصل جبلته خلوص الى الحقيقة
الشرية وخزانة الشر ولكن غلب عليه اثر الملأ
ودخل فى تضاعيفهم فلما امر بالسجود عصى
الله فلعنه الله لعنا عظيما واحاطت به
خطيئته وصار كانه ممسوخ وتجرد الى الشر
منها ان آدم عليه السلام احاطت به قوى
الارواح وتخيلات الملأ الاعلى وتوجه اليه
تخيل العرش فصار فى الجنة وهو فى مكانه من
الارض فانصبت عليه احكام الجنة وكانت
فيه طبيعة شهوية فاشتاق الى انثى من جنسه
شوقا قويا فتخيل صورة الانثى تخيلا حثيثا
فوجدت من تخليه ثم بعث الله تقريبا يجرى
به لما خلق فقال للطبيعة الشهوية الحرصية
ان تتطفئ لما تلهمك خزانة الشر فتطفئت فتلقت
منها اشتباهًا والتباسا للعلم الحق بالباطل
وقسوة تمنع عن ادراك الحق على ما هو عليه
فالحق انه امر بما ان العناية المختصة بالوقت
من قبل كونه فى الجنة ان اكل الشجرة حرام يفضى
به الى الخروج من الجنة ويوصله الى العناء

اسد تعالے کے جو کام کرتے ہین بنی آدم کے واسطے اور بھی
دعا مانگتے ہین انکے لئے اور جسمین جھگڑتے ہین آپسمین تو حضرت
آدم ع اور انکی اولاد انکی عبادت کا قبلہ ہین تو یہ امر انکو واقعہ
ہوگیا اور انپر ایک وحی موجب سجدے کے منعقد ہوگئی اور انمین ایک
ابلیس بھی تھا جسکے حسد اور عداوت اور تکبر جبلت مین تہا
لیکن اسکو واقعہ نہوا کہ اوسپر بھی برائیان کھلین اور اسکی جبلت
مین حقیقت شریت کی تھی اور شر کا خزانہ تھا اور اسپر ملائکہ کا اثر
ہوگیا تہا اور انہین مین داخل ہوگیا تہا جب سجدہ کا حکم ہوا
اسنے نافرمانی کی اسد تعالے نے اسے ملعون کیا اور اوسکو
اوسکے خطائے گہیر لیا اور ہوگیا جیسے مسخ اور آمادہ ہوگیا
شر کا اور بعض ادنمین سے یہ ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام
کو قوائے ارواح نے گہیر لیا۔ اور ملاء اعلے کے تخیلات
اور عرش کا خیال انکے متوجہ ہوا تو وہ جنت مین ہوگئے
اور حالانکہ وہ زمین پر اپنے گھر مین تھے اور جاری ہوئے
انپر احکام جنت کے اور انمین طبیعت شہویت بھی تھی تو
مشتاق ہوئے عورت کے کمال شوق سے تو انکے خیال مین
آئی عورت تو انکے خیال سے پیدا ہوگئی پھر اسد تعالی نے
ایک سبب پیدا کیا جس سے وہ آمادہ ہوگئے اس امر کے
جسکے واسطے پیدا کئے گئے تھے تو حکم ہوا طبیعت شہویہ حرصیہ
کو کہ جاری کرے الہام خزانہ شر سے تو اسنے اس سے سیکھا
اشتباہ اور التباس علم حق کا باطل سے اور ایسے سختی جس سے
حق نہ معلوم ہو تو حق یہ تہا کہ وہ امر کئے گئے تھے زبان عنایت
جو عنایت خاص کئے گئے تھے وقت پر اونکے
جنت مین ہونے سے پہلے کہ گیہون کا کہانا حرام ہی کہ آگے
کہانے سے جنت سے نکالا جاتا ہی اور گرفتار ہوتا ہے رنج

والجوع والظماء وآیضا الھمہ علما حقا انہ وھو
ان اکلہ سبب للخلد ای بقاء النوع وظھور امر الله
تعالی وارادتہ فنزل العلمان علی الطبیعة واشتبہ
الامر علیہ وصار متحیرا مترددا لا یدری ماذا
یفعل فکنی الله تعالی عن التحیر والتردد بالنسیان
ثم ھاجت فی صدرہ داعیة شہویة فاکل
فھذا علم حق اختلط بباطل وھو القسوة وعدم
ظھور الالھام علی وجھہ فظن ان معنی الخلد ھو
البقاء فکان ھذا العلم مع الاختلاط بالباطل وسواساً
شیطانیا وکان تقریبا لما اراد الله تعالی فی الازل فظھر
فیہ احکام الطبیعة وغلب علیہ نظام العناصر
والاخلاط وزال عنہ الجنان وکمنت العنایة
الملکیة وبرزت العنایة الطبیعیة ثم قیل لہ
اذا عترت الطبیعة بنیک ولم یتمثلوا الالھام الحق
وجب فی جود الله وحکمتہ ان یبعث فیھم رسلا
منھم فمن اتبع الھدی فلا خوف علیھم ولا ھم
یحزنون ومن کفر فانہ یدخل النار وعوتب بعد
ذلک عتابا شدیدا سرہ تخالف الروح الملکی
والطبیعة کانہ قضی بھا حکم الطبیعة والروح
جمیعا ومثلہ حینئذ مثل السالک یجرد الی الله
ویصعد ثم یھدی الی السیر فی الخلق بالحق ویھبط
ومنھا انہ افیض علیہ فی وقت من اوقات تجرد
الروح من غواشی الطبیعة علم الارتفاقات و
الحاجات التی تقع لبنی النوع والالات التی ترتفق
بھا وعلم تقطیع الاصوات وکیف یتلفظ بازاء کل

اور بہوکہا اور پیاس مین تیرا الہام ہوا دوسرا علم حق کہ اُسکے کہانے سے
ہمیشگی ہی یعنے بقاء نوع اور اسد تعالی کا امر ظاہر ہونا اور اُسکا
ارادہ ظاہر ہونا۔ تو طبیعت پر دو علم نازل ہوئے اور آپپر امر
مشتبہ ہوگیا اور وہ متحیر اور متردد ہوگئے کہ کونسا امر کیا جاے
اسد تعالی نے اُس ترددو تحیر سے کنایہ کیا ہی ساتہ نسیان کے
پہر اُنکے سینہ مین جوش مارا خواہش شہوتیہ نے اور گیہون نے
گیہون کہالیا تو یہ علم حق تہا کہ مختلط ہوگیا باطل سے یعنے
قسوت اور نہ ظاہر ہونا الہام کا اُسکی وجہ پر کہ معنے خلد کے
بقا سمجہے تو یہ علم باطل ست ملکر وسواس شیطانی تہا اور سبب
تہا داسطے ظاہر ہونے اسد کے ارادہ ازلی کے کہ ظاہر ہو گئے
احکام طبیعت کے اور اُنپر غالب ہوگئے نظام عناصر اور
اخلاط اور زائل ہوگئی اُنسے جنت اور چہپ گئی اُنسے عنایت
ملکیہ اور ظاہر ہوئی عنایت طبیعہ پہر اُن سے کہا گیا جب
تمہاری اولاد کو طبیعت پکڑ لیگی اور قابل الہام حق کے
نہ ہونگے تو اسد تعالی کے جود و حکمت مین ہے کہ ان مین سے
انہین رسول بہیجے پہر جو ہدایت پائین اُنکو کچہ خوف
نہین اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جو اُنہین سے کفر کرینگے
وہ دوزخ مین جاینگے اور بہت سخت اُنپر عتاب و غصہ ہوگا
اسد تعالی کا اُسکا سر ہو روح ملکی اور طبیعت کا خلاف گویا حکم
دیا تخالف طبیعت اور روح دونو نکا اور اب حضرت آدم
کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی سالک اسد کیطرف متوجہ ہوا اور اُسکو
ترقی ہوئی پہر اُسکو ہدایت ہوئی کہ خلقت مین جاکر ہدایت کرے
اور وہ اُس رتبہ سے نیچے اترا اور انہین سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اُنکو
افاضہ ہوا ایک وقت جب اُنکی روح آلودگی طبیعت سے پاک تہی علم
ارتفاقات کا اور جو بنی نوع کو حاجتین پڑنیوالی تہین اور دو

شیٔ فوجد حقیقته قد انبعثت علی کل شیٔ فاظہر
الله تلك الاشیاء فی عالم المثال حسب ما علمه
آدم علیہ السلام فی الخیال فسأل الملائکة عنها
وعن اسمائها وکیفیة الارتفاق بها فلم یعلموا لانه
لم یجبل فیهم میزان استنباطها من العقل
الخائض فی الشهوة والغضب والحاجة فظهرت
الحکمة وتمت النعمة علی الملائکة فی تعلیم ما جهلوا
ومنها انه کان یوما من الدهر تفرع الی علمه انه
منشأ افراد الانسان صالحها وطالحها علی حسب
اختلاف الاستعدادات فافیضت صورهم
فی عالم المثال تکمیلا لآدم علیہ السلام وتبیانا
لقضاء وجودهم فی المثال وسألهم الست بربکم
قالوا بلی اجابوا بلسان الفطرة قبل ان یلکن
بمخالطة الطبیعة فاخذ وابتلت الواقعة
حیث کانت تبیانا لاصل فطرتهم فتلك الواقعة
صورة الفطرة کما یکون شیٔ صورة شیٔ فی المنام
فنسبت المواخذة الیها فی العلوم النازلة فی حظائر
الملأ الاعلی ثم فی مدارك بنی آدم ومنها انه الهم
بعمل شیٔ من الارتفاق الاول فاخذ فی الزرع والحصاد
واللباس وتسخیر البهائم وطبخ الاطعمة والکلام وغیر
ذلك واهتم بامر النسل وسن للعبادات سننا و
استنبط اللغات واهتدی الی اسالیب **وکان**
ادریس علیه السلام فی ابتداء امره
من شیعة آدم علیه السلام یقفوا اثره فی العلوم
الانسانیة الوهبیة الجبلیة وکان بکماله الجم الی

تو اپنی حقیقت کو پایا کہ ہر شئے کیطرف ملتفت ہی تو اللہ
نے عالم مثال میں وہ سب اشیا ظاہر کردیں جیسے حضرت آدم
علیہ السلام کے خیال میں آئی تہیں پہر ملائکہ سے اُن چیزوں کے
نام پوچھے اور اُنکے ارتفاق کی کیفیت تو ملائکہ نہ بتا سکے اسواسطے
کہ اُنکی سرشت میں نہ تھا دریافت کرنا ایسی عقل سے جو شہوت
وغضب اور حاجت میں خوض کرے تو حکمت ظاہر ہوئی
اور نعمت پوری ہوئی ملائکہ پر اُنکے جان جانیسے اور انمیں سے
ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک دن اونکے علم میں سے ظاہر ہوا یہ امر
کہ وہ سب انسانوں کی منشا ہیں کوئی نیک اور کوئی بد ہوگا
اپنی اپنی استعداد کیموافق تو عالم مثال میں ان سبکی صورتیں افاضہ
ہوئیں اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تکمیل ہوجائے اور ظاہر
ہوجائیں اُنکے وجود عالم مثال میں پہر اللہ نے انسے سوال کیا الست
بربکم تو اُنہوں نے جواب دیا قالوا بلی اپنی زبان فطرت سے
پہلے اسسے کہ طبیعت کی مخالطت کے سبب لکنت ہو پس اخذ
کیا گیا اسواقعہ سے بیان اُنکی اصل فطرت کا تو یہ واقعہ صورت
فطرت کی ہی جیسے خواب میں صورت شئے کی ایک شئے ہوتی ہی پہر نسبت
کیا گیا مواخذہ ملاء اعلے کے مدارک کے علموں میں پہر بنی آدم
کے مدرکون میں اور انمیں سے ایک یہ واقعہ ہی کہ وہ ایک
شئے کے کرنے کے لئے الہام کئے گئے ارتفاقات اول
سے تو شروع کیا کہیتی کرنیمیں اور کاٹنے وغیرہ میں اور بہائیم کے مطیع
کرنیمیں اور کہانا پکانیمیں اور کلام کرنیمیں (و غیر ذلک) اور اہتمام
نسل کا کرنیمیں اور طریقے نکالنے عبادت کے اور استنباط لغات کیا اور
ہدایت کی راہ و روش کی اور ادریس علیہ السلام تھے اپنی ابتدا
امر میں حضرت آدم علیہ السلام کے گروہ میں سے پیروی کرتے تھے علوم
انسانیہ وہبیہ جبلیہ میں اور اُنکا کمال احکام صورت انسانیہ میں تنہا مجرد

تاویل احادیث در قصۂ حضرت ادریس علیہ السلام

احكام الصورة الانسانية ثم انه ترقى فى هذه
الدرجة الى حكمة انسلاخية فتجرد الى احكام الوجود
المنبسط على هياكل الموجودات ثم الى نقطة اللاهوت
ثم تنزل الى العلوم طبيعية والهية ونجومية و
طبية وارتفاقية وذلك لانه كان صناع اليد صناع
الوهم والخيال فظهرت منه علوم كثيرة ونفذت
فيه العناية الالهية فحفظت على اختلاف القرون وتبدل
الالوان كلما اندرس قرن قام بها قوم اخرون وكلما
فسد لون انتظم لون اخر ثم بورك فى تلك العلوم
فنشأت ملة المجوس والملة الحنيفية وانتظم علوم
الطب والدعوة والنجوم وكانت هذه العلوم حقة
يومئذ الان فيه الحق المشوب بالباطل والثابت المشوب
بالمحرف ثم ترقى رقيا اخرى فتجرد الى هيئة ملكية
بكبح الطبيعة وسلخها عن مقتضاها فاحاطت به
الجنة ورفع مكانا عليا

تاويل احاديث نوح عليه السلام وشيعته

الجملة فى امره انه كان قوى القوة الحيوانية بحيث
يكون كالحجاب لوجه الروح عن بلوغها الى كمالها
وكذلك اكثر من بعث اليهم فانعقدت عليهم
شريعتهم من دوام القيام والصيام والطاعات
القاهرة على القوة الحيوانية المنبهة للانسانية
ولم يكونوا استنبطوا دقائق الحكمة المنزلية و
الاكتسابية كثيرا استنباطا لركونهم الى ما يناسب
البهيمية فلم ينزل عليه علوم تعمقية فى هذه
الامور وكان ساكت النفس عن صناعية الوهم

پھر انہوں نے اس سے ترقی کی حکمت انسلاخیہ مین تو اوس
وجود مین جو پھیلا ہوا ہی موجودات کے صورتون پر تجرد
کیا پھر اُس رتبہ سے ترقی کی نقطہ لاہوت مین پھر وہان سے
نزول کیا علوم طبیعیہ آلہیہ اور نجومیہ و طبیہ و ارتفاقیہ کی
طرف اور یہ اسواسطے کہ وہ ہاتہ کے صناع اور وہم کے صناع
اور خیال کے صناع تو اُنسے بہت سے علم ظاہر ہوئے اور اُن علمون
مین خداتعالی کی عنایت نافذ ہوئی تو وہ بہت قرنوں اور
بہت رنگ بدلنوں تک رہا جب کبھی کوئی قرن پرانا
کردیتا تھا تو ایک دوسری قوم اوسکو نیا کردیتی تھی اور جب
کبھی کوئی رنگ فاسد ہوجاتا تہا دوسرا رنگ منتظم ہوجاتا
تہا پھر اُن علمون مین برکت ہوئی تو ملت مجوسیہ اور ملت
حنیفیہ پیدا ہوئی اور منتظم ہوئی علم طب اور دعوات اور نجوم
اور اُسوقت یہ سب علم حق تھی اگرچہ اُسمین حق کے ساتھ
باطل ملگیا تہا اور منحرف غیر منحرف آمیز ہوگئی تھی پھر انہوں نے
ترقی کی ہیئت ملکیہ کیطرف کہ طبیعت کے مقتضا سے نکل گئے
تو اُنکو جنت نے گہیر لیا اور اعلے مکان مین پہنچے تاویل احادیث
نوح و شیعتہ نوح علیہ السلام انکا حال یہ ہو کہ انمین قوت
حیوانیہ قوی تھی کہ وہ گویا روح کے مونھ پر پردہ تھی اسکے کمال
کے پہنچنے کو اور جنکی طرف وہ بہیجے گئے تھے وہ لوگ بہی اکثر ایسے ہی تھے
تو انکے واسطے شریعت منعقد ہوئی کہ ہمیشہ نماز اور روزہ اور
ایسی عبادت جو قوت حیوانیہ پر غالب ہو کیا کریں جسکے سبب اُنکی
انسانیت سے آگاہی ہو اور انکو قدرت استنباط نہ تھی کہ حکمت
منزلیہ اور اکتسابیہ کے دقیقے جانین اسواسطے کہ جو امر حیوانیت کے مناسب
ہین وہ اُنکیطرف مائل تھی تو حضرت نوح ع پر نازل ہوئی علم دقیق
ان امور مین اور اُن کے نفس مین صناعیۃ وھم

تاویل احادیث نوح و شیعتہ نوح علیہ السلام

والخیال فلم یرفع الی العلوم الادریسیۃ رأسًا
وکان قومہ فسّاقًا کفّارًا افسدوا الارتفاقات و
انسد سبیلہم الی اللہ وخرجوا عن معنی الانسانیۃ
وان کانت صورتہم صورۃ الانسانیۃ فانعقد علیہم
الغضب اللہ فی الملاء الاعلی ونظر اللہ الیہم فلعنہم
وغضب علیہم غضبًا شدیدًا وقضی بہلاکہم
فوجب فی حکمۃ اللہ الانذار وارشاد الحق اذ للحق
السنۃ شتی وعنایات کثیرۃ وھو وان غضب علی
قوم بلسان فلا یکاد یدع للحق بعلیہم بلسان آخر
ولما کان اعدام الانواع شرًا عظیمًا لا یرضی بہ اللہ
واستیناف ایجادھا ولم یجتمع الاسباب السماویۃ
والارضیۃ علی الھیئۃ الاعتدالیۃ ایضًا یخالف
العنایۃ وجب فی عنایۃ اللہ ان یرسل تقریبًا لبقاء
الاصول الانواع فالھم صناعۃ السفینۃ وجمع
فیہا الانواع من کل نوع ذکرًا وانثی ومن کل شجر
لا ینبت بنفسہ بذرًا فاتم اللہ امرہ وکان التدبیر
الالٰھی ینتظر واقعۃ عظیمۃ من وقایع الجو بعذبہم
فیہا حتی اذا تواطئت الاسباب السماویۃ والارضیۃ
علی طوفان عام سائح نفذ اللہ عند ذلک قضاءہ
وقل ما کان واقعۃ عظیمۃ الا باقتضاء عنایات
کثیرۃ کالعنایۃ بالطبائع الارضیۃ والعنایۃ
بالاحکام الفلکیۃ والعنایۃ بالمثل الالٰھیۃ و
النوامیس المضروبۃ علی الناس فیری من لم یؤت
الانصیبًا من العلم باحدی تلک العنایات و
یذھل عن سایرھا فیکذب بمن ینسبہا الیہا

وخیال نرتھے وہ علوم ادریسیہ کیطرف نہ پہنچے اور انکی قوم
بڑی فاسق اور کافر تھی کہ ارتفاقات کو بگاڑ ڈالا اونکا رستہ
اللہ کیطرف کا بند ہوگیا اور وہ انسانیت سے خارج ہوگئے اگرچہ
صورت مین انسان کی تھی اونپر اللہ کا غضب منعقد ہوا ملاء اعلی
مین اور اللہ نے اُنپر نظر کی تو اُنپر لعنت کی اور سخت غصہ ہوا
اور اُنکے ہلاک کا حکم ہوا تو اللہ تعالی کی حکمت مین ضرور ہوا
اونکو ڈرانا اور ارشاد حق کرنا اسواسطے کہ اللہ تعالے کی
عنایات کی بہت راہین ہین اور وہ اگرچہ غضب ہوا ایک
راہ سے تو دوسری راہ سے اُنپر عنایت نہین موقوف کرتا اور
جبکہ ناپید کردینا انواع کا شر عظیم تھا تو اللہ تعالی اُنسے راضی نہو
کہ اُنکو معدوم کردے اور پھر کر پیدا کرے اور جبکہ اسباب سماوی
اور ارضی ہیئت اعتدالیہ پہ جمع نہوسکتے تھے نیز مخالف عنایت کی
تھی تو اللہ تعالی کی عنایت مین ضرور ہوا کہ ایسی تقریب کیے
جس سے اصول انواع باقی رہین تو اُسنے الہام کیا کشتی بنانیکا
اور ہر نوع سے اُنمین ایک ایک جوڑا جمع کیا اور جو درخت کہ از
خود نہین اوگتے اونکے تخم بہرہ کام پورا ہوگیا اور تدبیر الٰہی
منتظر تھی ایک واقعہ عظیمہ کی وقایع جو سے جسمین عذاب ہو
اونکو یہانتک کہ اسباب سماوی اور ارضی موافق ہوگئی طوفان
عام پر پانی کے اوسوقت جاری کیا اللہ تعالی نے اپنا حکم اور
واقعہ عظیمہ بہت کم ہوتا ہی مگر بسبب ایسے عنایات کثیرہ کے
اقتضا کے جیسے عنایت طبایع ارضیہ پہ اور عنایت احکام فلکیہ
پر اور عنایت مثل الٰہیہ پر اور عنایت اور شرایع مقررہ
پر جو لوگون پر ہو سو جسکو کچھ تھوڑا علم ہوتا ہی وہ ایک
ایک عنایت کو دیکھتا ہے اور باقی سب عنایتون کو
بھول جاتا ہی اور جھٹلاتا ہے اُسے جو اُسکو تمام کو ان عنایات سے

وللمعرفة المستوعبة تجمعها جميعا فكان جميع علوم
نوح عليه السلام واحواله من هذه العنايات الذكورة
فجعل الله الادم الثاني وهو اول المرسلين الذين
بعثوا خدّاما للعناية الالهية بحسب الانذار
والامر بالشرائع ومخاصمة الكفار والاحتيال لشيء
تقتضيه العناية واليه تنتهي طريقة الانبياء
عليهم السلام في هذه الامور وامته اول امة
اخرجت للناس ولما نفث في روعه شيء من الحيل
لبقاء ادم التوى فيه شيء من علوم الارتفاقات
فوصّى بها بنيه وشيء من علم الفتن فحذر قومه
من الدجال وشيء من علوم التوحيد والعبادات و
وقهر الطبيعة البهيمة تحت الملكية **هود**
وصالح عليهما السلام امرهما في
انفسهما وامر قومهما في الكفر والفسق وامر الملأ
الاعلى في الغضب عليهم والقضاء بهلاكهم وامر عناية
الحق بالانسان الالهي ان ينذرهم وحيال النجاة
المؤمنين شبيه بقصة نوح عليه السلام فكانا
منذرين والهما في قلوبهما حيلة النجاة المؤمنين
واوتيا سنن العبادة الكاسرة للطبيعة ولما كان
مسكن عاد الاحقاف والرمال وكان هواء بلادهم
مائلة الى اليبس وسخونة كان اقرب وجوه عذابهم
في حقهم الطوفان الهوائي فاحتبس عنهم المطر
دهرا وهلكت مواشيهم تضرعوا الى الحق وتنبهت
قوة الملكية فاخذوا باعمالهم ولو انهم صاروا
كالبهائم لم يعدلوا على الفور لانظرت العناية

اور معرفت پوری پوری انکے سب جمع کرے پس تہا تمام
علوم نوح علیہ السلام اور انکا احوال ان عنایات مذکورہ سے تو
اللہ تعالیٰ نے انکو آدم ثانی کیا اور وہ سب رسولون سے اول
ہین جو بہیجے گئی ہین خادم واسطے عنایت الٰہیہ کے بموجب ڈرانے
اور امر کرنیکے شریعت کا و کافرون سے خصومت کرنیکا اور اُسکے
حیلہ کا جس شئے کا اوسکی عنایت اقتضا کرے اور اُنہین کیطرف ختم
ہوتا ہے طریقہ انبیا علیہم السلام کا ان سب امورمین اور انکی امت
اول امت ہی جو نکالی گئی ہی واسطے لوگون کے اور جب انکے دلمین آیا
حیلہ باقی رہنے اولاد آدم کا تو متضمن کیا اوسمین علوم ارتفاقات
سے کچھ اور اپنی اولاد کو وصیت کی اور کچھ تو اپنی قوم کو دجال سے
ڈرایا اور کچھ علم توحید اور عبادت اور قہر طبیعت بہیمہ کا تحت
ملکیہ کے **تاویل احادیث ہود وصالح**
علیہما السلام ان دونون نبیون کا حال اور انکی قوم کا حال
فسق وکفر مین اور انپر ملاء اعلےٰ کے غضب کا حال اور انکے
ہلاک کرنے کا اور خدا کی عنایت کا امر ہوا انسان الٰہی کو کہ
انکو ڈرائے حضرت نوح علیہ السلام کے حال سے مشابہ ہے
پہر دونون نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والے تھے
اور انکے دلمین الہام کیا گیا تہا مسلمانون کی نجات کا حیلہ اور
انکو ایسے طریقے عبادت کے ملے تھے جو طبیعت کے کاسر تھے
اور چونکہ مسکن عاد کا ملک ریت کا تہا اور وہان کی ہوا خشکی
مائل اور گرم تھی انکے حق مین طوفان ہوائی بہت قریب
وجہ عذاب کے تہا ایک زمانہ تک مینہ نہ برسا اور اونکے
چارپائے ہلاک ہوگئے تب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی درگاہ
مین عاجزی کی اور گڑگڑائے اور ہوشیار ہوئے قوت ملکیہ سے
پہر بگڑے گئی اپنی اعمالونکے سبب اور جو وہ ہوجاتے مثل چارپایون کے

تاویل احادیث ہود وصالح علیہما السلام

للملكية فلعنوا لانتفاضهم احكام تلك العناية فلما راوا السحاب اى المادة المجتمعة في السماء زعموه سحابا ممطرا وكان ما استعجلوه من عذاب الله فتحول ريحا صرصرا ولما كان مسكن ثمود الجبال و المفازات كان اقرب التعذيبات في حقهم الزلزلة والصيحة ثم ان صالحا عليه السلام دعا لهلاكهم ولما يان وقت هلاكهم فاكتسبت نفسه هيئة الهلاك وصادف ذلك عناية الله به متلبسا بما اكتسبه فاعتراه حالة بين الموت والنوم كالذى اعترى اصحاب الكهف ثم بعث وكل شر في الملكوت فانه يتمثل بصورة حيوان بحسب مناسبة جبلية للشرور بالحيوانات وآخر الشرور يتمثل بصورة انسان فيقرب الهلاك العام فظهر شرورهم بل عداوة صالح عليه السلام بصورة ناقة فلما قتلوها تروح الشر وجاء الطوفان وكذلك اذا قتل الدجال تروح الشر وجاءت القيمة الكبرى والطوفان هو هلاك قوم والقيمة هي هلاك العام **تاويل احاديث ابراهيم عليه السلام واله** جملة الامر في قصته انه كان خارجا الى جانب الفطرة خروجا شديدا وذلك لان افراد الانسان يختلفون في ظهور الاخلاق فمنهم من يكون الشجاعة فيه مفقودة ومنهم من يكون ضعيفة لا يظهر بالرياضة البالغة الا قليل لا يعتد به ومنهم من يكون

سو وہ ملعون ہو گئے بسبب نقض اوس عنایت کے پس جسوقت اُنہوں نے دیکھا ابر کو یعنے ایک مادہ مجتمع آسمان مین وہ اُسے مینہہ برسنے والا سمجھے اور وہ عذاب تہا جسکے جلدی کرتے تھے وہ ابر ایک ہوا تیز و تند ہو گیا اور ثمود کے مقام رہنے کا پہاڑ تھے اور بیابان تو اُنکے حق مین بہت قریب وجہ عذاب کی زلزلہ اور صیحہ تہا پہر حضرت صالح علیہ السلام نے اُنکے ہلاک کی دعا کی اور جو نکہ ابہی اُنکے ہلاک کا وقت نہ آیا تہا اور حاصل ہو گئے اُنکے نفس کو ہئیت ہلاک کی اور اللہ تعالے کی نظر بھی اوس ہئیت ہلاک پر تو اونکو اگھیر لیا ایسی حالت نے جو درمیان موت اور سونیکے ہو جیسے اصحاب کہف کا حال ہوا پہر اللہ تعالی نے وکلا شر کو ملکوت مین مبعوث کیا تو ایک صورت حیوان کی پیدا ہوئے اُنکی جبلت کے موافق کہ سب شر صورت حیوان کے ہین اور اخیر شر و صورت انسان سے متمثل ہے پہر قریب ہوا ہلاک عام اور ظاہر ہو گئے شر حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے ایک اونٹنی کی شکل جب اُنہون نے اوس اونٹنی کو قتل کر ڈالا تو شر گیا طوفان آیا اور اسیطرح جب دجال قتل کیا جائیگا سو رہیگا شر اور قیامت آجائیگی تو طوفان تو ایک قوم کا ہلاک کرنا ہے اور قیامت سب کا ہلاک کرنا **تاویل احادیث حضرت ابراہیم علیہ السلام** اِنکا حال اسیطرح ہے کہ یہ فطرت کی جانب نہایت ہی نکلے ہوئے تھے اسلئے کہ افراد انسان اپنے اخلاق مین مختلف ہین بعضے ایسے ہوتے ہین اونمین بالکل شجاعت نہین ہوتی اور بعضے ایسے ہوتے ہین کہ اون مین ضعیف شجاعت ہوتی ہے کہ بڑی ریاضت سے کچھہ یونہین سی ظاہر ہوتی ہے اور بعضون کو اوسط درجہ

سفحہ ۱۲

تاویل احادیث ابراہیم علیہ السلام

فيه متوسطة لا يظهر الا بدعوة اليها ولا تقوى
الا بممارسة افعال واقوال مناسبة لها والوقوع
في مظان تلك الاحوال ومنهم من يكون غير قوية
فاذا حبس نفسه عن مقتضيات الشجاعة
كالاقدام في المهالك وكالغيرة في مظانها التخبس
الاجهل وكان الحبس شديدا عليها ومع ذلك
لا يخلو عن فلتات الشجاعة واذا اوقعها في مظانها
او دعي اليها داعي رسم كان كالكبريت يتصل به
النار فلا تتراخى احراقه ومنهم من يكون فيه
في غاية الشدة بحيث لا يمكن له حبس نفسه
عن تلك المقتضيات بل يكون كالمندفع بالضرورة
اليها وان دعى الى خلافها داعي رسم لم يسمع قوله
ولم يخطر في قلبه قط حديث يناسب الجبن و
هذا الاخير هو الامام في الشجاعة لا يحتاج الى
امام بل يجب على الناس الذين هم ادنى درجة
منه ان يتمسكوا بسنته ويحفظوا اخذهم على رسومه
ويتذكروا وقايعه حتى يكون لهم دستورا
في الشجاعة فان لم يقتدوا به اخطأوا سبيل
الشجاعة وانتقصت فهم على حسب استعدادهم
والمتمسكون على درجات كثيرة منهم السابق الذي
يقع قول الامام في قلبه بموقع ويكون اوعى لمرمى
مراديه ومنهم المقتصد ومنهم الظالم لنفسه
وبالجملة فالناس مختلفون في الفطرة كاختلافهم
في الشجاعة فمنهم من هو الامام في الفطرة وهو
المندفع بالضرورة الى افعال العبادات بحيث

کی ہوتی ہے وہ اوسطرف مائل کرنیسے ظاہر ہوتی ہے اور بہت
کہنے سننے سے اور موقع ہوجانیسے ظاہر ہوتی ہی اور بعضے
ایسے ہوتے ہین اونمین قوی ہوتی ہی کہ اگر وہ اپنے
نفس کو مقتضیات شجاعت سے روکین تو نہین رکتا
مگر بڑی کوشش سے اور وہ رکنا اوسپر نہایت سخت
ہوتا ہے اور پھر بھی وہ اوسکے خیالات سے خالی نہین ہوتا
اور جسوقت موقع پائے یا اوسطرف بلایا جائے تو جیسے
بارود مین آگ پہنچے کہ پھر کچھ دیر ہی نہین اور بعضے ایسے
ہوتے ہین کہ اونمین نہایت ہی شدت سے شجاعت
ہوتی ہے کہ وہ کسیطرح نفس کو روک ہی نہین سکتے
اور کسی کی نہین سنتے اور کبھی اونکے دل مین نامردی
کی بات گذرتی ہی نہین تو ایسا شخص خود پیشوا ہے
شجاعون کا اوسے کسی پیشوا کی حاجت نہین بلکہ وہ
چاہتا ہے کہ جو اوس سے ادنے درجہ کے ہین وہ بھی اوسکا
طریقہ اختیار کرین اور اوسکی پیروی کو کسیطور ترک
ہی نکرین اور جو جو واقعہ گذرین اونکو یاد رکھین اور
ذکر کرین جو اوسکی پیروی نکرے وہ شجاعت کا رستہ
بہولا اور اپنی اپنی استعداد کے موافق وہ لوگ ناقص
رہے اور جو اوسکے پیرو اور اسکے طریقہ کے اختیار کرنے
والے ہین اونکے بہت گروہ ہین ایک اونمین سے سابق
اور سابق وہ ہی کہ اوس پیشوا کا قول اوسکے دل مین بیٹھ
جائے اور وہ اوسقول کا ظرف بنجائے اوسکے روایت کرنیوالے
اور ایک قسم مقتصد ہے یعنی درمیانہ اور ایک قسم ظالم لنفسہ ہی کہ
اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا غرض جیسے شجاعت مین افراد انسان مختلف
ہین اسیطرح فطرت مین مختلف ہین تو بعضا ایسا شخص ہی کہ وہ
امام ہے اور پیشوا فطرت مین وہ افعال عبادات کسیطرح بغیر کئے نہین رہ سکتا جیسے شجاعت ۔

لیس لہ رسم ولا طبع ولا قاسر ان یمنعہ عن مقتضی جبلتہ یتاتی لہ المضی فی اوضاع العبادات والتمطی لاحوالہا من غیر تقلید ولا روایۃ عن احد کابراھیم علیہ السلام فانہ الاتم فی ھذا الشان لم یخرج احد الی ھذا الخلق مثل خروجہ لا قبلہ ولا بعدہ وکان بحسب ھذا الخلق یترشح علیہ علوم الہیۃ ولانقیاد قلبہ لہ یتسر لہ التوجہ الی الرحموت فی ضمن اللحوق بالملاء الاعلی وانعکاس النور منہم وذلک جعلہ اماما وامر الانبیاء علیہم السلام باتباع ملتہ ومنہم من یکون قوی الفطرۃ خارجا علی الاجمال بحیث لو لم یجد اماما لم یتمط لمخالفہا ولکن کان فی قلبہ اضطراب لو وجد ثم قولہ من قلبہ بموقع وعرف تاویلہ وانتدب الی ضبط قوانینہ وشرح مجملہ واشاعۃ مذہبہ کسائر الانبیاء علیہم السلام اتبعوا ملۃ ابراھیم علیہ السلام وشرحوا ودعوا الیہا الناس ومنہم من لا یہتدی لو لم یجد اماما فاذا وجد انتفع کل الانتفاع کسابق الامم ومنہم من لا یخرج الا بدعوۃ حیثیۃ الی الفطرۃ فینتفع نوع انتفاع ومنہم المنکر الشدید المباین ختم علی قلبہ وعلی سمعہ وجعل من بین یدیہ ومن خلفہ سدا فلما بلغ ابراھیم علیہ السلام اشدہ اتاہ اللہ الحکمۃ وانفسرت علیہ جبلتہ فلما رای الکوکب والقمر والشمس آفلات تذکر منہا تذکرا عظیما ان ربہ الذی فطرہ ھو الذی یربیہ ویہدیہ وھو بریٔ عن احکام الاجسام

کہ نہ کسی رسم کی طاقت ہی نہ طبیعت کی نہ کسی روکنے والے کی کہ اُسکو باز رکھی نہ اوسکو کسی کی تقلید ہی نہ روایت ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ وہ اس مرتبہ مین بہت پورے تھے اِس خلق مین اسدرجہ کا کوئی اُنسے پہلے ہوا اور نہ اونکے بعد ہوا اور اسی خلق کے موافق اُنپر علوم الٰہیہ ٹپکتے تھے اور اسی سبب سے کہ اونکا قلب مطیع تہا فطرت کا اُنکو رحموت کیطرف توجہ درمیان ملاء اعلیٰ کے ملنے کے او ملاء اعلیٰ کے نور میسر ہوئے منعکس ہونیکے تو اللہ تعالیٰ نے اونکو امام کیا اور انبیا کا امر اُنکی ملت کے اتباع سے اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ قوی فطرت ہین اور مجملاً فطرت کیجانب نکلے ہوئے ہین اس حیثیت سے کہ اگر امام نپائین تو مخالف فطرت کے نہون لیکن اُنکے دلمین اضطراب ہو اور جو پائین تو اوسکا قول اُنکے دلمین جم جائے اور اوسکی تاویل کو پہچانین اور اُسکے قوانین کو ضبط کرین اور اُسکے اجمال کی شرح کرین اور اُسکے مذہب کو پہیلائین جیسے اور انبیا علیہم السلام نے اتباع کیا ملت ابراہیم علیہ السلام کا اور شرح کیا اور لوگونکو ہدایت کی اور بعضے وہ لوگ ہین کہ وہ ہدایت نپائین اگر امام نپائین اور پائین تو خوب نفع اُٹھائین جیسے پہلی امتین اور بعضے ایسے کہ فطرت کیطرف خارج نہون مگر بہت ہدایت سے اور تھوڑا نفع اُٹھائین اور بعضے اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ بڑے ہی سخت منکر ہین جنکے دلون پر اللہ تعالیٰ کی مُہر ہی اور اُنکے کانو نپر اور آگے سے اور پیچھے سے اُنکے دیوار کہنچی ہوئی ہی پس جسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بلوغ کو پہنچے اللہ تعالیٰ نے اُنکو حکمت عطا کی اور اُنکی جبلت اُنپر منکشف ہوئی جب ستارے اور چاند اور سورج کو دیکھا کہ غروب ہوجاتے ہین تو اس سے خوب سمجھے جیسے سمجھنے کا حق تہا کہ اونکا رب وہی ہے جسنے اُنکو نے پیدا کیا اوسے جسنے پرورش کی اور جسنے ہدایت کی اور وہ منزہ ہے جسم سے ٭

متعال عن الناسوت فاعتبراه حال عظیم
وتبلج علیه الحق وكان ذا غیرة شدیدة علی ما
یعبد من دون الله فكسر الاصنام فالقی فی النار
وكان عبدا مرضیا یرید الله بقائه فی الخلق
فافاض الله علی مادة النار هیئة باردة دفعة
واحدة فی ضمن ریح هبت علیها من الطبقة الزمهریرية
حملت برودة شدیدة فغیرت النار فحصل من
تصادمهما هواء طیب ثم انه ضاق صدره بمجالسة
الفجار المجادلین فی دین الله فهاجر الی ربه اعنی
الی ارض یمكن له فیها عبادة ربه فاعترضه
جبار عنید یرید ان یظلمه علی امرأته فدعا الله
تعالی بجهد همته فاوحی الله الی الملائكة ان یدخلوا
فی جسد الجبار من قبل الریح المنبث فی البدن
فتشنجت یده فلما رای ذلك ترك المرأة واخدمها
هاجر ثم ان ابراهیم علیه السلام وامرأته كبر
سنهما ولم یرزقا ولدا فرحمه الله ورزقه ولدین
من محض عنایة الله بابراهیم علیه السلام من
حیث انه عبد محبوب فالتوی فیهما جذب الهی
وكان الناس محتاجین الی خلفاء امام الفطرت
واقرب الناس الی الامامة من التوی فی جبلته
سر الجذب فلهذا جعل فی ذریتهما النبوة والكتاب
وجعلت الدعوة الی التوحید كلمة باقیة فی
عقبهما اما احدهما فكان مراد الحق فیه ان یجعله
سادن حرمه وان یتدلی علی یده الی الخلق ویظهر
شعائرا یتقربون بها الی الله ویجعل له ذریة

نسخہ بمبئی ص ۱۴

حجۃ بالغہ ص ۱۲

اور بلند ہی ناسوت سے تو اُنپر ایک طرح کا حال عظیم وارد ہوا
اور اُنپر حق روشن ہوگیا اور بڑی صاحب غیرت تھے کہ سوا اللہ تعالی
کے اور کسی کی عبادت کیجائے اِسکی بڑی غیرت تھی تو بتونکو
توڑ ڈالا تو آگ مین ڈالے گئے اور اللہ تعم کے جو برگزیدہ بندے
تھے اللہ تعم اُنکی بقا چاہتا تھا کہ خلقت مین ہین اللہ تعالی نے
ایکبارگی آگ کو ٹھنڈا کر دیا ایک ہوا سے کہ طبقہ زمہریر سے
آئی اُس آگ اور ہوا کے ملنے سے ایک بہت اچھی ہوا پیدا
ہوگئی بعد اسکے ایسے لوگونسے جو فاجر تھے اور اللہ کے دین مین مجادلہ
کرتے تھے تنگ آئے تو اپنے رب کیطرف ہجرت کی یعنے ایسی
سرزمین مین گئی جہان اللہ تعم کی آرام سے عبادت کر سکین راہ
مین ایک جبار سرکش متعرض ہوا کہ اُنکی بی بی پر ظلم کرے
آپنے بہت کوشش ہمت سے اسکی جناب مین دعا کی اللہ تعم
نے وحی کی ملائکہ کو کہ اُس جبار کے جسم مین داخل ہوا اُسطرف سے
جہانسے ہوا بدن مین پہیلتی ہے اوس جبار کے ہاتھ کو تشنج
ہوگیا جب اس جبار نے اپنا یہ حال دیکھا اُنکی بی بی کو چھوڑ
دیا اور حضرت ہاجرا کو اُنکی خدمت کیواسطے دیا پھر حضرت
ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی بی بی بوڑہے ہوگئی تھے اور اولاد
نہوئی تہی اللہ تعم نے اپنی رحمت کی اور دو فرزند عنایت کئی اپنی محض
رحمت سے کہ وہ اللہ تعم کے محبوب تھے تو ملتوی ہا اُن دونون مین جذب
الٰہی اور لوگ محتاج تھے امام فطرت کے خلفا کے کہ جو بہت قریب
ہون امامت کے اور اُنکی جبلت مین سر جذب الٰہی لپٹا ہوا ہو تو
اسلئے اللہ تعم نے اُنکی ذریت مین نبوت عطا کی اور کتاب دی
اور توحید کی ہدایت اُنکے پیچھے کلمہ باقیہ رکھا سو اُن دونون فرزندونمین
مین ایک سے اللہ تعم کا یہ ارادہ تھا کہ اُسکو اپنے حرم کا خادم کرے
اور اُسکے وسیلے سے خلقت پر رحمت نازل کرے اور ایسے طریقے

تعلقات اصنافہا اہل مرتبہ اور اہل ذریت عمدہ الملک

اطلاع ۔ اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کیہرو حرف کی ہم نے رجسٹری کرائی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو شرح یا محشی
کر کے طبع نفرماوین ورنہ حسب قانون سرکاری مواخذہ ہوگا ۔

فيها امة مسلمة فكان اقرب الوجوه الى
وجوده ان تهب سارة هاجر ابراهيم عليه
السلام فاولدها اسمعيل عليه السلام
وكان اقرب الوجوه وصوله الى ارض الحرام
ان هاجت غيرة سارة فاخرجت من بيتها
هاجر وابنها فاسكنهما فى ارض قفر فانبع
الله هنالك عينا والهم فى قلوب اقوام ان
يسكنوه فانتظم بذلك امر الحرم ثم الهم
فى قلب ابراهيم عليه السلام ان يبنى بيت
الله وبوأه مكان البيت بان انشأ فى قلبه
فراسة ثم بارك فيها وعلمه المناسك
وكيفية عبادته بالبيت بان بارك فى خلق
ديانته فانعقد فى صدره وحيا موجبا
وتراه فى مرآة نفسه فنظم الله امر اسمعيل
عليه السلام وجعله سادن بيته واظماء
اكباد الناس الى الحج واوحى اليه فعل الخيرات
امرا بالمعروف لقومه واما الاخر فبشر الله به
ابراهيم عليه السلام بواسطة الملائكة واهاج
بسببهم فى سارة شبابها واعاد اليها حيضها
فولدت اسحاق عليه السلام واعلم ان ابراهيم
عليه السلام لما هاجر الى الله بفطرته وجبلته
عد من الملائكة المقربين ونودى من كوة
الانسان الالهى بواسطة الملاء الاعلى بلسان
الارادة والاختيار فلذلك ابطل الجاهلية
والمجوسية والشرك وكان الله اراد بهذا التعليم

ایسی امت کریں جسکی شان مین ہی امتہ مسلمتہ تو اوس کے
ہونیکی بہت قریب وجہ یہ تھی کہ بی بی سارہ ہبہ کردین اپنی
خادمہ ہاجرا کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حرم تک پہنچنے
کی بہت قریب وجہ یہ تھی کہ بی بی سارہ کو رشک آیے اور وہ بی بی
ہاجرہ کو اور انکے فرزند کو اپنے گہر سے نکالدین اور ایسے ایک
جنگل مین کہین جہان پانی ہو نہ گہاس اور وہان اللہ تعالیٰ ایک
چشمہ پانی کا نکالے اور لوگون کے دلونمین ڈالدے کہ وہان سکونت
اختیار کرین تو اس سے منتظم ہوگیا حرم شریف کا امر پہر الہام
ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ بیت اللہ بنائین اور رکہا انکو
وہان کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو دلمین فراست پیدا کی اور اسمین
برکت دی اور سکہائے انکو احکام حج کے اور کیفیت اپنی عبادت
کی اس گہر مین کہ برکت دی انکے خلق و دیانت مین پہر منعقد
کی انکے سینے مین ایک وحی موجب اور دیکہا انہون نے اپنے
آئینہ نفس مین تو منتظم کردیا اللہ تعالیٰ نے کام حضرت اسمعیل علیہ
السلام کا اور انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے گہر کا خادم مقرر کیا یعنے
بیت اللہ کا اور لوگونکے دلونمین شوق ڈالدیا حج کا اور انکو
وحی کی نیک کام کی اور اپنی قوم کو امر معروف کرنیکی اور دوسرے
فرزند کا یہ حال ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
بشارت دی بواسطہ ملائکہ کی اور انکے سبب بی بی سارہ کے
جوانی نے جوش مارا اور پہر انکو ایام معہود ہوے تو حضرت اسحاق علیہ السلام
پیدا ہوے اور جاننا چاہیئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی فطرت اور
جبلت کے سبب اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہوے تو ملائکہ مقربین
مین شمار ہوے اور آواز دی گئی انسان آلہی کے روشندان
سے ملاء اعلے کیواسطے زبان ارادہ اور اختیار سے تو اسی
واسطے انہون نے جاہلیت اور مجوسیت اور شرک کو باطل کیا

اور اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم سے ارادہ کیا

تقریبا وهو ان الملل كانت اختلفت وضاع التحقيق في المجوسية وكثر الشرك بالنجوم وكان الحق الذي مع هذا الباطل هو الامر بالفطرة والانقياد للسان الارادة وكانت الحوادث في اول هذه الدورة قد صدرت من قوى الافلاك والعناصر بلا واسطة فنطق ادريس عليه السلام بالعلوم المناسبة لها ثم ازدحمت الملاء الاعلى في حظيرة القدس وكان كل واحد منهم كالطلسم المودع فيه بعض قوى الافلاك فكان الله تعالى اذا اراد شيئا ببسط وقبض الملاء الاعلى فاتم مراده فلم يبق الافلاك حكم صريح فجاء ابراهيم عليه السلام ماحقا للنجوم ناطقا بالتوحيد داعيا الى التجلي القائم في حظيرة القدس واعلم ان العلوم التي في الملاء الاعلى اقرب ما يترشح في النفوس المناسبة بالملائكة وان العناية بهداية الناس واللعن عليهم وضرب النواميس عليهم انما تكون في الملاء الاعلى فلذلك انما تنزل العلوم على الانبياء بواسطة الملاء الاعلى بلغتهم وعلى ما يليق بمداركهم واعلم ان الله تعالى السنة شتى فلما اراد الله ان يعلمه التقرب الى الله بذبح القربان كلمه بلسانين لتكون واقعة عظيمة مفسرة لاخلاصه لله تعالى وانقياده لربه وليكون فداء الذبح بالولد بحسب ذلك اللسان نعمة مشكورة وسبيل ذلك ان ارواح الحيوانات متضمنة للعالم كله كالانسان الا ان الحيوان

ایک تقریب کا ارادہ کیا اور وہ یہ ہے کہ ملتین مختلف ہوگئی تھیں اور تحقیق ضائع ہوگئی تھی مجوسیت میں اور شرک بہت ہوگیا تھا نجوم کے سبب سے اور گویا کہ حق ساتھ توڑنیوالا اس باطل کا وہ ہی امر فطرت تھا اور تابعداری زبان ارادہ کی اور یہ حادثے اول اس دورہ سے صادر ہوئے تھے افلاک عناصر کی قوتوں سے بلا واسطہ تو حضرت ادریس علیہ السلام علوم مناسبہ سے ناطق ہوئے جو اسوقت مناسب تھے پھر اژدہام کیا ملاء اعلی نے حظیرۂ قدس میں اور ہر ایک ان میں ایسا تھا جیسے اسمیں طلسم امانت رکھا ہوا ہی بعض قوتوں افلاک کا اور اللہ تعالی جب ارادہ کرتا ہی کسی شے کا تو ابسط وقبض کرتا ہے ملاء اعلی کو اور اسکی مراد پوری کر دیتا ہے تو حکم صریح باقی نہ رہا واسطے افلاک کے اسلئے حضرت ابراہیم نے نجوم کو باطل کیا اور توحید سکھائی اور بلایا اس تجلی کیطرف جو حظیرۂ قدس میں قایم ہے اور جاننا چاہیئے کہ جو علوم ملاء اعلی میں ہیں وہ بہت قریب ہیں ان علوم کے جو ترشح ہوتے ہیں اُن نفوس میں جو ملاء اعلے سے نسبت رکھتی ہیں اور عنایت لوگونکی ہدایت کی اور اُنپر لعنت کرنیکی اور احکام دین سب ملاء اعلے میں ہیں تو اسیواسطے انبیا پر جو علوم نازل ہوتے ہیں وہ ملاء اعلے کیواسطہ سے ہوتے ہیں اور انبیا کی باتیں اور جو انکے تدارک کے لائق ہوں اور جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی کی بہت زبانیں ہیں جب اللہ تعالی چاہتا ہے کہ سکھائے انسان کو تقرب الی اللہ قربانی کرنیسے تو کلام کرتا ہے دو زبانوں میں اسلئے کہ وہ ایک واقعہ عظیمہ ہوجائے اور اس سے انسان کا اخلاص اور تابعداری ظاہر ہوجائے اور اسواسطے کہ بیٹے کا قربان کرنا اس زبان میں ایک بڑی نعمت ہوجائے اور اسکا رستہ یہ ہے کہ ارواح

اشد اجمالا من الانسان فانشرح علیہ هذا السر و تمثل فی رؤیاہ انہ ذبح ابنہ التام السابغ فی الانسانیۃ و مثل ذلک مثل ایجاب خمسین صلوۃ علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم اوجب خمس صلوۃ ثم اعلم ان اللہ لا یبدل القول هی خمس فی الحقیقۃ وهی خمسون باعتبار کل حسنۃ بعشر امثالها فخمسون لسان یجوز ان یذبح ابنہ ای کبشا سانیا یکون اکرم علی صاحبہ کرامۃ الولد علی والدہ فلما انقاد لهذا اللسان حصلت لہ واقعۃ عظیمۃ شارحۃ لعبادتہ وکتب فی صحیفتہ انہ ذبح ولدہ للہ ثم فداہ اللہ بذبح عظیم اتماما للنعمۃ وتکمیلا للرحمۃ علیهما و تاینهما لسان حقیقۃ فقال قد صدقت الرؤیا یعنی اتیت بتعبیر الرؤیا و مرادہ وانما هو ذبح کبش لا غیر وکان ابراهیم علیہ السلام تلقی من الانسان الالهی علم الارتفاقات وعلم البر والاثم فلذلک سن الضیافۃ وحق ابن السبیل وخصال الفطرۃ والتقرب بالذبح وشرع ارکان الاسلام وتباعد عن الشرک باتم وجہ

وکان من شیعتہ لوط علیہ السلام

ممن تادب علیہ وسمع منہ فوقع من قلبہ بموقع عظیم وکان حسنۃ من حسناتہ وکان هنالک اقوام غلب علیهم المجون والخلاعۃ وافسدوا فی الارض والتحقوا بالبهائم فی استیفاء اللذات الجسمانیۃ فغضب اللہ علیهم وکان من حکمۃ اللہ ان ینذرهم قبل ان یصیبهم جزاء ما کسبوا فاوحی الی ابراهیم علیہ السلام

انسان سے بہت زیادہ اجمال ہے تو اسپر کہل گیا یہ راز اور متمثل ہوا اوسکے خوابمین یعنی حضرت ابراہیمؑ کے خوابمین کہ انہون نے اپنے ایسے بیٹے کو ذبح کیا جو بہت کامل اور اتم تھا انسانیت مین اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازین فرض ہوئین پھر پانچ نمازین فرض رہین پھر جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول بدلتا ہی نہین وہ پانچ ہین حقیقت مین اور پچاس ہین اس اعتبار سے کہ ایک ایک کا بدلہ دس دس ہین تو پچاس زبان مجوز سے ہین جو اللہ تعالیٰ نے فرمائین تاکہ تمام کرے نعمت اپنی اور دیکھے فرمانبرداری پس اسطور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے دو زبانون کر ادنمین ایک زبان مجوزہ ہی وہ یہ کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر یعنی ایک بہت اچھا دنبہ کہ جو اپنے مالک پر بمنزلہ بیٹے کے ہو جب وہ فرمانبردار اس زبان کے ہوئے تو حاصل ہوا واسطے انکے ایک واقعہ عظیم کہ شرح کرنیوالا تہا واسطے اسکی عبادت کے اور لکھا گیا انکے صحیفہ مین کہ انہون نے اللہ کیواسطے اپنے بیٹے کو ذبح کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسکا فدیہ دیا ذبح عظیم سے فرمایا ہے وفدیناہ بذبح عظیم واسطے اپنی نعمت کے پورا کرنے کے اور کامل کرنیکے ان دونوں پر رحمت کے اور دوسری زبان حقیقت کی تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قد صدقت الرؤیا یعنے تمنے تعبیر خواب پوری کی اور اللہ کی مراد وہی دنبہ ذبح کرنا تہا نہ سوا اسکے اور کچھ اور حضرت ابراہیمؑ نے انسان الٰہی سے علم ارتفاقات سیکہا تہا اور نیکی اور گناہ جان لیا تہا تو اسیواسطے طریقہ مہمانی کا نکالا اور مسافر کا حق اور فطرت کی خصلتین اور قربانی سے اللہ کا تقرب ڈھونڈنا اور اسلام کے ارکان جاری کئے اور شرک سے ہر طرح بچنے کی باتین

تاویل احادیث حضرت لوط علیہ السلام

اور تھے انکے گروہ سے لوط علیہ السلام کہ جنہون نے ادب سیکہا ان سے اور سب کچھ سنا ان سے اور انکے دل مین وہ بات جم گئین اچھی طرح سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کی حسنات سے ایک نیکی تھی اور اسجگہ

تاویل احادیث لوط علیہ السلام

ان یقوم بالانذار ولو برجل من شیعتہ فارسل لوطا علیہ السلام فوعظہم وذکرہم وانذر فلم ینفع فیہم شیئا فانتظرت الحکمۃ اسبابا سماویۃ وارضیۃ تعد یقضان واقعۃ یعذبون بہا فلما جاء امر اللہ تمثلت الملائکۃ وجاؤا الی ابراہیم علیہ السلام لانہ ہو الاصل فی الانذار وہو الذی وضع فی یدہ نواصیہم فی صورۃ اضیاف فقرب الیہم ما یلیق بالاضیاف فلما رای ایدیہم لا تصل الیہ نکرہم وتوحش منہم حتی وضح انہم ملائکۃ فزالت الوحشۃ من ظاہر ابراہیم علیہ السلام واہل بیتہ وجاءہم الفرح والصبغت انفسہم بصبغ الملکوت فلذلک کان من دعائہم رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت و الملائکۃ من روح اللہ تعالی والروح لا تمر علی کل شئ الا عاد الیہ حیاتہ وشبابہ فلما دعوا بالبرکۃ وہموا بجہد ہمہم ان یصح حال سارۃ وکانت الرحمۃ تنتظر فی استجابۃ دعاء ابراہیم علیہ السلام مثل ہذہ الحالۃ شبت فی ضمن فرح وتعجب اصابہا ظاہرا وباطنا ومن قبل البشارۃ حین تخیلت وجود الولد فانشرحت روحہا فی الجسد وبورک فی ہذا الانشراح کما ان المریض المدنف ربما شفاہ الفرح بغتۃ وکما ان حکایات الاقویاء من اہل الباہ تقوی ما بنا سبب تلک القوۃ

انکو ڈرا ہی اگرچہ اپنے گروہ مین سے ایکہی شخص کو بہیجدے تو انہون نے حضرت لوط علیہ السلام کو بہیجا انہون نے انہین وعظ کہا اور نصیحت کی اور سمجہایا اور ڈرایا سو انکو کچہہ اثر نہوا تو منتظر رہی حکمت الٰہی اسباب سماوی و ارضی کے جو مہیا ہین واقعہ جو کیے جنسے عذاب کیا جاتا ہے جب اللہ تعالی کا حکم آیا متمثل ہوئے ملائکہ اور آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اسلئے کہ اصل تو وہی تہے ڈرانیوالے اور وہی تھے جن کے ہاتہ مین انکے ناصیے تھے مہمانون کی صورت بنکر حضرت ابراہیم نے انکے پیش کیا جو مہمانون کے لائق ہوتا ہے جب حضرت ابراہیم نے دیکہا وہ اسمین ہاتہ نہین ڈالتے تو گہبرائے ان سے جب جان لیا کہ ملائکہ ہین تو وحشت ظاہری انکے اور انکے گہروالون کی جاتی رہی اور خوشی حاصل ہوگئی اور انکے نفس رنگ ملکوت مین رنگے گئے تو اسیواسطے ان ملائکہ نے دعا دی کہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت اور ملائکہ اللہ کے روح ہوتے ہین اور روح جس شئے پر گذرتی ہے اسکی زندگی پہر جاتی ہی اور جوانی آجاتی ہے تو جب ان ملائکہ نے دعا دی برکت کی اور ارادہ کیا اپنی کوشش ہمت سے کہ بی بی سارہ کا حال اچہا ہوجائے اور رحمت منتظر تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دعا قبول کرنیکو ایسی حالت مین وہ جوان ہوگئین اس خوشی مین اور تعجب مین کہ انکے ظاہر اور باطن مین حاصل ہوا اور بشارت کی وجہ سے جو فرزند کا خیال کیا تو انکے جسم مین روح پہیل گئی اور اس پہیلنے مین برکت ہوئی جیسے کوئی بیمار ہمیشہ کا بعضے اوقات یکایک خوشی سے اچہا ہو جاتا ہے اور جیسے اہل باہ سے قویون کی حکایتین قوی کر دیتی ہین اوس قوت کو جس کے مناسب ہوتے ہین

ثم سالهم ابراهيم عليه السلام عن عزيمتهم فاخبروه ثم ذهبوا الى قرية لوط عليه السلام ونزلوا عليه فجاءه قومه يهرعون يريدون الفساد فاعمى الله ابصارهم فى ضمن دور وعجلة حصلت لهم فى مباركة لوط عليه السلام ثم طوى لهم الارض بان بورك فى مشيتهم وامروا ان لا ينظروا الى ما خلفهم لئلا يستكثروا اليسر فتشتت عزيمتهم التى هى كالشبح للروح الالهى ثم نزل العذاب ذلك برجفة شديدة من الارض وانعقاد مادة المطر الرياح والبرد حجارة من سجيل واعلم ان جميع التعذيبات التى تجئ من قبل كائنات الجو لا يكون الا فى اتصالات موحشة من الكواكب ولا يكون الا بعد احتباس المطر فى السماء واجتماع مواد كثيرة فيها مدة طويلة واحتباس مواد كثيرة فى الارض فينضم مع ذلك غضب الملاء الاعلى ولعنتهم فيبسط الله تعالى تلك الاسباب ويجعل تلك المواد تارة زلازل وصيحة وتارة خسفا وحجارة من سجيل وتارة صرصرا وتارة صاعقة ونارا مستطيرة وكان الله تعالى قدر على

يوسف عليه السلام

بلاء ومصيبة وهجرا من والده لتواطى اسباب سماوية على ذلك فاصابته واقعة عظيمة من قبل حسد اخوته وايقاعه فى الجب ثم بيعه ووصوله الى زليخا وسجنه الى ان انقضى وقت البلاء فرحمه الله وبث عليه نعمه ثجاجا ظاهرة

پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوچھا کہ کہان کا ارادہ ہی اُنہون نے بیان کیا اور گئی اوس قریہ مین جہان حضرت لوط علیہ السلام تہی اور اُترے وہان جاکر تو آئی قوم کے لوگ آئی دوڑے ہوئے اوپر کہ فساد کرین اسد تعالے نے انکو اندہا کر دیا انکی جلدی اور دوڑ مین جو حضرت لوط علیہ السلام کے معرکہ مین حاصل ہوئے تہے پہر انکیواسطے طے زمین ہوگئی کہ انکے چلنے مین برکت دی گئی او حکم کئی گئے کہ پیچہا پہر کے نہ دیکہین تاکہ بہت نجانین تہوڑے کو پہر پراگندہ و پریشان ہوگئی انکے ارادے کہ مانند قالب کے تہے روح الٰہی کے پہر نازل ہوا عذاب اوسوہ ایک زلزلہ سخت تہا زمین سے او مینہ اور ہوا اور سردی کی منعقد ہونیسے حجارۃ من سجیل یعنی تہپر دوزخ کی آگ سے پکائے گئے اور جانتا چاہیی کہ تمام عذاب جو آتی ہین کائنات جو کیطرفسے یہ پیچہے آتے ہین جب کواکب کا اتصال وحشت ناک ہوتا ہی اور جبہی آتی ہین جب مینہ بند ہوتا ہی آسمان سے اور ایک مدت تک بہت مادے آسمان مین اور بہت مادے زمین مین جمع ہوتے ہین اور انکے ساتہ ملا اعلے کا غضب مل جاتا ہی اور ملا اعلے لعنت کرتے ہین تو اسد تعالے بسط کرتا ہی اُن اسباب کو اور کر دیتا ہے اون مادون کو کبہی زلزلے اور سخت آواز اور کبہی زمین مین دہس جانا اور کبہی پتہر سجیل کے اور کبہی ہوا کا طوفان اور کبہی بجلی اور آگ

تاویل احادیث حضرت یوسف علیہ السلام

اسد تعالے نے انکی تقدیر مین مصیبت و بلاء اور والد سے جدائی لکہی تہی اسلئے کہ اسباب سماوی اسکے موافق تہے سو اُن پر واقعہ عظیم گذرا بہائیون کے حسد سے کنوئے مین ڈالے گئے پہر فروخت ہوئے اور زلیخا پاس پہنچے اور قید مین رہے جب وہ زمانہ بلاو مصیبت کا گذر گیا تو اسد تعالے نے اُنپر رحمت کی اور اُنپر رحمت کے مینہ برسائے ظاہر

یعنے آسمان کے تلے سے

تاویل احادیث یوسف علیہ السلام

وباطنة ولان لہ فی حادثتہ تلک عنایات من
ربہ فمنہا انہ کان یوسف علیہ السلام زکیا
فظہر لہ فی رؤیاہ ما ینعم اللہ علیہ فی اخر امرہ
من جعلہ مطاعا فی خلق اللہ یعظمہ ابواہ و
اخوتہ تعظیما شدیدا فعبرہا یعقوب علیہ
السلام وعلم ما ہو مراد اللہ وعلم من تنبہہ
باسر المراد علی وجہ منتظم انہ مستعد لعلم
تاویل الاحادیث فان الرؤیا والحوادث لہا
تاویل یعرفہ صاحب التنبہ المنتظم واعنی
بالتنبہ المنتظم ان یکون تصویر الخیال للمعنی
المراد بصورتہ المناسبۃ الطبیعیۃ علی ما یقتضیہ
الطبیعۃ الکلیۃ اذا افاضت حقیقۃ اجمالیۃ
فی الناسوت ومنہا ان اخوتہ لما حسدوا علیہ
وتشاوروا فی قتلہ اجری علی لسان رجل منہم
ان لا تقتلوا یوسف والقوہ فی غیابۃ الجب ثم
جعل سائرہم مطیعین لقولہ فجعل قتلہ القاءً
فی الجب وسہل علیہ القضاء ومنہا انہ لما
القوہ فی الجب اوحی اللہ الیہ امرہ وامرہم من
انقیادہم لہ واعترافہم بفضلہ وبخطائہم
فی حقہ حیث قالوا لقد آثرک اللہ علینا لیثبت
قلبہ ویونسہ فی وحشتہ ومنہا انہ کان المقتضی
الطبیعی لہذہ الحادثۃ ان یہلک یوسف علیہ
السلام لکن اللہ تعالی قبضہا فلم یجعلہا
ہلاکا حقیقۃ ولکن ہلاکا فی الظاہر
وفی الحکایۃ والظن ومن جہۃ حزن یعقوب علیہ

اور باطن مین اور اس حادثہ مین اُنپر اللہ تعالی کی بہت عنایتین تہین
اونمین سے ایک یہ ہی کہ یہ بہت زکی تہے اُنکو خواب دکہادیا
جو اُنپر آخر الامر مین اللہ تعالی کا انعام ہونا تہا کہ خلقت انکی تابعدار
ہو اور والدین اور بہائی اُنکی نہایت تعظیم بجا لائین اور
اسکی تعبیر حضرت یعقوب علیہ السلام نے دی اور جان
لیا جو اللہ تعالے کی مراد ہے اور جان لیا آگاہی اسرار سے
ایک وجہ منتظم سے کہ وہ مستعد ہین تعبیر خواب کے کیونکہ خواب
اور حوادث کے واسطے تعبیر ہے کہ اُسکو صاحب آگاہی منتظم
جان لیتا ہے اور آگاہی منتظم سے میری مراد یہ ہے کہ وہ ایک
تصویر خیال ہے واسطے معنے مراد کے بیچ صورت
مناسب طبیعت کے اوپر اقتضائے طبیعت کلیہ کے
جب افاضہ ہو حقیقت اجمالی ناسوت مین اور ایک
اونمین سے یہ ہے کہ جب اُنکے بہائیون نے حسد کیا
اور اُنکے مار ڈالنے کا مشورہ کیا تو اللہ تعالے نے
ایک کی زبان سے نکلوادیا کہ لا تقتلوا یوسف والقوہ
فی غیابت الجب یعنے اُنکو قتل نکرو کنوئین مین ڈالدو تو سبکو
اوسکا مطیع کردیا اور اُسکے کہنے سے قتل نکیا تو اُنکے قتل کو
کوئین ڈالنے سے بدل دیا اور وہ قضا آسان کردی اور
ایک اونمین سے یہ ہی کہ جب اُنکو کنوئین مین ڈالا تو اللہ تعالے نے وحی
کی اُنکی اور اُنکے بہائیونکے حال کی کہ وہ سب تابعدار ہونگے اور اقرار
کرینگے اُنکے فضل کا اور اپنی خطا کا چنانچہ کہا لقد اثرک اللہ علینا
تاکہ اُنکے تسلی ہوجاے اور وحشت دفع ہوجاوے اور ایک اونمین سے
یہ ہی کہ مقتضائے طبعی اس حادثہ کا یہ تہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام
ہلاک ہون مگر اللہ تعالے نے اُنکو حقیقت مین ہلاک نکیا ظاہر مین
ہلاک کیا اور حکایتاً اور گمان مین ہلاک کیا اور حضرت یعقوب کے

السلام ومنها انه ارسل تقریبات الی نجات
یوسف علیہ السلام فالقی فی قلوب السیارۃ
ان یمیلوا الی تلك الجهة وان یرسلوا واردهم الی
الجب یظنون ان هنالك ما فعثر علی یوسف علیہ
السلام من ذلك الوجہ ورغب فیہ حافظ علیہ
ظنا منہ انہ بضاعة والحق انہ مراد طول حیوتہ
وبلوغہ الی کمالہ ومنها انہ لما اشتراہ العزیز
القی اللہ فی قلبہ ان یوصی بہ امرأتہ خیرا وفی
قلبها ان تستوصی خیرا عسی ان نتخذہ ولدا
والحق انہ مراد الحق فیہ ان یبوءہ فی الارض ویسبغ
علیہ نعمتہ قبل النعمة الکبری ومنها
انہ اظهر اللہ علیہ العلم والحکمة والعلم
من غیر تعلیم واوضح علیہ الملة الحنفیة
وان کان فی قوم کفار ورسم فاسد ومنها
منها انہ لما عشقتہ المرأۃ وداودتہ عن نفسہ
وهو شاب قوی المزاج همت بہ وهم بها اظهر
اللہ برهانا عظیما فاج من قلبہ داعی عصمتہ
فابطل داعیة مزاجہ وان قویة فمثل لہ
فی خیالہ ابوہ الذی کان یعتقد فیہ انہ من
شعائر اللہ وانہ داعی الحق فی الارض ناهیا
عن فعلہ ومنها انہ لما اتهم یوسف علیہ
السلام وبطل لسان الصدق الذی کان لہ
فی الناس انطق اللہ صبیا بحکمة یظهر بها براءتہ
ومنها ان امرأۃ العزیز لما زینتہ واظهرتہ علی
النسوۃ لتدفع عنها عذلهن عشقتہ وسعاً

علیہ السلام کے رنج والم میں اور ایک ان میں سے یہ ہی کہ انکی نجات
کی تقریبیں کیں کہ قافلہ کے دلمیں ڈالدیا کہ وہ اسطرفکو جاسے اور ایک کو
پانی لینے کو بھیجیں اس گمان سے کہ اس کنوئیں میں پانی ہی تو وہ اسوجہ
سے مطلع ہوا یوسف علیہ السلام سے اور اُسنے رغبت کی انکی اور حفاظت
کی ایک ثمن پونجی سمجھکر اور حق یہ ہی کہ انکی طول حیات مراد تھی
اور انکا کمال کو پہونچنا غرض تھا اور ایک انمیں سے یہ ہی کہ جب
عزیز مصر نے انکو خریدا تو اسد تعالے نے اُسکے دلمیں ڈالدیا کہ اپنی
جورو کو انکی نگہداشت کی وصیت کرے اور اسکی جورو کے دلمیں ڈالدیا کہ وہ انکو اپنا بیٹا بنائے اور حق یہ ہی کہ مراد حق کی یہ تھی کہ وہ
زمین میں رہیں اور اُن پر اسد تعالی اپنی اور نعمتیں پوری کرے
پہلے بڑی نعمت سے اور ایک اونمیں سے یہ ہی کہ اسد تعالے
اُن پر علم اور حکمت ظاہر کرے اور علم بغیر تعلیم اور اُن پر
ملت حنیفیہ روشن کردی اگرچہ وہ کافروں میں بودو
باش کہیں اور وہاں بُری رسمیں ہوں اور ایک اُن
میں سے یہ ہے کہ جب زلیخا عاشق ہوئیں اور اُنکو ورغلانا
اور یہ جوان قوی مزاج تھے اور ارادہ ہوا تو اسد تعالے
نے ایک بڑی دلیل ظاہر کی کہ اونکے دل سے عصمت نے
جوش مارا اور محفوظ رکھا کہ اُنکو اپنے والد کی صورت
نظر آئی جنکو وہ جانتے تھے کہ اسد تعالی کے شعائر سے
ہیں اور اسد تعالی کیطرف بلانیوالے ہیں زمین میں دیکھاکہ
وہ منع کرتے ہیں اُس فعل سے اور ایک اونمیں سے یہ ہے
کہ جب اُن پر تہمت لگائی اور لوگوں میں کوئی سچ بات
کہنے والا نہ ہوا تو ایک بچہ کو گویا کردیا ایسی حکمت کے
ساتہ کہ جس سے اُن کی برادت ہوگئی اور ایک اُنمیں سے
یہ ہے کہ جب زلیخا نے اُنکو بنا سنوار کر عورتوں کو
دکھایا کہ اپنے پر سے طعنہ دفع کری تو وہ عورتیں عاشق ہوگئیں اور

[illegible]

الیه باتم وجه فکان هنالك بقاء عصمته کالمتمتع في الظاهر فدعى ربه ان يخلصه ولو بالسجن الذي بلاه ربه لسان زليخا تخويفا ليتم مرادها فاستجاب الله دعائه واظهر لهم ان يسجنوه وان دلت الآيات على برائته ومنها ان الله تعالى بعث تقريبا عجيبا لخلاصه وتمكينه في ارض مصر وان ينطلق لسان العوام والخواص بمدحه وثنائه فارى الفتيين رؤيا ووفق يوسف عليه السلام لتعبيرها فعلم ما هو المراد وامر الساقي ان يذكره عند ربه ويبين فضله ومنها انه لما احاط باهل مصر سنة عظيمة وكادوا ان يهلكوا الهم حيلة النجاة في قلب ملكهم رحمة لهم ولا يتم الالهام ولا وجود الحيلة الا بيوسف عليه السلام ولا خلاص يوسف عليه السلام الا بالهام ولا احتياج اليه فاحتاج الملك والمدينة حاجة الى يوسف عليه السلام وليوسف عليه السلام حاجة اليه واليهم ليقضي الله امرا كان مفعولا وكذلك اكثر الحوادث يجتمع فيها عنايات كثيرة في حق اشخاص كثيرة ومنها ان وفق ليوسف عليه السلام ان يكثرت في سجنه حتى تظهر براته ويكون له لسان صدق في الناس قبل ان تحدق به نعم الله فيكون لسان صدقه منسوبا بالدنيا ولذلك اثنى عليه النبي صلى الله عليه وسلم واعترف بفضله حيث قال لو لبثت في السجن

انہون نے بہت ہی بہلایا تو اللہ تعالی نے انکی عصمت کو قایم رکہا - پہر اللہ تعالی سے دعا مانگی اُسنے نجات کی اگرچہ قید ہونیسے ہی ہو کہ زلیخا نے اُنکے ڈرانے کو کہا تہا کہ اُنکی مراد برآوے اللہ تعالی نے حضرت یوسف ؑ کی دعا قبول کی اور اُن لوگونکے یہہ ہی خیال مین آیا کہ اُنکو قید کرین اگرچہ اُن کی برائت ہو گئی تہی آیتون سے ایک اُنمین سے یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اُنکی رہائی کے واسطے ایک بڑی عجیب تقریب کی اور اُنکی امیری مصر کے لئے عمدہ سبب کیا اور ایسا سامان کیا کہ سب خاص وعام اُنکی تعریف کرین کہ دو شخصونکو خواب دکہایا اور اُسکی تعبیر کی حضرت یوسف ؑ کو توفیق دی اور اُنہون نے اُسکی مراد کو سمجہہ لیا اور اُنہون نے ساقی سے کہا کہ اپنے مالک سے اِسکا ذکر کرنا اور ایک اُنمین سے یہ ہی کہ جب اہل مصر مین ایسا قحط ہوا کہ وہ ہلاک ہو جائین تو اُنکے بادشاہ کے دلمین اُنکی نجات کی تدبیر ڈالدی اُنپر رحمت کرنیکے واسطے اور وہ تدبیر بن نہ آئی مگر حضرت یوسف ؑ کے سبب اور حضرت یوسف ؑ کی رہائی ممکن نہ تہی جب تک لوگون کو اُنکی طرف حاجت نہ پڑی سو بادشاہ اور شہر کو حاجت ہوئی اُنکی اور حضرت یوسف ؑ کو حاجت پڑی اُنکی طرف تاکہ جو اللہ تعالی کا امر کیا ہوا ہے وہ ظہور مین آجاے اور اسیطرح اکثر حادثے ہوتے ہین کہ اُنمین اللہ تعالی کی بہت عنایتین جمع ہوتی ہین بہت لوگون کے حق مین اور ایک اُنمین سے یہ ہی کہ حضرت یوسف ؑ کو توفیق دی کہ وہ قید خانہ سے نہ آئین جب تک اُنکی برائت نہو لے اور سب اُنکو سچا نہ جان لین پہلے اس سے کہ اُنپر اللہ تعالی کے انعام غور کرین تا نہ ہو جاے اُنکا صدق آلودہ دنیا سے اور اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی ثنا کی ہی اور اُنکے فضل کا اقرار کیا

اور حدیث شریف مین ہے کہ [illegible]

اطلاع اس کتاب پر ہمراہ اصل ترجمہ کے حرف بحرف کی سنخون سے رجسٹری کرالی ہی کہ کوئی صاحب بلا اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو مترجم یا محشی سا کرکے طبع کرین ورنہ بسبب قانون سرکاری مواخذہ ہوگا۔

الحديث ومنها ان الله تعالى جعل يوسف عليه
السلام ملكا وطوع له قلب ريان وقلوب الناس
وجعل ذلك نعمة على يوسف عليه السلام
وعلى الناس جميعا ومنها ان اهاج رغبة لاخوة
يوسف عليه السلام ان ياتوه ليتم مواصلة
المحزونين وكان يعقوب عليه السلام يعلم
التوحيد وعلم الاسباب جميعا فخاف العين
وامرهم بالحذر ومنها ان الله لما اراد ان يحبس
اخاه عنده ليستانس به من حيث لا يشعرون
كاد الله له كيدا فاجرى على لسان اخوته انه
من وجد في رحله فهو جزاؤه لا يظنون انهم
يبالغون في اظهار براءتهم والحق انهم يسعون
في مراد يوسف عليه السلام من حيث لا يشعرون
ثم اوحى الله في قلب يعقوب عليه السلام
وحيا اجماليا انه واصل الى بنيه ثم اتم عليه نعمته
ورد عليه بصره في ضمن بشاشة حصلت له ورحم
وحقق رؤيا يوسف عليه السلام فهذه آيات
ظهرت على يوسف عليه السلام ينبغي للمؤمنين
ان يعلموا منها كيف يظهر الله عنايته في خلقه
اذا اراد ابقاء نفس في مهلكة او بلغها الى كمالها
في الدنيا والآخرة واذا اراد بقاء قوم فكيف
يلهمهم حيلة النجاة ثم كيف يخدم لتلك الحيلة
من هو مستعد لها فتدبر في آيات الله وكن
عالما بتدبيره في خلقه ونشاء **ايوب**
عليه السلام في نعمة وثروة

اور ایک اونمین سے یہ ہی کہ اللہ تعالے نے انکو بادشاہ کیا اور
مطیع کردیا انکے دل ریان کا اور لوگون کے دل اور نعمت عطا
کی اللہ تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اور سب آدمیونکو
اور ایک انمین سے یہ ہے کہ انکے بھائیونکو انکے پاس موجود کیا
کہ محزونون سے ملین اور حضرت یعقوب علیہ السلام توحید
جانتے تھے اور انکو سب اسباب کا علم تہا وہ نظر لگجانیسے
ڈرے اور بیٹونکو اوس سے بچنے کی تدبیر بتائی اور ایک
اونمین سے یہ ہی کہ جب حضرت یوسف ع نے چاہا کہ
بنیامین اپنے بہائی کو اپنے پاس روک رکھین کہ اونسے
اپنی موانست کرین اسطرح کہ اور بہائیونکو خبر نہو تو اللہ
تعالی نے ایک تدبیر کی کہ انکے بہائیونکے منہ سے نکلا کہ
من وجد في رحله فهو جزاؤه انہونے اپنی برائت کیواسطے
کہا تہا ظاہر مین لیکن وہ کوشش تھی حضرت یوسف ع کی آرزو
برآنے کی پہر حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایک وحی اجمالی کی
کہ وہ اپنے بیٹونسے ملینگے اور پہر اُنپر رحمت پوری کی اور
انکی آنکھین پہر بینا ہوگئین اوس خوشی مین جو انکو حاصل ہوئی
تھی اور خواب حضرت یوسف ع کا ظہور ہوا تو یہ سب
آیتین جو ظاہر ہوئین حضرت یوسف ع پر سب مسلمانون کو چاہئے
کہ جانین اللہ تعالی کیسی عنایتین اپنی خلقت پر کرتا ہے
جب چاہتا ہے کسی کو باقی رکہنا کسی ہلاکت کے موقع مین
یا اوسکو کسی کمال کو پہونچانا دنیا مین اور آخرت مین اور جب
کسی قوم کی بقا چاہتا ہے تو کیسا نجات کا رستہ انکے دلمین
ڈالدیتا ہے اور کسطرح اسکو خادم کردیتا ہے جو اسکے لائق ہو
غور کر اللہ تعالی کی آیتون مین اور جان اُسکی تدبیر کو خلقت مین **تاویل**
الاحادیث حضرت ایوب ع یہ بہت نعمت اور ثروت

تاویل الاحادیث ایوب علیہ السلام

ورفاهة وعبادة ونظافة فبعث نبيا الى قومه يامرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويدعوهم الى الملة الحنيفية ويسد خلة الفقراء والمساكين منهم ثم تواطئت الاسباب السماوية على مصيبة في ماله واهله وجسده فكان له يومئذ عنايات من ربه من افاضة خير وطمانينة ومن تصير حالته تلك من اصول ما يشرح انقياده الله فكتبت في صحيفة عمله وشكر له باريه عليها فلما جاء انقضاء بلائه نجز الله عليه نعمه وبرزت الرحمة التى كانت كامنة وقيل اركض برجلك هذا مغتسل بارد وشراب اما الركض فعناية من الله بالاسباب الارضية لئلا تصير سدا مهملا من كل وجه فانبع عينا من خاصيتها ازالة الجذام كما ان عين الكبريت لها خاصية في ازالة الجرب فاستعمله اغتسالا وشربا فشفى ظاهره وبدنه واضمحل مادة مرضه وعاد اليه والى امرأته شبابهما فولد لهما عدد ما كان هلك ومثله معه وجعل له لسان صدق في اهل زمانه ومن بعدهم وبارك في امواله كما كان بارك من قبل او اكثر وكان ذات يوم يغتسل فجاء تر الجراد رحمة من ربه فلما وقعت في بيته صنعت ذهبا ووقعت واحدة خارج البيت فحرص عليها علما منه ان الرحمة اذا توجهت من جهة وجب التعرض لها بقدر الامكان وكان نذر ان يضرب امرأته مائة ضربة وكان الله نظر اليه نظر رحمة

اور ورشگی اور عبادت اور پاکیزگی مین تھی اسد تعالی نے انکو نبی کیا انکی قوم کا یہ ہدایت کرتے تھی اچھے کامونکی اور منع کرتے تھے بُری باتون سے اور ملت حنیفیہ کیطرف بلاتے تھے اور فقرا اور مساکین کی حاجت روائی کرتے تھی پہر موافق ہوگئے اسباب سماوی انکی مصیبت کو انکے مال اور اہل وعیال اور جسم پر مصیبت آئی تو اُسوقت بھی اسد تعالی کی اُنپر عنایتیں تھین کہ افاضہ خیر کا ہوتا تھا اور اُنکو اطمینان تہا اور جسکا ایسا حال ہو اُس سے اسکی فرمانبرداری کا کیا بیان ہو انکے صحیفہ اعمال مین لکہا گیا پہر جب وہ بلا منقضی ہوگئی اسد تعالی نے اُنپر نعمتین ظاہر کرین اور رحمت الٰہی جو پوشیدہ تھی ظاہر ہوگئی اور اُنسے کہا گیا ارکض برجلک هذا مغتسل بارد وشراب سو زمین پر پاؤن مارنا تو اسد تعالی کی عنایت تھی اسباب ارضی مین کہ یون نہ جاوے ہر وجہ سے وہان ایک پانی کے چشمہ نے جوش مارا کہ اسکی خاصیت سے تہا جذام کو شفا ہوجانا جیسے گندہک کے چشمہ کی خاصیت ہو جرب کی بیماری کھونی پس اُس پانی سے نہائے اور اُسے پیا سب بدن اچھا ہوگیا اور مادہ مرض کا جاتا رہا اور اُنکی بی بی نئے سرے جوان ہوگئے اسقدر اُنکی اولاد پیدا ہوئی کہ جتنی ہلاک ہوئی تھی وہ اور اُسیقدر اور سب اہل زمانہ مین اور جو اُنکے بعد آئین سب مین سچے ہوگئے اور مال مین بہی بہت برکت ہوئی پہلے سے اور ایک روز نہا رہی تھے کہ اللہ تعالی کی رحمت سے ٹڈیان آئین اور اُنکے گہر مین گر پڑین اور سب سونیکی ہوگئین اونمین سے ایک ٹڈی گہر کے باہر گری تھی یہ اسکو بھی اُٹھا لائے کیونکہ جانتے تھے کہ جب ایک طرف سے رحمت آتی ہے تو بقدر امکان اور طرف سے بھی ڈہونڈہنی چاہیے اور اُنہون نے منت مانی تھی کہ اپنی بی بی کو سو ضرب مارینگے

وتسهل فاكتفى من ايفاء نذره على صورة النذر دون المعنى فان ضرب ما يتم ضربه معنا الايلام الشديد صورة له ما يتم فعله وكذلك فعله تعالى بالمحبوبين من عباده يكتفى منهم بالصورة من الحدود الشرعية دون المعنى عناية منه بالنواميس المنعقدة في صدور الملاء الاعلى وبما يرى فيهم من الحرج والمشقة وكذلك فعله بكل نظام مرضى اذا تواطئت الاسباب الارادية فانه يقضى بينهما بالعدل ويكتفى الشيء بوجه دون وجه وكان

شعيب عليه السلام

مؤمنا صافى القلب منقادا لربه فافسد قومه في الارض وظلموا الناس حقوقهم واجتمعوا على الرسوم الفاسدة وكان المظلومون يستغيثون فلا يغاثون ونسوا الايمان بالله واليوم الآخر رأسا فكان من حكمة الله ان يوحى الى شعيب عليه السلام ان ينذرهم ما الله فاعل بهم ويخبرهم بلعنه اياهم فلما لم ينفعهم انذاره شيئا انتظرت الحكمة حتى اذا احتبس عنهم المطر مدة طويلة واحتبست مواد الارض واشتد الحر جاء امر الله فهبت عليهم السموم ثم بورك في تلك الرياح فصارت نارا وصيحة بهم فاهلكوا فعاد شعيب عليه السلام مؤمنا منقادا لربه كما كان واضمحل ما هاجر في صدره من المجادلة والانذار حكاية عن انعقاد اللعن في الملاء الاعلى

اور آسانی کی تھی تو کفایت کی منت کی ظاہر صورت پر نہ صورت حقیقت پر کیونکہ سو ضرب مارنے کے معنے سخت الم پہونچانیکے تھے اور اسیطرح اللہ تعالی نے اپنے محبوب بندوں سے کفایت کی ہی ظاہری صورت پر نہ حقیقت پر حدود شرعیہ مین اپنی عنایت کی راہ سے احکام منعقدہ مین جو ملاء اعلی کے سینون مین ہین اور اُسمین حرج اور شدت دیکھی اور اسیطرح کیا ہے ہر نظام پسندیدہ مین جب موافق ہوگئی ہین اسباب ارادی اللہ تعالی دونون مین حکم کرتا ہے عدل سے ایک شئے پر کفایت کر لیتا ہے ایک وجہ سے نہین ایک وجہ سے

تاویل احادیث حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام یہ مومن صاف قلب اپنے رب کی بہت فرمانبردار تھے اُنکی قوم نے زمین مین فساد کیا اور لوگون پر ظلم کئی اُنکی حق تلفیان کین اور بُری بُری رسمین اختیار کین مظلوم فریاد کرتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا ایمان قیامت کو بالکل بھول گئے اللہ تعالی کی حکمت مین تہا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو وحی کرے کہ اونسے خدا تعالی کیا کیا چاہتا ہی اور غضب سے اُنکو خبر کرے جب اُن لوگون نے حضرت شعیب علیہ السلام کی کچھہ نہ سُنی حکمت الٰہی منتظر تھی ایک مدت دراز تک مینہہ نہ برسا اور زمین سے کچھہ پیدا نہوا سخت گرمی پڑی اللہ تعالی کا حکم آیا کہ ہوائے گرم باد سموم چلے اور اُسمین برکت دی گئی وہ آگ ہوگئے اور عذاب آیا ہلاک ہوگئے پھر پہرے حضرت شعیب علیہ السلام مومن مطیع اپنے رب کے جیسے تھے اور جو اُنکے سینے مین اور مجادلہ اور خوف دلانے سے جوش مارتا تہا وہ مضمحل ہوگیا ملاء اعلے مین لعنت منعقد ہونیکے باعث تہا

تاویل احادیث شعیب علیہ السلام

تاویل احادیث موسیٰ و ہارون علیہما السلام

وكان يلتذ بنزول حالة الهيبة في قلبه فتمنى
ان يكون بعض قومه امن وبعضهم لم يؤمن

تاويل احاديث موسى وهارون

عليهما السلام اعلم ان فرعون تكبر
على الله وعلى شعائره وادعى انه اله واستعبد
خلق الله وافسد في الارض واستعلى على بني
اسرائيل بقتل ابناءهم والاستخفاف بهم كانوا
خيرة خلق الله في ارضه فتضرعوا الى الله و
استغاثوا به فاراد الله ان يعذب فرعون و
قومه على ما يفعلون ويمن على هؤلاء المستضعفين
ويجعلهم ائمة ويجعلهم الوارثين فقضى بخلق
رجل عظيم الشان يكون هلاك هؤلاء على
يديه فكان الله به عنايات في ابتداء امره
الى بلوغه اشده وفتنه فتونا لتنفس عليه
جبلته ويبرز ما طوى في استعداده فمنها
ان فرعون بعث القوابل يتجسس نساء بني
اسرائيل فستر موسى عنهن فان ادى اجتهادهن
الى ان ليس هناك حبل ثم لما ولد الهم في
قلب امه حيلة نجاته ان ارضعيه فاذا خفت
عليه فالقيه في اليم ولا تخافي ولا تحزني انا
رادوه اليك وجاعلوه من المرسلين وذلك
بان حدثت نفسها بتدبير وهو ان حبسه
عندها مظنة للاهلاك واما القاؤه في اليم
فعسى ان يكون سببا لخلاصه وعسى ان
يكون هو الذي بشر به علماء بني اسرائيل

اور وہ مزہ لیتے تھے نزول حالت ہیبت سے اپنے دل میں
تو انہوں نے آرزو کی بعضے قوم ایمان لائی اور بعضی ایمان نہ لائے

تاویل احادیث حضرت موسی و ہارون علیہما

السلام جاننا چاہیے کہ فرعون نے اللہ تعالی سے تکبر کیا
اور اسکے شعائر سے اور خدائی کا دعوی کیا خلقت نے اسکی
پرستش کی اور اسنے زمین میں فساد کیا اور بنی اسرائیل کے بیٹوں
کو قتل کیا اور انکی حقارت کی اور بنی اسرائیل اللہ تعالی کے
نیک بندے تھے اسکی زمین میں سو وہ اللہ تعالی کے آگے روئے
عاجزی سے فریاد کی اس سے تو اللہ تعالی نے چاہا فرعون
پر عذاب بھیجے اور اوسکی قوم پر اور انکی فعلونکی انکو سزا
دیوے اور بنی اسرائیل بیچارون پر احسان کرے انکو پیشوا
بناوے اور وارث بناوے حکم کیا پیدایش کا ایسے مرد عظیم
الشان کی جو انکو ہلاک کرے اور اللہ تعالی کی عنایتیں
رہیں شروع سے قوت پانے تک اور آزمایش کی کہ کھل جاوے
جبلت اس مرد کی اور ظاہر ہو جاوے جو اسکی استعداد میں پوشیدہ ہے
تو ایک انمیں سے یہ ہو کہ فرعون نے دائیاں جاسوس بنی اسرائیل کی عورتوں
میں بھیجیں تو حضرت موسی علیہ السلام کو انسے چھپا لیا انہوں نے
جان لیا کہ یہاں حمل ہی نہیں پھر جب وہ پیدا ہوئے تو انکی والدہ کے
دل میں ڈالدیا حیلہ نجات کا یہ کہ ان ارضعیہ فاذا خفت
علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ
من المرسلین اور یہ اسطور پر کہ انکے جی میں آیا کہ اپنے پاس
رکھنے سے گمان ہلاک کا ہے اور دریا میں ڈالنے سے شاید کوئی
سبب خلاصی کا نکل آئے اور شاید یہ وہی نبی مرسل ہوں جس کی
بشارت بنی اسرائیل کے علما نے دی ہے

ویخافه فرعون فترشح الالهام فی صورة حدیث النفس ثم بورك فیه فغلب علیها الحدیث حتی لم تملك نفسها ففعلت ثم هاج الله فی الیم امواجا حتی القت التابوت الی آل فرعون فالتقطوه فرغبهم الله فیه یظنون انهم عسی ان ینفعهم ویتخذوه ولدا والحق الصریح ان الله تعالی اراد ان یربی موسی علیه السلام احسن تربیة ویؤمنه من خوف فرعون وکذلك امر الله اذا شاء ارتفاع ملة او دولة فربما سول الرجل الفاجر امرا حسب ما یلیق بذهنه فیباشره فیفعل الله مراده وهو لا یشعر ولذلك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یؤید هذا الدین بالرجل الفاجر ثم اصبح فؤاد ام موسی فارغا وحیث لم تکن منسلخة عن حکم الطبیعة منقادة للالهام کما ینبغی فغلب علیها العلم الفکری فظنت انها اخطأت التدبیر وانه یجب علیها ان تفحص عن التابوت قبل ان یغیبه الامواج ولکن الله ربط علی قلبها فتارة تقول لعل الله یفعل ما کنت اتمنّاه وتارة ترید ان تبدی سرها جزعا ثم قالت لاخته قصیه فبصرت به عن جنب وهم لا یشعرون ثم اراد الله ان تقر عینها ولا تحزن وتکون هی التی تحضن وترضع من غیر خوف فرعون لیکون

او خوف کرتا ہو اس سے فرعون تو انکے دل مین الہام آیا حدیث نفس کی صورت مین اور اوسمین برکت دی گئی تو دل مین یہ بات جم گئی انکی والدہ نے دریا مین ڈالدیا اسد تعالی نے دریا کو موج زن کیا کہ موجون نے تابوت کو آل فرعون کے پاس پہنچا دیا انہون نے اوس تابوت کو نکال لیا اسد تعالی نے اون کے دلمین رغبت ڈالدی کہ انہونے گمان کیا کہ شاید یہ ہمین نفعدے اور اسکو بیٹا بنالین اور حق صریح یہ تہا کہ خدا تعالی نے چاہا کہ حضرت موسی علیہ السلام پرورش پائین اور فرعون کے خوف سے امن مین رہین اور اسیطرح ہو امر اسد کا جب کسی ملت یا دولت کی ترقی چاہتا ہی اکثر اوقات ایک آدمی فاجر ایک بات چاہتا ہے اپنے ذہن کے لایق تو اُسے کرتا ہے اور اسد تعالی اپنا ارادہ ظاہر کر دیتا ہے اسطرح کہ اُسکو خبر ہی نہین ہوتی اسیواسطے حضرت رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ یؤید هذا الدین بالرجل الفاجر پس والدہ حضرت موسیٰ کی فارغ دل ہو رہین اور اسوجہ سے کہ حکم طبیعت سے بالکل آزاد نہ تہین کہ الہام کی مطیع ہون جیسے چاہیئے اُن پر علم فکری غالب ہوا اور سمجہین کہ مینے تدبیر مین غلطی کی اور تابوت کا حال دریافت کرنا تہا اس سے پہلے کہ اُسکو موجین کہین لیجائین لیکن اُنکو مضبوط کیا کبہی کہتی تہین کہ امید ہی کہ اسد تعالی وہی کریگا جو میری آرزو ہی اور کبہی بیقرار ہوتی تہین کہ اوسکا حال معلوم ہوجاے۔ پہر اُنکے بہن سے کہا کہ ثم قالت لاخته قصیه فبصرت به عن جنب وهم لا یشعرون پہر اسد نے چاہا کہ اُنکی آنکہین ٹہنڈی کرے اور رنج نہ اوٹہاوین اور وہی پرورش کرے اور وہی دودہ پلائین بے خوف فرعون کے تاکہ

[illegible]

اطلاع اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کے حرف حرف کی اسغرض سے رجسٹری کرائی ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسلوب ترجمہ یا حاشیہ کرکے طبع نکرے ورنہ حسب قانون سرکاری مواخذہ ہوگا۔

ارفق بموسى واوثق لنسبه واقرب لتمذهبه
بالملة الحنيفية وعنايتها بالتعلم ان الحديث
الذى هذا فى صدرها الهام من ربها فتنقادله
وتشكرالله ليكون انفع لها فى كمالها فاهاج الله
تقريبا فحرم عليه المراضع فلم يكن يمص ثديا
يستبشع كل لبن حتى اعياهم امره ثم هدوا
اليها فاستطاب ثديها فتعينت مرضعة ثم لم
يزل يزيد فى عقله وعلمه وينشرح عليه فطرته
حتى اذا بلغ اشده اتاه حكما وعلما ففهم تاويل
النواميس وتمطى للانصباغ من الملاء الاعلى ثم
اراد الله ان يخلص موسى من حضانة فرعون
وينحيه عنه ليكون اتم لعلمه ورشده فان موسے
كان من الذين يتم انشراح فطرتهم بصحبة
المؤمنين ويمنعه منعاما الارتفاق بمرافق الفرا عنة
وصحبتهم فاهاج الله تقريبا لايصادم عصمته
بان دخل فى اللذين يقتتلان يريد الاصلاح
فاجر الى تاديب الظالم فبادرت يده الى
القتل فاستغفر به بلسانه الذى يعرفه
يومئذ فتاب الله عليه وكشف الله الغين
الذي كان على قلب موسى عليه السلام حين
ظن انه اذنب والا فهو خادم امر الله مطيع فى
قتله ولكن اقتضى لسان وقته وحاله ان لا
يتفطن لهذا السر ويلبس على الحكم الناموسے
الذى تعلمه من الشريعة فاصبح خائفا ثم
اجرى الله على لسان من نصره موسى عليه السلام

حضرت موسی علیہ السلام کو بہت اچہی طرح رکہین اور انکی نسب
مضبوط رہی اور ملت حنیفیہ درست اور محبت سے رکہین اور جان
لین کہ جو انکو الہام ہوا تہا درست تہا کہ اوس کی فرمانبرداری
اور شکر کرین کہ اون کے حق مین بہتر ہے اونکے کمال کو تو
اللہ تعالی نے ان باتون کی تقریب کی وہ یہ کہ حضرت موسی ؑ
نے کسیکا دودہ نہ پیا کسی دودہ پلانیوالی کی چہاتی کو منہ نہ
لگایا یہان تک کہ وہ عاجز ہوگئے پہر جب بتائی گئین حضرت
موسیؑ کی والدہ تو دودہ پیا اور یہ مقرر ہوگئین دودہ پلانیوالے
پہر حضرت موسیؑ کے عقل و علم بڑہتے گئے اور انپر فطرت
کہلتی گئی جب بالغ ہوگئے اللہ تعالی نے حکم و علم دیا اور سمجہنے لگے
احکام الہی کے تاویل اور چلنے لگے ملاء اعلی کے رنگ مین پہر اللہ
نے چاہا کہ فرعون کی تربیت سے رہائی بخشے اور اوس سے کنارہ کرین
تاکہ ان کے علم و رشد مین کمال ہو کیونکہ حضرت موسیؑ ان لوگون
مین سے تہے جنپر مومنون کی صحبت مین فطرت کہلے اور اونکو
روکے ان باتون سے جو فرعون کی رفاقت مین حاصل ہوتین
تو اللہ تعالی نے ایسی تقریب کی کہ انکی عصمت کو صدمہ نہ پہنچے
اسطرح کہ دو شخص لڑ رہے تہے انپر گذرے کہ انکو چہوڑا دوین
جو ظالم تہا اوسکو تادیب کرین اونکے ہاتہ سے وہ قتل ہوگیا
اللہ تعالی سے بخشش مانگی اوس بولی مین جو اوس زمانہ مین تہی اللہ
نے توبہ قبول کی اور حضرت موسےؑ کے قلب پر جو پردہ تہا
وہ اوٹہا دیا جسوقت انہون نے گمان کیا تہا کہ مین نے گناہ کیا
ورنہ وہ تو اللہ کے امر کے خادم تہے اور اوسکے قتل مین مطیع
تہے لیکن اوسوقت اور اسحال کا یہی اقتضا تہا کہ اس راز کو نہ سمجہین
اور حکم شرع کو سمجہین تو ڈر گئے پہر اللہ تعالی نے اسکی زبان سے جس کی
مدد کی تہی کہلوا دیا کہ تمہین کچہ ہلاک کا ڈر نہین یہ اللہ کیطرف سے

ومن علیه ما فیه خوف هذا کله کیدا من الله
لیکون تقریبا لخروج موسی علیه السلام ویأسه
من نعمة فرعون وذلک انه فهم من قول موسی
علیه السلام انک لغوی مبین انه یرید البطش
به فتفوه بالمخبر وشاع فی المدینة وغضب
فرعون ثم اجری علی لسان مخبر ما یهیجه الی
الخروج ثم لما توجه تلقاء مدین بلا زادٍ ولا
راحلة ولا دلیل وفوض امره الی الله وتوکل
علیه تولی الله حفظه وهدایته ولما وصل ماء
مدین اهاج الله تقریبا لیمکنه فی ارض مصر
فالقی فی قلب هذا ان یتبرّ بسقی غنم شعیب
علیه السلام والقی فی قلب شعیب علیه السلام
وابنته الرغبة فیه لانه قوی امین فقضی
بهذا وذلک امراً شاءه ثم هدی موسی علیه
السلام ان یختار من العصی عصی توارثه الانبیاء
علیهم السلام وفیها البرکة ثم خرج موسی علیه
السلام الی مصر حبًا لقومه فی ظاهر الامر ولیقضی
الله امر الرسالة فی الحقیقه ولما بلغ وادی طوی
وهو وادی مبارک اجتمع فیه روحانیات الملائکة
اهاج تقریبا فاحتاج الی النار والخبر واخذ امرأته
الطلق وجاء البرد وضل الطریق فلما وصل الی سدرة
فی ذلک الوادی تدلی الله تبارک وتعالی الی
موسی علیه السلام تدلیا عجیبا لم یؤثر مثله
عن غیره وهو ان الملأ الاعلی انعقد فیهم
داعیة مخاطبة موسی علیه السلام شفاها لانه

تدبیر بھی کہ تقریب کی کہ وہان سے نکلین اور فرعون کی نعمت کی
امید نہ رکہین اور یہ بات سمجھی جاتی ہی حضرت موسی علیہ السلام
کے اس قول سے کہ انک لغوی مبین کہ فرعون مواخذہ
کیا چاہتا ہی اس خبر کا افواہ ہوگیا اور شہر مین پہیل گئی یہ
بات اور فرعون غصہ ہوا پھر اللہ تعالی نے ایک مخبر کی زبان سے
کہلوا دیا کہ وہان سے چلے جائین پہر جب مدین کو بے توشہ اور
بے سواری اور بے رہنما روانہ ہوئے اور اللہ تعالی کو اپنا
امر سونپا اور اسپر توکل کی اللہ تعالی نے اُنکی حفاظت کی
اور رہنمائی کی اور جب مدین کے پانی پر پہنچے تو اللہ تعالے
نے اس امر کی تقریب کی کہ مصر کی زمین کے متمکن ہون اُنکے
دل مین ڈالا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریون کو پانی
پلائین اور حضرت شعیب علیہ السلام اور اُن کے بیٹے کے دل
مین رغبت دی اُن کی اسلئے کہ وہ قوی امین تھے اُنہون نے
بکریون پر مقرر کیا اور اُنہون نے یہی چاہا تہا اور حضرت شعیب
علیہ السلام نے اُنسے کہا کہ ایک عصا لیلو اونہون نے وہ عصا
لیلیا جو انبیا کے توارث مین تہا اور اوسمین برکت تہی پہر نکلے
حضرت موسے مصر کیطرف اپنی قوم کی محبت کے سبب ظاہر مین تو
اور حقیقت مین اسلئے کہ امر رسالت کو ادا کرین اور جب وادی طوی
مین پہنچے اور وہ بیابان مبارک ہی اوسمین روحانیات ملائکہ جمع
مین تو تقریب نے جوش مارا آگ کی حاجت ہوئی اور خبر کی اور نبی بی
کو درد زہ ہوئی اور سردی ہوگئی اور رستہ بہول گئی جب پہنچے
ایک بیری کے درخت کے پاس جو اُس وادی مین تہا تدلی کی
تبارک وتعالے نے حضرت موسے کیطرف ایک عجیب تدلی جو کسی اور کی
طرف ایسی نہوئی تہی اور وہ یہ ہی کہ ملا اعلی مین منعقد ہوا ایک
داعیہ حضرت موسی علیہ السلام سے مخاطب ہونیکو روبرو

رحل صلب الطبیعۃ شجاعہا فصورت النار
فی تلک البقعۃ تصویرا حثیثا فافاض اللہ صورۃ
النار لا من قبل العناصر والطبائع بل من محض
عالم المثال فکلمہ شفاہا فی تلک النار علی لسان
الملاء الاعلی فخاف موسی علیہ السلام فآنسہ
اللہ وامرہ ان یذہب الی فرعون ویدعوہ الی
الایمان واراہ معجزۃ العصی والید البیضا و
تحقیق الامر فیہما ان عالم المثال کما یظہر
بحیث یکون موجودا مستقلا لا یرتبط بوجود
طبیعی کالنار وکذلک قد یظہر فی جسم
طبیعی فیحصل لہ حکم المثال ویغلب علیہ
الکون المثالی فصار عصا ناسوتیا مثالیا
وصارت شعبتاہا لحیتی الثعبان وکذا الید
کانت فیہا المعۃ فصارت بعینہا نورا وکان
السحر فی زمانہ التصرف فی مشاعر الناس حتی
یتخیلوا اوصافا واعراضا فی الاجسام الطبیعیۃ
مما لیس فیہا فظہر الحق فی مثل تلک الصورۃ
وکان السحر باطلا لانہ تخیل ما لیس لہ اصل
وہذا حق لان لہ اصلا وبین الحق سبحانہ
لہ یومئذ جمیع ما جری لہ من العنایات حین
اوحی الی امہ وحین القی علیہ محبۃ منہ وہلم
جرا الی ہذہ الحالۃ وعلمہ اصول علم التعبد
وعلم المخاصمۃ مع فرعون وسال موسی علیہ
السلام اشیاء کانحلال العقدۃ من لسانہ
وجعل اخیہ وزیرا لہ فاعطاہ جمیع ما سال

یعنے باتین کرنی چاہئین کیونکہ وہ طبیعت کے مضبوط اور شجاع تھے تو انکے تصور مین آگ آئی اُس وادی مین ایسا تصور کہ اُسکے طرف جانیکی خواہش ہوئی پس افاضہ کی اللہ تعالی نے ایک آگ کی صورت کہ وہ عناصر اربعہ سے نہ تھی او طبائع سے بلکہ فقط عالم مثال سے تھی اُسنے کلام کیا سامنے اُس آگ مین ملاء اعلی کی زبان تو حضرت موسے علیہ السلام ڈر گئے پھر دلجوئی اور تسلی کی انکی اللہ تعالی نے اور فرمایا کہ فرعون کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو ایمان لائے اور اوسکو عصا کا معجزہ اور ید بیضا کا دکھایا اور ان دونوں کی تحقیق یہ ہے کہ عالم مثال جسطرح ظاہر ہوتا ہی جیسا موجود مستقل ہی اور موجود طبیعی سے کچھ ربط نہین رکھتا مانند آگ کے تو اوسیطرح کبھی ظاہر ہوتا ہی جسم طبعی مین تو اوسکو حکم مثال حاصل ہو جاتا ہی اور اُسپر کون مثالی غالب ہو جاتا ہی تو عصا ناسوتی مثالی ہو گیا اور اُسکی دو شاخین اژدہی کی داڑھیان ہو گئین اور اسیطور ہاتہ مین چمک تھی وہ بعینہ نور ہو گیا اور اُس زمانہ مین جادو حواس خمسہ مین تصرف کرتا تہا لوگون کے کہ انکو کوئی اوصاف اور اعراض ایسا دکھائے دے جو جسم طبعی مین نہین ہے تو ظاہر ہوا حق اسی صورت مین اور جادو تھا باطل کہ وہ ایک ایسا تخیل ہے جس کی کچھ اصل نہین اور یہ حق کہ اوس کی اصل ہے اور روشن کین حق سبحانہ نے حضرت موسیٰ کے واسطے اُس روز جو کچھ گذرا بہت عنایتین جیسے اُنکی والدہ کو وحی کی اور جو اُنپر محبت ہوئی وغیرہ اسوقت تک کے اور سکھائی اونکو قاعدے عبادت کے اور علم کے فرعون سے دلیلین کرنیکو اور حضرت موسے علیہ السلام نے اللہ تعالی سے سوال کئے بہت چیزون کے جیسے زبان کے صاف ہونیکے اور بھائی کے وزیر ہونیکے اللہ تعالی نے بخشیں

مناجات کین انہون نے سوال کیا

فلما طفق موسی علیہ السلام یخاصم فرعون کانت للہ تعالی عنایات فی حقہ لکونہ محبوبا مرضیا وآیات من قبل لعن اللہ فرعون وقومہ فمنہا ان فرعون سألہ عن ربہ فاجاب الا باظہار آیاتہ لان معرفۃ الذات لا یمکن الا لقوم وقلیل ماہم والنوامیس عامۃ شاملۃ للناس وطلب آیۃ فانقلب العصی ثعبانا واخرج یدہ بیضاء من غیر سوء فاعجز السحرۃ وظہر امر الحق ومنہا ان فرعون عزم علی قتل موسی علیہ السلام فقیض اللہ مؤمن آل فرعون ینصحہم ویذکرہم حتی کبحہم عن عزیمتہم وشککہم فی امرہم ثم القی فی قلوبہم ارجاء امر موسی علیہ السلام وطلب معارضۃ من السحرۃ یظنون ان فی ذلک علو کلمتہم والحق انہ تقریب الی علو کلمۃ موسی علیہ السلام وظہور معجزتہ ومنہا ان اللہ ہدی السحرۃ الی الحق لیکون اصرح لحجتہ حیث اطاع لہ من تصدی لمعارضتہ ومنہا ان اللہ ابتلاہم بتسع آیات مفصلات کلما دعی موسی علیہ السلام ان یرفعہا اللہ رفعہا وکلما دعی ان ینزلہا انزلہا ومنہا انہ امر موسی علیہ السلام ان یخرج الی الیم فاتبعہم فرعون بجنودہ فلما وصلوا الی الیم سلط اللہ علیہ ریحا قویۃ شقت بعضہ وایبست بعضہ وتصرفت فی بعضہ کتصرفہا فی اجزاء الارض حین تصیر اعصارا فانجی بنی اسرائیل واہلک

جب حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون سے مخاصمہ کیا تو اللہ تعالے کی اُنپر بہت عنایتین تہین اسلئے کہ یہ محبوب اور برگزیدہ اور نشانیان تھے پہلے ہی سے اللہ تعالے نے فرعون اور اُسکی قوم پر لعنت کی اُن عنائیونمین سے ایک یہ ہی کہ فرعون نے سوال کیا کہ تمہارا رب کون ہی تو اُسکو ظاہر نشانیون سے جواب دیا اسواسطے کہ ذات کی معرفت جنکو ممکن ہو وہ تہوڑے لوگ ہین اور احکام آلہی عام ہین سب کے واسطے اور معجزہ طلب کیا تو عصا اژدہا بنگیا اور ہاتہ نکالا تو ید سفیدا تہا تو جادوگر عاجز ہوگئے اور اللہ تعالی کا امر ظاہر ہوا اور ایک اُنمین سے یہ ہی کہ فرعون نے اُنکے قتل کا ارادہ کیا تو روکا مومن آل فرعون نے اور اُنکو نصیحت کی اور سمجہایا کہ وہ اپنے ارادہ سے باز رہے اور اُنکو شک مین ڈالدیا۔ پہر اُون کے دل مین ڈالا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین اور وہ سمجہے تھے کہ جادوگر غالب ہوجائینگے اور حقیقت مین وہ تقریب تھی کہ حضرت موسے علیہ السلام کا بول بالا ہوا اور اُنکا معجزہ ظاہر ہوا اور ایک اون مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جادوگرون کو ہدایت دی کہ حضرت موسے علیہ السلام کی اطاعت کرین مقابلہ مین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حجت صریح ہوجائے اور ایک اُن مین سے یہ تہا کہ اللہ تعالی نے اُنکو مبتلا کیا نو نشانیون سے تفصیلوار جب حضرت موسے علیہ السلام دعا کرتے تھے اللہ تعالی وہ بلا دور کردیتا تہا اور جب کہتے تھے نازل کرنا نازل کرتا تہا اور ایک اُونمین سے یہ ہی کہ حضرت موسے علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دریا کیطرف جاؤ فرعون نے مع لشکر کے پیچہا کیا جب دریا پہ پہنچے اللہ تعالی نے ایک قوی ہوا کو مسلط کیا کہ اُسنے دریا کو شگاف کردیا اور بعض اُسمین سے خشک کردیا اور اُسنے ایسا تصرف کیا جیسے ابر آگے زمین مین جسوقت وہ بگڑ جاتی ہین تو بنی اسرائیل کو نجات دی اور

فرعون وجنوده فلما توجهوا تلقاء بيت المقدس
مروا على قوم يعكفون على اصنام فقال سفهائهم
ممن لم تدخل بشاشة الايمان فى قلبه
اجعل لنا الٰهاً كما لهم الٰهة وذلك لان جبلتهم
كانت فاقدة الالتفات الى الجبروت فلما
قرعهم موسى عليه السلام بقوارع المواعظ
طلبوا شبحاً الجبروت يلتفتون اليها فى ضمنه
فحرفهم موسى عليه السلام الحق وفضح مقالتهم
فارتدعوا بالقسر وسكتوا على شك فى امرهم
فتفطن السامرى منهم ذلك ففعل بهم ما
فعل ثم ان الله وعد موسى عليه السلام ان
يناجيه فى البقعة المباركة يعطيه الالواح
والاحكام اما خصوص البقعة فالاجتماع روحانيات
الملائكة هنالك واندرست الاخبار المبينة
لوجه الاجتماع واما ما يرجع الى موسى عليه
السلام فانه اعتكف هنالك وتجرد لذكر
الله وتشبه بالملكوت ولما راى الموضع
الذى تجلى الله فيه انقاد لتلك الحالة واهتزلها
فاعطى الله موسى عليه السلام الالواح فى
نسختها هدى ورحمة يعنى المواعظ و
ايام الله وصفاته و باهر افعاله وكان
جوهر الالواح من زمرد الجنة اى من جوهر
شبيه الزمرد اوجده الله بقول كن من
غير سبب عنصرى واضل السامرى بنى اسرائيل
بعد موسى عليه السلام بان القى قبضة

اور فرعون اور اُسکے لشکر کو ہلاک کیا پھر جب بیت المقدس کو
چلے تو ایک ایسی قوم پر گذر ہی کہ وہ بت پرستی کرتی تھی تو بنی
اسرائیل کے بعض احمقوں نے جنکے دل میں بشاشت ایمان کی نہ
نہ داخل ہوئی تھی کہا کہ ہمارے واسطے بہی ایک خدا بنادے جیسے انکے
کے خدا ہیں اور یہ امر اسلئے تہا کہ اُنکی جبلت کو جبروت کیطرف التفات
نہ تہا پھر جب حضرت موسیٰ نے اُن کو نصیحتوں کے عصاؤں سے
مارا تو اُنہوں نے ایک ایسا قالب جبروت کا طلب کیا جس کے
ضمن میں جبروت کیطرف التفات کریں پھر معلوم کرایا اُنکو
حضرت موسیٰ عم نے حق اور اُنکی گفتگو کی فضیحت کی تو وہ باز رہے
زبردستی سے اور خاموش ہوئے حالت شک میں اور سامری جان گیا
اوسمیں سے پھر سامری نے جو کیا سو کیا پھر اللہ نے حضرت موسیٰ سے وعدہ
کیا کہ وہ مناجات کریں اُس سے جائے مبارک میں اور اُنکو توریت اور
احکام دیں سو خصوصیت جائے مبارک کی اسواسطے ہوئی کہ وہاں روحانیات
ملائکہ جمع ہیں اور اُنکے اجتماع سے اخبار مبینہ ناپید ہوگئی ہے لیکن جو حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے رجوع کریں تو اُنہوں نے وہاں اعتکاف کیا اور
تنہا ہو کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور ملکوت سے مشابہت پیدا کی اور جب
اوس جگہ کو دیکھا جہاں اللہ تعالیٰ نے تجلی کی اوس حالت کے مطیع ہوئے
اور خوش ہو گئے اللہ تعالیٰ نے اُنکو لوحیں دیں جن میں ہدایت
اور رحمت تھی یعنے نصیحتیں اور نعمتیں اور اُس کی صفتیں
اور اوس کے افعال ظاہر اور لوحوں کا جوہر جنت کے زمرد کا تہا
یعنے ایسے جوہر سے تہا کہ زمرد سے مشابہ ہو کہ اللہ تعالیٰ
نے اوس کو کن کہکر ایجاد کیا تہا کسی عناصر کے سبب
سے نہ کیا تہا اور یہاں سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ
کر دیا بعد جانے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس
طور سے کہ ایک مٹھی خاک ڈالی

من اثر الروح التی من خاصیتها ان لا تمر علی شئ الا عادت الیه حیوۃ مناسبته له فی صورۃ العجل وذلك فی الحقیقه رحمة بصالحی بنی اسرائیل وتوفیر علی سفهائهم ما استعد واله وذلك لان قوسا منهم کانوا دجالین بالطبع انقاد والتعبد غیر الله وکان تظهر علیهم فلتأت کفرهم وقتًا فوقتًا فاراد الله ان ینقی بنی اسرائیل منهم ولانهم کانوا بحیث ان ابقوا فی الدنیا لم یتخلصوا الی حقیقة الایمان قط لمنع طبائعهم الارضیة عن ذلك فکان خیرهم ان یقتلوا علی حالة الانقیاد لتترقی نفوسهم فی البرزخ فدعی موسی علیه السلام السامری وکشف الاشکال ودعی علیه ومن عنایة الله تعالی بموسی علیه السلام ان قومًا طعنوه بالاُدْرة لانه کان یستتر عند الغسل استحیاء فظنوه من باب ستر العیب فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها لا یجب ان یطعن فیه وذلك انه مر علی ماء فاراد ان یغتسل فوضع ثوبه علی حجر فتدهده الحجر فی الارض حتی رآه قوم من بنی اسرائیل عریانا وشهدوا ببراءته عن الادرة ولما رای موسی علیه السلام ان العنایة توجهت الیه اتم توجه وانه قد حصل له تشبه قوی بالملاء الاعلی سال الله ان یریه جهرة ای یری نوربانیه تحدث النفس الکلیة فی طائفة من العنصر الخامس وتصور فیه

روح کی جس کی خاصیت یہ تہی کہ جس شئے پر گذرے اوسکو اس کی مناسب کی حیات ملجائے بچہڑے کی صورت مین اور یہ حقیقت مین بنی اسرائیل کے نیک بختون کے حق مین رحمت تہی اور ان کے احمقون کے واسطے توفیر تہی جس کے مستعد تہے اس واسطے کہ اونمین ایسے ہی لوگ تہے جن کی طبیعتین دجال کی تہین کہ مطیع ہوئے غیر اللہ کی عبادت کے اور انپر کفر کے وہم گذرتے وقتًا فوقتًا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو پاک کردے اونسے کیونکہ وہ ایسے تہے کہ اگر دنیا مین رہتے بہی تو ایمان کی حقیقت کو کبہی نہ پہنچتے کہ انکی طبیعتین ارضیہ اس سے روکتین اونکے حق مین یہی بہتر تہا کہ حالت اطاعت مین قتل ہون کہ عالم برزخ مین ان کی ترقی ہو تو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے سامری کو بلایا اور اوس سے دریافت کیا اور اوسکو بد دعا دی اور اللہ تعالیٰ کی حضرت موسےٰ علیہ السلام پر عنایتون مین سے ایک یہ ہے کہ اون کو ایک قوم اُدرہ کی بیماری کا طعنہ دیتی تہی اس لئے کہ وہ اپنا بدن چہپاتے غسل کے وقت حیا کے سبب وہ لوگ جانتے تہے کہ بیماری کے سبب چہپاتے ہین تو اللہ تعالےٰ نے اونکو اوس سے بہی بری کیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی آبرو والے تہے اللہ تعالیٰ نہین چاہتا تہا کہ کوئی انکو طعنہ دے اور یہ اسطور ہوا کہ وہ پانی پر گئے ارادہ کیا غسل کرین کپڑے اتار کر پتہر پر رکہے پتہر کپڑے لیکے لڑکا اسقوم نے اونکو برہنہ دیکہہ لیا اور انکی اُس بیماری سے برائت کی گواہی دی اور جب حضرت موسےٰ نے اپنی حال پر کمال عنایت متوجہ دیکہی اور سمجہی کہ قوائی ملاء اعلیٰ سے تشبہ حاصل ہو گیا اللہ سے سوال کیا کہ وہ ظاہر دکہائی دے یعنے اُسکا نور اسطور سے کہ دیکہے نفس کلیہ عنصر خامس مین سے کچہہ اور تصور کرے اسمین کہ

ادرہ بیماری ... خصیتین بڑہ جاتے ہین ۱۲

جسما نورانيا يحاكي مبلغ معرفة موسى عليه السلام بربه فيكون روحه تعريف الحق نفسه الى موسى عليه السلام وجسمه من عالم الملاء الاعلى ويكون الاختلاط بين الروح والجسم ان يصدق نسبة حالة كل واحد منهما الى الآخر كالجسم الاخروي هذا معنى قوله ارني انظر اليك وما صدر هذا من موسى عليه السلام الا لمعرفته بتصرفات النفس الاولى اذا اعتنت بهداية احد من المحبوبين كما كان له عند شوقه من النار ولكن كان موسى عليه السلام في بدء الامر اعطي التوجه الى الحق ولم يعط التصرف في الخلق بالحق فتجلى له الحق يومئذ بنار لحدة مزاجه ولم تحرق ولو تجلى اليوم تجلى بنار محرقة لايماسها شئ الا تلف لانه صورة موسى عليه السلام في مرآة الحق فعرف موسى عليه السلام ان الله لا يتجلى لشئ الا بصورته في مرآة الحق فيكون هو بحسب استعداده موجبا لصورته في الحق و حاشا منصب الرسالة ان يجهل مثل هذه المعرفة ولم يعرف انه اليوم بحالة لو تجلى الله بصورته تلف جسده وان بقاءه فراد رحمة بالناس فرحمه الله وتجلى له على جبل فاندق الجبل فخر موسى صعقا فلما افاق انكشف عليه الدقيقة وتاب الى الله ان يسأل بلسانه مالا يلائم استعداده وطلب قوم موسى عليه السلام ما طلب موسى سلام الله عليه لانعكاس حاله

جسم نورانی ہی کہ یاد دلاتا ہی اندازہ حضرت موسی علیہ السلام کی معرفت کا جو اپنی رب کے رکھتے ہین کہ ہووے روح اُس کی تعریف حق نفس اُسکا طرف موسی علیہ السلام کی اور جسم اُنکا ملاء اعلے کے عالم سے اور روح وجسم مین اختلاط ہوجاے کہ صادق آئے اُن دونون کی حالت ایک دوسرے پیسے مانند جسم آخرت کی تو یہ معنے ہین ارنی انظر الیک کے اور یہ بات حضرت موسی علیہ السلام سے اسواسطے صادر ہوئی کہ انکو معرفت تھی نفس اُولی کے تصرفات کی جب وہ ارادہ کرے ہدایت کا کسی کے محبوبون مین سے جیسا کہ اُنکے واسطے آگ کے شوق کے وقت تہا لیکن حضرت موسی علیہ السلام کو ابتدا اُسے حق کی توجہ دیگئی تھی اور نہ عطا ہوا تہا خلقت مین تصرف بالحق تو تجلی کی اُسروز حق نے آگ کے ساتہ اُنکی مزاج کی تیزی کے سبب اور اُنکو نہ جلایا اُس آگ نے اور اگر آج تجلی کرتا ساتہ آگ جلانیوالی کے تو اُسے جو چیز چہوتی تلف ہوجاتی اسواسطے کہ حضرت موسی علیہ السلام کیصورت حق کے آئینہ مین تھے تو پہچان لیا انہون نے کہ اللہ نہین تجلی کرتا کسی شئ کیواسطے مگر اُس شئ کیصورت مین حق کے آئینہ مین تو وہی تھی بموجب اپنی استعداد کی حق کی آئینہ مین اور حاشا کہ منصب رسالت کو اس معرفت سی جہل ہو اور نہ جانی وہ کہ آج ایسی حالت مین ہین کہ اگر تجلی کری انکی صورت مین تو تلف ہوجائیگا جسم انکا اور انکے باقی زندہ رکہنے سے مراد ہی لوگون پر رحمت کرنی تو اللہ نے رحم کیا اور تجلی کی انکیواسطے پہاڑ پر تو پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور حضرت موسی بیہوش ہوکر گر پڑے پھر جب ہوش آیا اور حقیقت معلوم ہوا اللہ سے توبہ کی کہ وہ ہی اللہ تعالی سی سوال کرین جسکی استعداد نہ رکہتی ہون اور حضرت موسی کی قوم نے بہی وہی طلب کیا جو انہون نے کیا اس سبب سے کیا کہ

اطلاع اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کے حرف حرف کی اسوقت سے رجسٹری کرائی ہے کوئی صاحب بلا اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو مترجم یا محشی کرکے طبع نکرے ورنہ حسب قانون سرکاری مواخذہ ہوگا۔

شوقية الى مظاهر النفس الكلية منه في قلوبهم فتجلى
الحق في صورة صاعقة فاتلفهم ثم احياهم رحمة
بموسى عليه السلام ثم امرهم ان يسكنوا الارض المقدسة
واقطعها لهم وكان تغلب عليها قوم من الجبارين فامروا
بالجهاد ووعدوا النصرة فاتخذ موسى عليه السلام
من كل سبط نقيبا يتعرف اخبارهم ويامرهم و
ينهاهم ويتميز عندهم منازل القوم في اخلاقهم و
بعثهم عيونا الى الجبارين فاخبر رجلان بما يشجعهم و
سائرهم بما يفشلهم فرحم هذين واتخذهما صديقين
خليفتين وغضب على هؤلاء فاهلكهم فلما اختلفت
الاخبار جبنت بنو اسرائيل عن مقاومتهم فعاتبهم الله
بان اضلهم في التيه مدة وسنة لا يهتدون سبيلا فاعوزهم
الزاد فدعى موسى عليه السلام بجهد همته فرزقهم
الله المن والسلوى رزقا دبره بقبض الاسباب وبسطها
وجعل لهم سحابا غليظا يشبه الظلمة تقيهم الشمس
ونارا مضيئة شبه العمود تكفيهم عن المشاعل والسرج
وبارك في ثيابهم فصارت لا تتسخ ولا تبلى وكل ذلك
تصرف في مادة السحاب والبرق ولها نظائر في الطبيعة وكان
موسى يلهم في قلبه فيضرب في حجر هو اقرب الاحجار استعدادا
لينبوع الماء فينصدع ويخرج منه الماء ويجعل اثنا
عشر ينبوعا بعدد الاسباط وكان في الجبارين رجل
تعلم علوم الانبياء وحفظ كتبهم فاطاع الشيطان
ومال الى الدنيا فامرهم بادخال البغايا على بني اسرائيل
ليكثر فيهم الفجور فتذهب البركة وتشتت العناية
فكان العناية وان كانت من محبوبية موسى وهارون عليهما السلام

کہ مظاہر نفس کلیہ وہ حالت شوقیہ منعکس ہوئی اُن کے دلون
مین تو حق نے تجلی کی صاعقہ کی صورت مین وہ ہلاک ہو گئے
پھر اُنکو زندہ کیا حضرت موسیٰؑ پر رحمت کی وجہ سے پھر اُنکو
امر کیا کہ زمین مقدسہ مین سکونت کرین اور قطع کئے واسطے
اُنکے اور اُس مین پر جبارین کا قبضہ تہا تو جہاد کا حکم کیا اور مدد گاری
کا وعدہ کیا حضرت موسےٰؑ نے ہر سبط پر ایک سردار مقرر
کیا کہ وہ اُنکی خبر رکہین اور اُنکو امر اور نہی کرین اور ہر ایک کے
رتبہ کے تمیز کری اُنکے اخلاق کی اور اُنکو بہیجا جاسوس کر کے
جبارین مین تو دو شخصون نے تو ایسی خبر دی جس سے نبی اسرائیل
کی شجاعت بڑہی اور باقی نے ایسی کہ جس سے وہ ڈہ گئے
اور بد دل ہو گئے اللہ تعالے نے اُن دو پر رحم کیا اُن دو کو صدیق کیا
اور خلیفہ کیا اور اُن باقی پر غضب ہوا اور اُنکو ہلاک کیا پھر جب مختلف
ہوئین خبرین نامرد ہو گئے نبی اسرائیل جبارین کے مقابلے مین اللہ تعالیٰ
نے اُن پر عتاب کیا کہ اُنکو رستہ بہلا دیا خوفناک تھے کہ کسیطرف رستہ
نملتا تہا اور زاد راہ کچھ نہ باقی رہا حضرت موسےٰؑ نے اپنی کوشش ہمت
سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اُنکو من سلوی دیا ایسا رزق جسکی تدبیر قبض وبسط
اسباب سے کی ایک ابر مقرر کیا گہیرا کہ وہ سائے کے مشابہ تھا اُنکو دہوپ سے
بچاتا تہا اور ایک آگ روشن مانند ستون کے کہ بجائے مشعل اور چراغون
کے تہی اور اُنکے کپڑون مین برکت دی کہ نہ پرانے ہوتے تھے اور نہ میلے اور یہ سب
تصرف ابر اور بجلی کے مادہ مین تہا اور اسکے لئے نظیرین ہین علم طبیعی مین
اور حضرت موسےٰؑ کو الہام ہوتا تھا وہ ایک پتھر کو مار جو چشمہ پانی
کے قابل ہو تو وہ پہٹ جاتا تو اُسمین سے پانی جاری ہو جاتا اور اُس مین
بارہ ۱۲ چشمے کر دیتے موافق عدد بارہ ۱۲ گروہ نبی اسرائیل کے اور جبارین مین
ایک شخص علوم انبیا جانتا تہا اور اُنکی کتابین یاد رکہتا تہا تو اُسکو
شیطان نے گمراہ کر دیا اور دنیا کا طالب بنا اُسنے حکم کیا کہ نبی اسرائیل

[illegible]

تقتضی النصرۃ ولکن لغلبۃ الفجور فیہم تقتضی الخذلان فوفق موسی علیہ السلام لاخراج البغاۃ فقاتلوا الجبابرۃ ففتح اللہ علیہم تلک الدیار واسکنہم فیہا لا یزعجہم عنہا مزعج الا جزاء اعمالہم جعلہم ملوکا فی الارض فی رغد عیش وجمیع شملہم موسی علیہ السلام یعلمہم التوریۃ ویعظہم ویزکیہم ویقیم فیہم الحدود ویاخذ للمظلوم من الظالم وکذلک صنع اللہ بالمحبوبین من عبادہ یسہل علیہم الدنیا ویجعل لہم لسان صدق وقبولا فی الناس فلو ان قوما اجتمعوا علی التوکل علی اللہ والانقیاد والامرۃ من غیر تردد ولا تشتت عزیمۃ رزقہم اللہ من عندہ وبارک فی زروعہم ومواشیہم واکسابہم ثم ان اللہ علم موسی علیہ السلام فی جملۃ ما علمہ صنعۃ الکیمیاء فبلغت قارون وکان ابن عم موسی علیہ السلام فاتری ثم طغی وبغی ونسی المبدا والمنتہی وکان فرعونا من الفراعنۃ فنہاہ موسی علیہ السلام فلم یزدجر فحقد واتہمہ بالبغایا فدعی موسی علیہ السلام علیہ بجمیع ہمتہ فخسف اللہ بہ وبدارہ الارض وہذا آیۃ من آیات اللہ لیعرف الناس ان المتکبر علی انبیاء اللہ تعالی والحاقد لہم والمطمئن بالحیوۃ الدنیا والناسی لحق اللہ تعالی ماذا یفعل بہم واللہ تعالی یختار من انواع العذاب ما ہو اقرب یومئذ الی الاسباب الطبیعیۃ وکان خسف دارہ اقرب یومئذ من سائر التعذیبات وکان عند موسی علیہ السلام انہ اعلم الناس فتوقف فی طلب الزیادۃ فاراد اللہ واقعۃ یحرضہ علی طلب الزیادۃ کما اکتفی فی حق نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالامر فقال وقل رب زدنی علما وذلک لان النفس اذا انقطع الحرص بصورۃ الوقت وتمثل

کی مددگاری کی مقتضی تھی لیکن اُنمین جو فسق و فجور ہوا وہ اُنکی خذلان کا مقتضی ہوا پھر حضرت موسی علیہ السلام کو توفیق دی کہ بدکار و نکو نکالدین اُنسے لڑائی لڑی اللہ تعالی نے حضرت موسی ؑ کو فتح دی اور وہ ملک اُونکی قبضہ مین آگیا اور چین سے رہنے سہنے لگی کوئی اُنکو وہان سے نکالنے والا نہ تہا اُنکے اعمال کی جزا کے سوا اور اُنکو بادشاہ بنا دیا بہت اچھیطرح بڑی عیش مین تھی اور حضرت موسی علیہ السلام اُنکو توریت کی تعلیم دیتی تہے اور وعظ کرتے تھی اور اُنکا تزکیہ کرتے تھی اور حدود شرعی جاری تہین ظالم سے مظلوم کا عوض لیاجاتا تہا اور اسیطرح کیا ہی اللہ تعالی نے اپنی محبوب بندون سے اُون پر دنیا آسان کردی ہی اور اُنکو سچا اور مقبول کیا خلقت کا پس اگر کسی قوم نے اللہ تعالی پر توکل کیا اور اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی بے تردد و پریشانی کے قصداً اللہ تعالی نے اپنی پاس سے اُنکو رزق دیا اور برکت دی اُنکی کہیتیون مین اور چارپایونمین اور کسبونمین پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو جو علم سکہائے تھی اونمین علم کیمیا بہی سکہایا تہا یہ قارون کو معلوم ہوگیا اور وہ اُنکے چچا کا بیٹا تہا اونی سیکہہ کر سرکشی کی اور بغاوت کی اور اول و آخر کو بہول گیا اور فرعونون مین سے ایک فرعون ہوگیا حضرت موسی ؑ نے اُسکو منع کیا یہ نمانا اور کینہ کرنے لگا اور زنا کی تہمت لگائی تو حضرت موسی ؑ نے بد دعا کی اپنی کوشش ہمت سے اللہ تعالی نے اُسکو اور اُسکے گہر کو زمین مین دہسا دیا اور یہ ایک نشانی ہی اللہ تعالی کی نشانیون سے کہ لوگ جان لین کہ جو اللہ تعالی کے نبیون سے تکبر و سرکشی کرتا ہی اور اُنسے کینہ و دشمنی رکہتا ہے اور دنیا کی زندگی کا بہروسہ کرتا ہی اور حق کو بہول جاتا ہی اللہ تعالی اُسکے ساتہ کیا کیا کرتا ہی اور اللہ تعالی انواع عذاب سے وہ عذاب لیتا ہی جو اُسدن اسباب طبیعیہ سے بہت قریب ہو تو اُسروز اُسکو اور اُسکے گہر کو زمین مین دہسانا بہت قریب تہا اور حضرت موسی ؑ کے عندیہ مین تہا کہ مجکو

عندہ علوم یقتضیہا ذلک التجلی فانہ ربما لا یعرف
غیر تلک العلوم لا نفیا و لا اثباتا بل یذہل عنہا
ذہولا بسیطا و ہکذا یترقی طورا بعد طور الی ما شاء
اللہ و لا یکون للمحبوب فی الاکثر قلق و لا شوق مفرط
و بالجملۃ فقام موسی علیہ السلام ذات یوم خطیبا
یعلم الناس مما علمہ اللہ حتی بہر قلوب الحاضرین
فسألہ سائل ہل تجد یا موسی اعلم منک قال لا
اجد فاوحی اللہ بلی عبدنا خضر ہو اعلم منک یعنی فی
علم التدبیر الالہی فی خاصۃ الاوقات و الصیرورۃ
کالجارحۃ لہ اذا اراد اتمام شیء من التدبیر کما
ان موسی علیہ السلام اعلم منہ فی علم النوامیس
الکلیۃ و الشرائع المضروبۃ علی عموم الناس و فی
الصیرورۃ جارحۃ للہ فی اقامۃ الدین فسأل
موسی علیہ السلام السبیل الیہ فنفث فی روعہ
ان السبیل الیہ ہو الحوت المملوح و لم یعرف
وجہ دلالتہا علی خضر فخرج موسی علیہ السلام
و فتاہ یوشع یلتمسانہ و حملا اقراصا من شعیر
و حوتا مملوحا فی زنبیل فمشیا حتی بلغا صخرۃ
فنام موسی علیہ السلام عندہا من تعب اصابہ
و جلس یوشع یتوضأ فقطر الماء علی الحوت و
سری فیہا الحیوۃ فوقعت فی البحر و ظہر طریق
یابس فی ممرہا و ذلک لان للماء خاصیۃ فی احیاء
الحیوانات المائیۃ فبولغ فی تلک الخاصیۃ
فوجد الخضر اتبلک الایۃ فکان من امرہما انہ
اراہ ثلث وقائع مما یکون اللہ دبرہا تقریبا او اصلاحا

اور پہر علوم جو مقتضی اس تجلی کے ہون تو وہ اکثر اوقات نہین پہچانتا
سوائے اُن علوم کو نہ از روئے نفی نہ از جہت اثبات اور مطلق بہول
جاتا ہے اور ایسے طور ترقی کرتا جاتا ہے ایک طور پر بعد ایک طور
کے جہانتک جسقدر اللہ تعالی چاہے اور محبوب کیواسطے اکثر تو قلق نہین
ہوتا اور نہ شوق افراط تو غرض حضرت موسی ع ایک روز کہڑے
ہوئے خطبہ پڑہ رہے تہے لوگونکو تعلیم کر رہے تہے وہ جو اللہ نے
انکو تعلیم کیا تہا لوگونکے دلونمین اثر ہو رہا تہا اور تعجب مین تہے
اسوقت ایک سائل نے سوال کیا کہ یا موسی تم سے زیادہ
کوئی عالم ہے انہون نے فرمایا مین نہین دیکہتا پس اللہ نے وحی کی
ہان تم سے زیادہ عالم ہمارا ایک بندہ خضر ہے کہ تم سے زیادہ جانتا
ہے یعنے علم تدبیر الٰہی خاص خاص وقتونمین اور اسکے ہاتھ ہو جاتے ہیں
جسوقت کچہہ تدبیر مین سے پورا کرنا چاہے جسطور حضرت موسیٰ
اُس سے زیادہ جانتے ہین احکام کلیہ اور شریعت کو جو عموم
خلقت پر ہے اور ہاتہ ہین اللہ تعالی کے دین قایم کرنیکے تو سوال
کیا حضرت موسیٰ نے کہ اوس سے کسطور ملاقات ہو تو انکے
دل مین ڈالدیا کہ اوسکی طرف رستہ بتانیوالی وہ مچھلی ہے نمک
لگی ہوئی اور حضرت موسی ع نہ پہچانتے تہے کہ وہ مچھلی خضر کا
رستہ کیونکر بتا دیگی پہر روانہ ہوئے حضرت موسی ع اور انکے
ایک جوان یوشع خضر کے ڈہونڈہنے کو اور جو کی روٹیان اور
مچھلی نمک لگی ہوئی زنبیل مین رکھ لی تو پہنچے ایک بڑے پتھر
پر تو حضرت موسیٰ تو اُسکے قریب سو گئے کہ تہکے ہوئے تہے اور یوشع
وضو کرنیکو بیٹھ گئے تو پانی کی بوند جو اُس مچھلی پر پڑی اُسمین
جان آگئی وہ دریا مین گر پڑی اور جہان سے وہ مچھلی دریا مین گئی
ایک سوکہا رستہ ظاہر ہو گیا اور یہ امر اسواسطے ہوا کہ پانی مین
خاصیت ہے کہ زندہ کر دیتا ہے پانی کے جانورونکو اُس خاصیت

برکت دی گئی تو ملاقات ہو گئی دونونکی خضر سے اُس پتہ سے اب اُن دونونکا حال یہ ہے کہ خضر نے انکو تین واقعہ دکہائے انمین سے جو اللہ نے تقریب کئے تھے یا اصلاح

اطلاع — اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کی حرف بحرف کی اسغرض سے رجسٹری کرائی ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو مشرح یا محشی کرکے طبع نفرماوین ورنہ حسب قانون گورنمنٹ مواخذہ ہوگا

فی خلقه فجعل عبدا من عباده جارحة من
جوارح الحق فی اتمام الفعل المراد والنوامیس موها
علی الاحکام الکلیة ومظان الحکم والتقریبات
امرها علی المصالح الجزئیة والقضاء فی کل وقت
بما یناسبه وهی من ادق العلوم ولا یعلمها الا من
یصیر من جوارح الحق فیعلم سر تلک الواقعة
بعینها وکان موسی علیه السلام ذهل عن هذا
العلم مرارا حین طلب الرؤیة وحین استغفر
من قتل القبطی وحین حاج آدم علیهما السلام
وان کان من اعلم الناس بالنوامیس فکان من
حکمة الله ان یریه مثل ما وقع له فانتزع لوحا
من السفینة حذرا من ان یغصبه الملک الجائر
وحفظ الله السفینة من الغرق بان جعل الموج کلما
مر بالسفینة اشتد سیره فلم یخرق سطح الماء
وقتل نفسا بغیر نفس لانها طبعت کافرة ولو عاشت
لظهرت علیها احکام الجبلة لارهق ابویه طغیانا او
کفرا فابدلهما الله خیرا واقام الجدار حفظا للمال
الذی اودعه العبد الصالح المحبق ومن الوقائع العظیمة
فی ایام موسی علیه السلام ان الله اراد رحمة
بالغلام البار باهله لان اباه اودعه من الله فکفل
الله امره فی صباه حتی اذا بلغ اشده اراد ان یتم
نعمته واراد جزاء الذی قتل قریبه بان یحرمه
المیراث ویفضحه ویقتله بالقصاص واراد رحمة
بنی اسرائیل لیعلموا ان امر الله وعده بالبعث
حق وان موسی علیه السلام وان امرهما یکون

خلق کے تو کہ اپنی بندون مین سے ایک بندہ کو حق کا ہاتہ بنادیا
تہا واسطے پورا کرنیکے اُس احکام فعل کے جسکا ارادہ کیا تہا
اوسکو شریعت تو احکام کلیہ پر اور موقعون پر حکم کی ہوتی ہی
اور تقریبات مصلحتون جزئیہ پر ہوتی ہی اور قضا ہر وقت جو
اُسکے مناسب ہو اور یہ باتین سب علمونسے بہت دقیق ہین اور
انکو وہی جانتا ہی جو اللہ کے اعضا ہو جاے تو اس واقعہ کا
اسرار بعینہ جانے اور حضرت موسیٰ اُس سے غافل ہو گئی کئی بار
جسوقت کہ رویت طلب کی اور جب قبطی کے قتل سے توبہ کی
اور جب حضرت آدم علیہما السلام سے حجت کی اگرچہ احکام شریعت
سے بہت خوب واقف تھے اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اُنکو بھی
بھی دکھای جو اُنکے واسطے واقع ہوا تو خضر نے کشتی کا تختہ
توڑ ڈالا کہ ظالم بادشاہ چہین نہ لے اور اللہ تعالیٰ نے کشتی کی نگہبانی
کی ڈوبی نہین اسطور کہ جب موج کشتی پر آتی تہی اُسکی چال سخت
ہو جاتی تہی تو پانی کے سطح پر چہٹتی نہ تھی اور پہر ایک لڑکے کو قتل کر ڈالا
بے قصاص کے اس لئے کہ اس کی جبلت مین کفر تھا وہ زندہ رہتا
تو اس سے احکام جبلت کے ظاہر ہوتے خونریزی کرتا ماں باپ کی۔
اپنی سرکشی اور کفر کے سبب تو اللہ تعالیٰ نے اُنکو اچہا بدلا دیا اور دیوار
اُٹھائی واسطے حفاظت اُس مال کے جسکو ایک بندہ نیکبخت مجذوب نے امانت
رکھا تہا اور بڑے واقعون مین سے جو حضرت موسیٰ کے زمانہ مین ہوئے یہ ہی کہ
اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے پر جو اپنی ماں کی بہت فرمانبرداری کرتا تھا رحمت
کرنی چاہی اسواسطے کہ اُسکے باپ نے اللہ کو سونپ دیا تہا اُسکو تو اللہ
نے اُسکی لڑکپن مین کفالت کی یہانتک کہ وہ بالغ ہوا ارادہ کیا کہ
اپنی نعمت پوری کرے اور ارادہ کیا کہ اُسکو جزا دے جسنے اپنی قریبیون مین سے
کسیکو مار ڈالا تہا کہ اوسکو ورثہ نہ پہنچے اور اُسکی رسوائی ہو اور وہ قصاص
مین مار ڈالا جاے اور بنی اسرائیل پر رحمت یہ کی کہ وہ جان لین کہ اللہ کا

[illegible]

اطلاع اس کتاب کے اصول و ترجمہ کے جملہ حقوق بحق مصنف رجسٹری کرائی ہی کہ کوئی صاحب بلا اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو شرح
یا مختصر کرکے طبع نفرماوین ورنہ حسب قانون سرکاری مواخذہ ہوگا۔

بعیدا فی الظاهر یجب امتثال امره اذ تحته سر لم ینکشف بعد و ان تشاح والتعمق فی امر الله سوء ادب فاتم الله بتلک العنایات الواقعة للعلوه ولما توفی الله موسی علیه السلام الی رحمته ساس بنی اسرائیل سیاسة حسنة فبعث فیهم الانبیاء ینذرونهم ویبشرونهم ویذکرونهم ویامرونهم وینهونهم وذلک من الاستطاعة المیسرة فمنهم من کان ملکا کیوشع علیه السلام ومنهم من کان حبرا کاشعیا والیسع وشمویل علیهم السلام ومنهم من کان راهبا قوی الریاضة کالیاس علیه السلام وذلک لاقتضاء المصلحة وانتخاب الاقرب والاسهل فی کل وقت والانبیاء علیهم السلام بنو علات ابوهم واحد وهو التربیة الالهیة والمناسبة بالنبوة وامهاتهم شتی وهی الاستعدادات الوهبیة والکسبیه وکانوا کلما اطاعوا التوریة واقاموها بارک الله لهم وکلما عصوها انتقم منهم وکلما احاط بهم داهیة الهمهم حیلة النجاة وهی السیاسة الالهیة ان لم یمنع مانع والله اعلم بالصواب

تاویل احادیث شمویل وداؤد وسلیمان ویونس علیهما السلام

کان الله تعالی اخبر فی التوریة ان بنی اسرائیل سیعلون فی الارض ویفسدون ویکفرون مرتین ففی کل مرة یبعث علیهم عبادا اولی باس شدید فجاسوا خلال الدیار فلما جاء وعد

اگرچہ ظاہر مین بعید ہے کیونکہ اوسمین اسرار ہے کہ وہ کہلا نہین اور جان لینے کے اللہ تعالی کے امر مین سختی اور غور بےادبی ہے تو اللہ تعالی نے پوراکیا اُن عنایتون کے رو سے وہ واقعہ معلومہ اور جب وفات پائی حضرت موسی علیہ السلام نے حفاظت کی بنی اسرائیل کی اچہی طرح کہ انہین نبی بہیجے وہ ڈراتے تھے اور بشارت دیتے تھے اُنکو اور سمجہاتے تھے اور امر ونہی سب کرتے تھے اور یہ سب باندازہ قدرت اور آسانی سے تو اِن مین کوئی تو بادشاہ تھا جیسے یوشع علیہ السلام اور کوئی عالم تہا جیسے اشعیا اور یسع اور شمویل علیہم السلام اور کوئی انمین زاہد قوی الریاضت تھا جیسے الیاس علیہ السلام اور یہ سب اقتضائے مصلحت سے تہا اور انتخاب اقرب اور اسہل سے ہر وقت اور انبیا علیہم السلام بنو علات تھے اون کا باپ ایک تہا اور یہ ترتیب آلہیہ تھی نبوت کے مناسب اور مائین جدا جدا اور یہ استعدادین وہبیہ اور کسبیہ تہین اور یہ جب تک توریت کے اطاعت کرتے تھے اللہ تعالے انکو برکت کرتا تہا اور جب نافرمانی کرتے تھے انتقام لیتا تھا اُن سے اور جب ان پہ کوئی بلا آتی اوسکی نجات کے واسطے ان کے دل مین حیلہ ڈال دیتا اور یہ سیاست آلہیہ ہے جو کوئی امر مانع نہو واللہ اعلم

تاویل احادیث شمویل وداؤد وسلیمان ویونس علیہم السلام

اللہ تعالے نے توریت مین خبر دی تہی کہ بنی اسرائیل سرکشی کرین گے اور کفر اور فساد کرین گے دو مرتبہ اور ہر مرتبہ ان پر بہیجے جائین گے بندے اولو باس شدید یعنے بڑے شجاع وسخت تکلیف دینے والے پس جب پہلا وعدہ ہوا تو اُن پر جالوت

تاویل احادیث شمویل وداؤد وسلیمان ویونس علیہم السلام

اولیہم لما عصوا احکام التوریۃ فقیض علیہم جالوت فقتل منہم وسبی وسلب التابوت الذی فیہ تبرکات ال موسی وھارون فحزنوا وتابوا ورجعوا الی نبیہم شمویل علیہ السلام وطلبوا ملکا لانہم علموا ان مقاتلۃ الاعادی وہم جمع کثیر لا یمکن الا باجتماع الرای وتصدی رجل لاقامۃ مصالح الملک ویجب فی حکمۃ اللہ ان یدفع الکافرین بما شاء ولکن دفعہم بان یلہم المؤمنین ان یجاھدوا ویثبتہم ویشجعہم ویسلطہم علی من عاداہم اقرب تقریب واوفقہ بالمصالح الطبیعیۃ فکان فی تلک الواقعۃ عنایات من اللہ منہا انہ لما قام طالوت ملکا طعنوا فیہ بانہ لیس لہ سابقۃ فی الملک ولا فی السعۃ فکشف النبی شمویل علیہ السلام شبہتہم بانہ یجب الانقیاد لالہام اللہ فیما دبرہ فی خلقہ فلم ینفعہم فاظہر اللہ اٰیۃ یطمئنون بہا وھی ان یاتیہم التابوت فیہ برکات ال موسی وال ھارون تحملہ الملائکۃ و ذلک انہم ابتلوا بالمصائب من القحط والتشاجر فیما بینہم فالہمت الملائکۃ انما ابتلوا لاجل التابوت فلم یزالوا ینحونہ عنہم قریۃ بعد قریۃ حتی وصلوہ الی ما یلی دیار بنی اسرائیل فحملوہ علی عجلۃ ووجہوہا الی بنی اسرائیل اضرارا بہم وکان فی الحقیقۃ تقریبا لہم فلما اتاہم التابوت من غیر سعی منہم کانت اٰیتہم فاستانسوا بتبرکات موسی وھارون علیہما السلام وافیض فی ضمن ھذا الاستیناس السکینۃ والطمانینۃ والتصدیق بکون الملک مؤیدا من الغیب

غالب ہوا کہ اُن کو قتل کیا اور بردہ بنایا اور جس صندوق مین تبرکات آل موسی وہارون علیہم السلام تھے وہ اُن سے چھین لیا تو یہ غمگین ہوئے اور توبہ کی اور رجوع ہوئے اپنی نبی شمویل علیہ السلام سے اور بادشاہ طلب کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ لڑنے دشمنوں سے بہت لڑائی لڑنے بدون اجتماع رائے کے ممکن نہین اور ملک کی مصلحت کو ایک بادشاہ ضرور ہے اور اللہ تعالی کی حکمت مین ضرور ہی کہ کافرون کو جس سے چاہے دفع کرے لیکن دفع کیا ساتھ اس طور کے کہ مسلمانون کے دل مین ڈالدیا کہ جہاد کرین اور ثابت رہین اور شجاعت دکھائین اور اُنپر غالب آئین بہت نزدیک تقریب اور بہت موافق مصالح طبعیت کے تو اس واقعہ مین اللہ تعالی کی بہت عنایتین تہین ایک اُنہین سے یہ ہے کہ جب طالوت بادشاہ ہوا تو اوسکو طعنہ دیا کہ یہ بادشاہت مین کچھ سابقہ نہین رکھتا نہ اسکو کچھ توانگری آسودگی ہی حضرت شمویل ؑ نے انکا یہ خیال ہٹایا کہ اللہ کی الہام کی تابعداری کرو جو اوسکی تدبیر ہی اوسکی مخلوق مین انکی سمجھ مین نہ آیا تو اللہ تعالی نے ایک نشانی ظاہر کی جس سے انکو اطمینان ہوگیا کہ انکے پاس وہ صندوق جسمین تبرکات آل موسیٰ و آل ہارون تھے اونکو فرشتے اُٹھالاتے تھے آگیا اسطور سے کہ وہ دشمن مصیبتون مین مبتلا ہوگئے اونمین قحط پڑا اور جھگڑے پڑے آپسمین ملائکہ نے انکے دل مین یہ بات ڈالدی کہ اس صندوق کے سبب یہ سب مصیبتین ہین تو انہون نے اس صندوق کو اپنے ہان سے دوسرے قریہ مین نکالا وہانسے اُن قریہ والون نے اور ہین اسیطور سے ہوتے ہوتے بنی اسرائیل کے ملک کے قریب پہنچادیا اُنہون نے جلدی سے اوٹھاکر بنی اسرائیل مین پہنچایا کہ ان پر مصیبتین آئین اور حقیقت مین یہ تقریب تھے انکے واسطے تو جب وہ صندوق آگیا بدُن انکی کوشش کے تو ایک نشانی ہوئی اور

اُس صندوق کی اُنس و محبت سے اور حضرت موسیٰ و ہارون ؑ کے تبرکات سے انکو تسکین و طمانیت ہوئی اور سمجھے کہ بادشاہ کی غیب سے مدد ہے ٭

مبارکا ومنہا ان طالوت احتاج الی معرفۃ حال جندہ ومنا زلھم فی شجاعتہم وقوۃ قلبہم لیعتمد علی کل احد بما یری فیہ ولم یکن لہ سبیل الی تلک المعرفۃ الا نزعلی جناح التعجیل وھی انما یکون بعد ممارسۃ وطول تعہد فاظہر اللہ نہرا وابتلاھم بہ ونہاھم عن شرب مائۃ الا غرفۃ واحدۃ بیدہ وکان ھذا امبنعثا فی الظاہر عن التوثق وقوۃ القلب وانقیاد الطبیعۃ لما امر بہ الحکمۃ والاقتحام فی المہالک ولم یلزم منہ فی حکم العقل الشجاعۃ والانقیاد للملک ولکن اللہ نفث فی ھذہ الحادثہ برکۃ فلم تنبعث داعیۃ ھذا الانقیاد الا للکامل الشجاعۃ والانقیاد فعرف طالوت اھل الشجاعۃ والانقیاد منہم فلما برز الی الجالوت وھو فی جم غفیر وشوکۃ عظیمۃ لم یتوثق الاقلب من فطر فیہ ذلک ومنہا ان اللہ تعالی اراد بداؤد ان یکون لہ لسان صدق فی بنی اسرائیل ویتولی الملک فانطق اللہ الحجارۃ ای کشف من امرھا لما شئ علیہا کان یسمع منہا انہا آلۃ فی قتل جالوت والقی الاضطراب فی قلب طالوت حتی شرط لقاتل جالوت نصف الملک وتزویج ابنتہ ثم شجع قلب داود علیہ السلام وجعل یدہ محاذیۃ لمنا خرہ وامر الریح ان یحمل الحجارۃ الیہا فاھلک جالوت بھذا التدبیر وقضی ما اراد من نصرۃ بنی اسرائیل ودفع الکافرین ورفع شان داؤد علیہ السلام وجعلہ ملکا وکان داؤد علیہ السلام

اور بادشاہ مبارک ہے اور ایک انہیں سے یہ ہے کہ طالوت کو حاجت ہوئی اپنے لشکر کا حال معلوم کرے کہ انپر بہروسا کرے اور آزمائش تو مدت مین ہوتی ہی اور انکو جلدی تھی تو اللہ تعالی نے ایک نہر ظاہر کی وہان انکی آزمایش ہوئی کہ انکو اوسکے پانی پینے کو ایک لپ مین لیکر پینے کا حکم ہوا اور بظاہر مین ایک سبب تہا بہروسے اور قوت دل اور طبیعت کی فرمانبرداری کا اور ہلاک ہونیسے بچنے کا حکمت کے روسے اور عقل کے رو سے نہ تہا کہ اس سے شجاعت اور بادشاہ کی تابعداری معلوم ہو لیکن اللہ تعالی نے اس حادثہ مین برکت دی کہ یہ تابعداری انہی سے ہوئی جو شجاعت مین کامل تہا اور فرمانبرداری مین پورا تو طالوت نے جان لیا کہ انکی شجاعت اور تابعداری کو تو جب مقابلہ ہوا جالوت سے کہ وہ بڑے لشکر اور شان و شوکت کے ساتہ تہا انہین لوگو نکا بہروسا کیا اور ایک انہین سے یہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے چاہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل مین سچے ہون اور والی ملک ہون ایک پتھر کو گویا کر دیا کہ اوسکا حال کھلگیا جب چلے اوسپر گویا اُس سے سُن لیا کہ جالوت اِسی سے قتل ہوگا اور طالوت کے دل مین بیقراری ڈال دی کہ اوس نے شرط کی کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اوسکو آدھا ملک ملے گا اور اپنے بیٹی سے نکاح کردے گا تو اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دلیر کر دیا اور اونکے ہاتہ جالوت کے نتھنونکے مقابل کئے اور حکم کیا ہوا کو کہ پتھر کو اوپر پہنچاوے جالوت ہلاک ہوگیا اس تدبیر سے اور ہوگیا جو خدا نے چاہا تہا کہ بنی اسرائیل کی مدد کرے اور کافرونکو دفع کرے اور حضرت داؤد کی شان و شوکت بڑہا دی اور انکو بادشاہ بنا دیا اور حضرت داؤد

یعنی پیدا کرنا انکی شجاعت اور صبر کا حال معلوم کرنیکو تہا

رجلا شجاعا قويا له ملكة راسخة في سياسة
المدنية فجعله خليفة في الارض واعطاه الامامة
ووضع بني اسرائيل في يده وجعل لهم حقا عليهم كتب في
الملاء الاعلى انهم ان عصوه عصوا الله وان
اطاعوه اطاعوا الله فتصرف عليه السلام فيهم
تصرفا حسنا فاقام الحدود وجاهد الكفار
وفصل القضايا المشكلة واظهر شعائر الله وألف
بين اسباط بني اسرائيل وكان له طريقة حسنة.
في التعبد والتذلل على الله فالهمه الزبور وهي
مائة وخمسون من مزمورة كل مزمورة دعاء وتضرع
وطلب الخير في الدنيا والاخرة واستعاذة من الله
وكان صناع اليد فالهم صنعة الدروع رحمة
من الله بركبته اوسع لرزقه وبالناس لتقيهم
من باسهم وسهل الله عليه القرآن فكان يقرأ في
زمان لا يقرأ فيه غيره وذلك انه بارك على لسانه
وعلى متخيلته فكان يتخيل كل لفظ بوجه واضح في
سويعة ويتلفظ بحسب تلفظا سريعا وجعل له صوتا
حسنا يؤثر في الناس والدواب وسخر له الجبال وكان
اذا سبح سبحا وتبه بالعشي والاشراق وذلك انها كانت
تطن طنين القبة اذا صيح فيها ثم برك في هذا
الطنين فكان يخرج منه اللفظ واصله ان النفس
العالية ذات الهمة القوية اذا امتلا بكيفية
سرت فيما يليها من الانفس والطبائع واذا سمعت
من حجر او شجر معرفة يقتضيها الوقت سرقها
في الناس فيسمعون ما سمعت كان لداود عليه السلام

ایک مرد بہادر تھے قوی اور ملکداری کا خوب ملکہ رکھتے تھے
انکو خلیفہ کیا زمین میں اور امامت عطا کی اور بنی اسرائیل کو
انکے قبضہ میں کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا اون پر حق ثابت
کیا اور ملاء اعلی میں لکہا کہ اگر وہ نافرمانی کرینگے اللہ تعالی کی انکو
سزا ہوگی اور اگر اطاعت کرینگے تو عطائیں ہونگی حضرت داؤد
علیہ السلام نے انمین بادشاہت کی اچھی کہ شرع کی حدین جاری کین
اور کافرون پر جہاد کیا اور مشکل قضیئے فیصلہ کئے اور اللہ کے
شعائر ظاہر کئے اور بنی اسرائیل کے گروہوں میں باہم الفت کرا دی
اور اللہ کی عبادت اور اس سے عجز کرنیکا انکا بہت اچھا طریقہ
تہا ان پر زبور نازل کی اور وہ ڈیڑہ سو مزمورہ ہین دعا و عاجزی
اور دین و دنیا کی بہتری طلب کرنیکی اور اس سے پناہ مانگنے کو اور
وہ ہاتھ کے کاریگر بھی تھے اونکو زرہ بنانیکا الہام ہوا اللہ کی رحمت
کے رو سے کہ رزق بھی فراخ ہو اور لوگونکی بھی حفاظت ہو لڑائی
مین اور اللہ تعالی نے آسان کردیا انکو پڑہنا کلام الٰہی کا کہ وہ
جتنی دیر مین تلاوت کرلیتے تھے اوتنی عرصہ مین کوئی اور نہ پڑہ
سکتا تہا اور وہ یون تھا کہ انکی زبان و متخیلہ کو برکت دی تھی
کہ ہر لفظ کو خیال کرلیتے تھے فوراً واضح و افصح اور اسکو زبان سے
نکالتے تھے اوسکے موافق بہت جلد اور انکو اللہ تعالی نے خوش
آواز کیا تہا کہ تاثیر ہوتی تھی لوگونکو اور چارپائیونکو اور پہاڑونکو
مطیع کردیا تہا جب وہ تسبیح کرتے تھے وہ جواب دیتے تھے شام صبح
اس طور پر جیسے گنبد سے بولو تو آواز آتی ہے اور اس آواز مین برکت
دی تہی کہ اس سے لفظ نکلتے تھے اور اسکی اصل یہ ہے کہ نفس عالیہ صاحب ہمت
قویہ مین جو کوئی کیفیت سرایت کرتی ہے اسکا اثر یاس کے نفسون اور
طبیعتونمین پہنچ جاتا ہے اور جب کسی پتھر یا درخت سے معرفت
بمقتضائے وقت سنتے ہیں اسکی لذت آدمیون مین بھی سرایت کرتی ہے

[illegible] حضرت داؤد علیہ السلام

صوت حسن وطبیعة تالیفیة فبورک فیہا وفی
کل تنفس طبیعة ایقاعیة فبوک فی انفاسہ
فحصل ترجیع لذیذ وھی مزامیر داؤد علیہ السلام
وکان لداؤد علیہ السلام وقائع عجیبة منہا انہ
وقع بصرہ علی امراة جمیلة فاحبہا حبا شدیدا و
کان رجلا عظیم الباہ محبا للنساء لقوة خواجہ
فاساء الادب فی ابتغاء نکاحہا ولم یقف عند الناموس
الذی حد لہ فنبہہ اللہ علی ذلک بان مثل لہ
الملائکة فی صورة الخصوم قال قائل منہم ھذا
اخی لہ تسع وتسعون نعجة ولی نعجة واحدة
فقال اکفلنیہا وعزنی فی الخطاب فتمثلت فی
عالم المثال ھذہ وما اکتسبت نفسہ ونقم علیہا
بارئہا ففطن داؤد علیہ السلام ان ھذا منام
تعبیرھا التنبیہ علی ما اقترف فاستغفر ربہ
واناب الیہ وتمسک بالکفارات حتی عفی عنہ
ومنہا انہ کان ذات لیلة یذکر ربہ اذا انکشفت
علیہ الملائکة تنزل علی بیت المقدس وکان
انھدم فی زمن جالوت ولم یبق رسمہ وکان
فی البیت سر عظیم کسر بیت اللہ الحرام فبوأ اللہ
لہ مکان البیت کما بوأ لابراھیم علیہ السلام
ولکنہ کان جاھد فی اللہ حق جہادہ وکتب فی
صحیفتہ انہ ھدم کثیرا من بنیان الرب فلم
یستطع ان یتم بیت اللہ علی سبیل الملازمة
لا علی سبیل الانتقام والغضب فرغب الی اللہ
ان لا یتمہ الا حسنة من حسناتہ وکان فی

بہت خوش آواز تھے اور طبیعت تالیفی رکھتے تھے اُسمین برکت دی
گئی اور سانس مین طبیعت ایقاعیہ رکھتے تھے اُسمین برکت ہوئی تو ایک
ترجیع لذیذ حاصل ہو گئی اور یہی مزامیر ہین حضرت داؤد علیہ السلام کا
اور اُنکے عجیب عجیب واقعے ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ اُنکی نظر ایک
خوبصورت عورت پر پڑی تو اوسکی بہت ہی محبت ہو گئی اور یہ مرد
بہت قوة باہ والے تھے اور عورتونکو دوست رکھتے تہے بسبب قوت
اپنی مزاج کے اُس سے نکاح کرنیکو بے ادبی کی اور واقف نہوے جو شرع
مین اُنکے واسطے حد مقرر تھی تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو جھگڑا کرتے ہوئے
بھیجا ایک نے اُنمین سے کہا یہ میرا بھائی ہے اسکے پاس ایک کم سو بھیڑین
ہین اور میرے پاس ایک بھیڑ تو کہتا ہے یہ بھی مجھے دیدے اور مجھپر سختی
کرتا ہے تو متمثل کیا اللہ نے عالم مثال مین اوسکو جو اون کے
نفس نے کیا تہا اور اُوسپر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا جان لیا حضرت
داؤد علیہ السلام نے کہ یہ ایک خواب ہے اس کی تعبیر آگاہ کرنا ہے
اس سے جو کیا نفس نے چاہا تہا اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا
اور اُس سے رجوع کی اور کفارے دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کیا
اور ایک اونمین سے یہ ہے کہ ایک رات اللہ کی یاد کر رہے تھے کہ اُنپر منکشف
ہوا کہ ملائکہ بیت المقدس پر نازل ہوئے ہین اور وہ جالوت کے
زمانہ مین گر پڑا تھا اوسکا کچھ باقی نہ رہا تھا اور اوسمین سر عظیم تھا
جیسے کعبہ شریف مین سر عظیم تھا اللہ نے اُنکے رہنے کی جگہ کی
اُس مکان بیت کو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیواسطے کیا تہا
ولیکن وہ تھے اللہ کی راہ مین بہت کوشش کرنیوالے جیسی کوشش
چاہیے اور اُنکے صحیفہ مین لکھا تھا کہ اُنہونے گرائین بہت بنیادین رب کے
الخ تو قدرت نہوئی کہ پورا کرین اللہ کے گھر کو علی سبیل ملازمت نہ بر سبیل
انتقام و غضب اللہ تعالیٰ سے چاہا کہ اوسکو پورا کرین کوئی نیکی
اُن کے نیکیون مین سے اور حضرت داؤد علیہ السلام

زمن داؤد علیه السلام یعتدون فی السبت و
کان فی النوامیس المنزلة علی موسی علیه السلام
المحافظة علی السبت فاصطادوا السمك فسخهم
الله القردة و ذلك بان جعل السمك فاسد المزاج
متعفن الطبیعة فلما اکلوها سری سوء المزاج فیهم
و تغیرت ابدانهم و تغیر تولد النسمة فیها فاسبغ
هذا التغیر و نبت الشعر و القی علیهم الصغار و
الهوان وصاروا قردة فکان هذا العذاب قریب
الیهم فعذبوا و کان نکالا لما بین یدی تلك القریة
وما خلفها و منها انه رغب الی الله فی ولد یخلفه
من بعده فاستجاب دعاءه فوهبه سلیمان علیه
السلام زکیا دنیا حکیما ذا سمت صالح فصار شریکا
لداؤد علیه السلام فی فصل القضایا المشکلة
فکان یتفطن بالخیر النسبی فی الواقعات بخصوصها
فنفشت غنم قوم زرع قوم فجاؤا الی داؤد علیه
السلام و رفعوا قضیتهم فقضی بما هو الناموس فی
باب الاستهلاك و کان فیه بخصوصه ضرر
لاهل الغنم ففهم الله سلیمان علیه السلام
ما هو الخیر النسبی فی تلك الواقعة بخصوصها و
علی هذا الاسلوب اکثر قضایا سلیمان علیه
السلام و اوتی سلیمان علیه السلام علوم الارتفاق
الثانی و الثالث فاستخلفه داؤد علیه السلام
علی قومه و اوتی منطق الطیر و تحقیق ذلك ان الطیور
و البهائم لها علوم عادیة تلهمها عند ما تحن
الحاجات و ربما اراد الله امرا مما هو خیر للبهیمة

کے زمانہ مین ہفتہ کے دن لوگ نافرمانی کرتے تھے
کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین ہفتہ کی بہت محافظت
تھی اور وہ مچھلیان پکڑتے تھے اللہ تعالے نے انکو بندر بنا دیا
اسطور کہ مچھلیون کو فاسد المزاج کر دیا اور متعفن طبیعت
جب ان لوگون نے وہ کھائین اونکے مزاج بگڑ گئے اور اونکے
بدن متغیر ہوگئے اور بدل گئی جو اونمین روح پیدا ہوتے
تھے تو پورے تغیر ہوگئے اور بال نکل آئے اور رسوا اور ذلیل ہوگئے
اور بندر ہوگئے تو یہ عذاب اونکے واسطے بہت قریب اونمے
سو ہی ہوا اور تھا عذاب جو اس قریہ مین تھے اور جو اونکے
پیچھے تھے اونپر اور اونمین سے ایک یہ ہے کہ اونہونے اللہ تعالی
چاہا کہ فرزند ہو جو انکے بعد رہے اللہ تعالے نے انکی دعا قبول کی
انکو فرزند دیا حضرت سلیمان ع نکی بہت دیندار حکیم صاحب فطنت
ساتھ بہتری نسبی کے خصوصا واقعات مین ایک قوم کی
بکریان رات کو ایک قوم کا کھیت چر گئین وہ لوگ حضرت داود
علیہ السلام کے پاس فریاد سے آئے اور بیان کیا اپنا
قضیہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی شریعت کے موافق
انکا فیصلہ کیا اور اوسمین بکریون والونکا نقصان تھا اللہ
نے سمجھہ دے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خیر نسبی سے
اس واقعہ مین خصوصا اور اسیطور پر اکثر قضیونمین اور دیے
حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ارتفاقات
ثانی اور ثالث تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اونکو
خلیفہ کیا اپنے قوم پر اور اون کو پرندون کی بولے
کی سمجھہ دے اور اسکے تحقیق یون ہے کہ پرندون اور
جانورون کے علوم عادیہ مین الہام ہوتے ہین انکو جب انکو
حاجت پیش آتی ہے اور بسا اوقات جب اللہ چاہتا ہے کوئی امر

مما هو خلاص من محنة او وصول الى خير فالهم
فى قلبها شئ وربما اراد الله تعليم شئ لعبد فقيض
طيرا والهم فى قلبه وعلم العبد بواسطة الطير
كقصة هدهد ولها اصوات تدل على حالات
تعرض لها كالغضب والفرح والشبق والجوع فعلم
الله سليمان عليه السلام اكثر هذه العلوم و
ربما علم الله بعض اهل المعرفة ايضا شيئا من
ذلك وهذه الامور اسباب جزئية لا تكاد تنضبط
وسخر له الريح والجن وذلك ان الاصل فى وجود
الريح والنار وغيرها قيومية الحق للماء الذى
هو العنصر الاول فرب قيومية يصير بها الشئ
ريحا ورب قيومية يصير بها ماء وعلى هذا القياس
العبد الكامل ربما كان له مناسبة ببعض تلك
القيوميات فكان لسليمان عليه السلام مناسبة
بقيومية الريح والنار وكان لنفسه همة قوية بتسخير
الشئ فبورك فيها بتلك المناسبة فسخر الشياطين
يبنون لها ما يشاء من محاريب وتماثيل ويغوصون
فى البحر ويعملون له عملا دون ذلك وكان يجلس على
سريره ثم يامر الريح فتحمله الى حيث شاء وكان لسليمان
عليه السلام وقائع عجيبة منها انه عرض عليه
الخيل فاعجبته واشتغل بها حتى فاته وقت
طاعته فاصابه غيرة شديدة فقتل الخيل وعقرها
ومنها انه ضاق صدره لتهاون الامراء فيما يامر به من
المعروف فتمنى ان يواقع نسائه فتلد كل واحدة منهن
فارسا يجاهد فى سبيل الله فتمسك بالاسباب وذهل

کسی محنت سے بچنا یا کسی بہتری کو پہنچنا تو انکے دل میں
ڈالدیتا ہے اور بسا اوقات کسی اپنے بندہ کو کچھ سکھانا
چاہتا ہے تو کسی پرندہ کے دلمیں ڈالدیتا ہے اور اسکے
سبب اس بندیکو اسکا علم ہوجاتا ہے جیسے ہدہد کا قصہ
ہے اور انکی آوازیں ہیں انکی حالت پر دلالت کرتی ہیں
جو انکو حال پیش آتے ہیں جیسے غضب اور بیقراری اور آرزو اور بھوکے
ہونے اور بھوکا ہونا تو حضرت سلیمان ع کو یہ علوم اکثر سکھا دیئے
اللہ نے اور اکثر اوقات اللہ تعالی بعضے عارفونکو بھی ایسے
علوم سے سکھا دیتا ہے اور ان امور کیواسطے اسباب جزئیہ
ہیں کہ وہ ضبط نہیں ہوسکتے اور ہوا اور جن انکے تابعدار کئے
اور یہ امر یون ہے کہ ہوا و آگ وغیرہا میں قیومیت حق کی ہے
واسطے پانی کے جو عنصر اول ہے تو کبھی قیومیت سے ایک شئی
ہوا ہوجاتی ہے اور کسی قیومیت سے پانی اور علی ہذا القیاس
اور انسان کامل کو مناسبت ہوتی ہے بعضی قیومیت سے تو حضرت
سلیمان ع کو مناسبت تھی قیومیت ہوا اور آگ سے تو انکے نفس
میں تسخیر شئے کی ہمت قوی تھی اوسمیں برکت دی گئی اس مناسبت
میں انکے واسطے شیاطین مسخر ہوئے جو چاہتے تھے اُنسے بنواتے تھے
مکانات و بیٹھکا ہیں اور تصویریں اور دریا میں غوطے لگاتے
تھے اور اسکے سوا اور بہت کام کرتے تھے اور وہ تخت پر بیٹھتے
تھے اور ہوا کو امر کرتے تھے وہ تخت کو لیجاتی جہان چاہتے اور انکے
عجیب عجیب امر ہیں انمیں سے ایک یہ کہ جب گھوڑے سامنے آئے
اور انکے پسند کرنے میں مشغول ہوئے کہ نماز کا وقت فوت ہوگیا
تو انکو سخت غیرت آئی اور سب کو قتل کروا ڈالا اور انمیں سے
ایک یہ ہے کہ ایکبار امیرونکی سستی سے امر لڑنیکو تنگدل ہوئے آرزو کی کہ
اپنی بیبیوں سے صحبت کریں انکے ہر ایک سے ایک شہسوار پیدا ہو وہ

جہاد کرے [illegible] علیہ السلام نے [illegible]

عن التفویض الی اللہ والاستعانة به والعارف
لا یتمسك بالاسباب بحق یستعین باللہ قبل
ذلك ویرٰی سرایة التدبیر فیہا فنبہه اللہ بان
لم تلد نسائه شیئا یحصل منه رقیقا بواسطة
کثرة المشبق فلم یحصل منه التصویر الا شقا
ساقطا فالقی ذلك الجسد الغیر المستوی علی
سریرہ فعلم السر فتاب الی اللہ واستعان منه فی
الملك وقال رب اغفرلی وهب لی ملکا لا ینبغی
لاحد من بعدی ومنہا انه مر علی وادی النمل و
هو علی متن الریح فقالت نملة یا ایہا النمل ادخلوا
مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنوده احتیاطا
بمقدار علمہا ففہمہا سلیمان علیه السلام
وفقه مقالتہا وشکر علی ما اوتی من منطق
الحیوانات ومنہا انه تفقد الطیر فلم یجد
الہدہد فاوعدہ وعید اشدید افعلمه اللہ
علما عجیبا رحمة بہدہد لیتخلص عن الوعید
وبسلیمان علیه السلام لیصفو له ملك
بلقیس وبلقیس وقومه لیؤمنوا فکانت الحکمة
یومئذ ان یعلم سلیمان علیه السلام جلیة
حال بلقیس علی لسان هدهد واشار الہدہد
الی انہا کافرة وانہا اوتیت من المال والجمال امرا
عظیما بنبہه علی تلك الغنایات المطویة فی هذه
القضیة ومنہا ان اللہ تعالی خلع عرش بلقیس
عن الاحکام الناسوتیة واعطی له حکم المثال ثم
البسه الناسوت فی هذا المکان لدعوة عبد صالح

اللہ تعالی کی تفویض کرنا بہول گئے کہ اوس سے مدد مانگیں اور
عارف کو چاہیے سبب سے نہ مدد چاہے اللہ تعالے سے پہلے مدد چاہے
اور تدبیر کی سرایت کو دیکھے اللہ تعالے نے انکو آگاہ کیا کہ کسی بی بی
سے ایک بھی فرزند نہ تولد ہوا کہ انکا نطفہ رقیق ہو گیا کثرت
صحبت سے تو اُس سے کوئی صورت نہ بنی پورے پورا اور وہ جسم
غیر مستوی انکے تخت پر ڈالدیا یہ سمجھ گئے اور اللہ تعالے سے توبہ
کی اور مدد چاہی بادشاہت میں اور یوں کہا وقال رب اغفرلی و
هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور انمیں سے ایک
یہ ہے کہ انکا وادی النمل پر گذر ہوا اور یہ ہوا پر سوار تھے ایک چیونٹی
نے اور چیونٹیوں سے کہا اپنے گہر وںمیں گھس جاؤ حضرت سلیمانؑ
اور اونکا لشکر روند نڈالے اُس چیونٹی نے اپنی علم کے موافق
احتیاط کی حضرت سلیمانؑ نے سُن لیا اور اُسکا کہنا سمجھ گئے
اور اللہ تعالے کا شکر کیا کہ حیوانات کی بولی کی سمجھ دی اور ایک
اونمیں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پرندوں کی جستجو کی تو ہد ہد کو نپایا
اوسکے سزا دینے کو سخت وعید کیا اللہ تعالے نے انکو علم عجیب
دیا اسلئے کہ ہد ہد پر رحمت کے وہ سزا سے رہا ہوا اور انکو ملک بلقیس
کا دیا اور بلقیس اور اوسکی قوم پر رحمت کی کہ وہ ایمان لائے تو
حکمت اُسدن یہ تھی کہ حضرت سلیمانؑ کو بلقیس کا حال ہد ہد کے
زبانی معلوم کرائی اور اشارہ کیا ہد ہد نے کہ وہ کافر ہے اور اسکو
مال اور جمال بہت ملا ہے اس قضیہ میں یہ عنایتیں جو پیچیدہ
تہیں اُنسے آگاہ کیا اور ایک انمیں سے یہ ہے کہ اللہ نے تخت
بلقیس سے احکام ناسوتیہ اوتار کر حکم مثال عطا کیا
پہر اوسکو اس مکان میں احکام ناسوتیہ دیئے بسبب دعا
ایک نیک بخت بندہ کے
+ +

من اصحاب سلیمان علیه السلام ثم کاد سلیمان
علیه السلام کیما یعرف به عقل بلقیس وجمالها
لانه کان یرید التزوج بها فنکر العرش فعرفته
بلقیس ورای ساقها فرأه احسن امراة ولم تزل
الخلافة فی آل داؤد علیه السلام وربما تغلب
علیهم ملك من ملوك الآفاق فاوحی الله الی انبیائهم
الوعد بالنصرة ثم اهاج تقریبا عجیبا لنصرهم
فتارة هبت الریح الشدیدة فی وجوههم فلم تصب
سهامهم بنی اسرائیل وتارة لما باشروا الحرب
سلط علیهم الحرارة والعطش فهلکوا وجبنوا
وتارة اهاج فیما بینهم عداوة فاقتتلوا بایدیهم
ومضت علی ذلك قرون ثم ان قوما بنینوی طغوا
وبغوا فکانت حکمة الله ان یامر اشعیا علیه السلام
نبی ذلك الزمان ان یقوم بالانذار ولو بواسطة
رجل من شیعته فبعث یونس علیه السلام وانما
خصه لان وجوده کان من جود الله وعنایته لانه
ولد بعد ان کبر والده بطریق خرق العادة
فالتوی فیه العنایة وتکفل الله امره فی صباه
بالهام النعم والوحش ان یرضعوه ثم تکفل امر
تزوجه بان اری رجلا فی منامه ان یخطب بنته
ذلك واری ذلك ان یزوج ابنته من هذا و
بالجملة فکانت العنایة الالهیة ملتویة فی
نسمته فلذلك اختاره اشعیا علیه السلام
للرسالة فجبن عن مقاومة الجبابرة وکره امر
البین کراهیة طبیعة لا کراهیة عقلیة کتشبهه

اصحاب سلیمانؑ میں سے پہر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے بلقیس کے عقل وجمال آزمانے کو ایک تدبیر کی کیونکہ اُس
سے نکاح کا ارادہ تہا اُسے تخت کی پہچان میں بہلا دیا
اوسنے پہچان لیا اور اوسکی پنڈلیاں دیکہہ لیں معلوم ہوگیا
بہت اچھی عورت ہی پہر آل داؤد علیہ السلام میں ہمیشہ
بادشاہت رہی جب اُنپر کوئی بادشاہ دنیا کے بادشاہوں
سے غلبہ کرتا اللہ تعالیٰ اونکے انبیا کو وحی کرتا مدد کے وعدہ
کی اور ایک تقریب عجیب اُنکی مدد کے واسطے ظاہر کرتا تو
کبہی تو سخت ہوا چلتی اونکے سامنے اُنکی تیر بنی اسرائیل
کو نہ پہنچتے اور کبہی جب وہ لڑنیکو آتے تو گرمی اور پیاس کو
مسلط کرتا وہ ہلاک ہوجاتے اور نامرد ہوجاتے اور کبہی
اُنکی آپسمیں عداوت ہوتی وہ آپسمیں لڑتے تہے یہ امر بہت
قرنوں تک رہا پہر ایک قوم نے نینوا میں جو یونسؑ کا شہر تہا
سرکشی کی اور باغی بن گئی اللہ تعالیٰ کی حکمت نے امر کیا اشعیا علیہ
السلام کو جو نبی اُسوقت تہی کہ وہ اُنکے ڈرانے کو کہڑے ہوں
اگرچہ بواسطہ ایک مرد کے ہو اُنکے گروہ سے پس حضرت یونسؑ کو بہیجا
اُنکو خاص اسواسطے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے تہے اور اُسکی
عنایت سے تہے اسلئے کہ اُنکے والد جب بوڑہے ہوگئے تہے تب پیدا
ہوئے تہے بطریق خرق عادت کے اُنمیں پیچیدہ تہی اللہ تعالیٰ کی عنایت
اور اُنکا اللہ تعالیٰ کفیل تہا لڑکپن میں کہ چارپایہ اور وحشی کو حکم کیا
کہ اُنکو دودہ پلائیں پہر اُنکے نکاح کا اللہ تعالیٰ کفیل ہوا کہ ایک شخص خواب
میں دیکہا کہ اپنی بیٹی کو اُسنے بیاہ دیا اور دوسرے نے دیکہا اپنی
کو اُس سے بیاہ دیا غرض عنایت اُنکی اُنکے روح میں لپٹی ہوئی تہی
اس لئے حضرت اشعیا اُسوقت کے نبی نے اُنکو بہیجا یہ مرد نہی
جابرو مقابلہ کو اور مکروہ جانا امر نبی کو کراہیت طبیعیہ سے نہ عقل کے

نفسہ من ذلک صبغا غلیظا فعاقبہ اللہ فضلت امرأتہ
عن الطریق ذھب الموج بولد ونفرتھم الذئب بولدہ
الآخر فتالم وتاب الی اللہ وترک الرفاھیۃ واستقام
علی مشاق الدعوۃ فلما اتاھم دعاھم الی التوحید فکذبوہ
وحبسوہ وآذوہ فدعی اللہ تعالی ان یھلکھم بجھد ھمتہ
ولما یأن وقت ھلاکھم فان اللہ لا یرضی بھلاک قوم
حتی ینفذ اللعن فیھم کل منفذ فاکتسبت نفسہ ھیئۃ
شبیھۃ بالقتل بغیر حق فنظر اللہ الیہ وھو بتلک الھیئۃ
فالتوی علیہ الھلاک فکان لہ وقائع منھا ان القوم لما
عاینوا العذاب تابوا الی اللہ وتضرعوا الیہ باجمعھم
فتاب اللہ علیھم وکشف عنھم العذاب وسول الشیطان
لیونس علیہ السلام ان القوم کذبوہ وعزموا علی ایذائہ
فخافھم وفر منھم من غیر تضرع الی اللہ وانما الحری
بالکمل ان یفوضوا امورھم الی اللہ فاذا احسوا بتدبیر
منہ سری فی الاسباب اتبعوھا فلما ابق اکتسبت نفسہ
ھیئۃ اخری فرکب سفینۃ فھاجت الامواج فساھم فکان
من المدحضین فالقی نفسہ فی البحر فالتقمہ الحوت
فسبح وکفر عن ذنبہ فتاب اللہ علیہ وعادت الرحمۃ الالٰھیۃ
الیہ فقذفہ الحوت بالعراء وھو سقیم وتبت علیہ
شجرۃ من یقطین لئلا یقع علیہ الذباب ووقع فی قلوب
الوحش ان یرضعوہ بان خیل الیھا انہ ولدھا فھاجت
الرحمۃ فی صدرھا کما یھیج علی ولدھا وھکذا تکفل عن
جمیع امورہ حتی قوی وصح فیبست الیقطینۃ وذھبت
الظبیۃ فحزن علیھما فاوحی اللہ یا یونس تبکی علی یقطینۃ
لم تسقھا وعلی ظبیۃ لم ترزقھا ولا تبکی علی مائۃ الف

اس سے ایک رنگ غلیظ حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا کہ راہ
مین بی بی گم ہوگئین اور ایک بیٹے کو موج لیگئی اور دوسرے کو
بہیڑیا لیگیا غمگین ہوئے اور توبہ کی اللہ تعالیٰ سے اور آرام و آسودگی
چہوڑی اور ہدایت کرنیکو قایم ہوئے اور جب اوس قوم پر پہنچے
انکو اللہ تعالیٰ کی توحید کیطرف بلایا انہون نے جہٹلایا اور قید کیا
انکو اور تکلیف دی انہون نے اپنی کوشش ہمت سے دعا کی انکے
ہلاک ہونے کی اور ہلاکت کا وقت ابھی نہین آیا تہا کیونکہ اللہ تعالیٰ
کسی قوم کے ہلاک کرنیکو راضی نہین جبتک سب طرف سے
اوسپر لعنت نہو اونکے نفس کو ایک ایسی ہیئت حاصل ہوئی
قتل ناحق اللہ نے انکی طرف نظر کی تو وہ اس حال مین تھے
وہ ہلاک ملتوی ہوا اونکے بہت واقعہ مین ایک یہ ہے کہ جب قوم
نے عذاب دیکھا اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اور عاجزی سے روئے سب کے
سب اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی اور عذاب موقوف کیا اور شیطان نے
انکو وسوسہ مین ڈالا کہ قوم نے انکو جہٹلایا اور ارادہ اونکے
ایذا کا کیا ہے وہ ڈرے اور وہان سے بہاگ گئے اللہ تعالیٰ سے
تضرع کئے اور کاملونکو چاہئے کہ اپنے سب کام اللہ کو سونپ دین اور
جب کوئی اوسکی تدبیر معلوم کرین کہ عالم اسباب مین ہے تو اسکے
تابع ہون تو جب یہ بہاگ گئے انکے نفس نے دوسری ہیئت حاصل
کی کشتی مین بیٹھے موجون نے جو جوش کیا قرعہ پڑا انکے نام نکلا دریا
مین گرے مچھلی نے نگل لیا اللہ کی تسبیح کہی برائی کا کفارہ کیا
اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور رحمت الٰہیہ انپر نازل ہوئی مچھلی نے
انکو چٹیل میدان مین ڈالدیا اور یہ سقیم اور ناتوان تھے انپر ایک
درخت کدو کا پیدا ہوا کہ اوسکے پتون مین مکھی نستائے
اور وحشی کے دلمین ڈالدیا کہ وسکو دودہ پلائین اپنا بچہ سمجھکر انکو لیا
انکی دلمین رحم نے جوش کیا جیسے اپنے بچہ پر اور اسیطور انکے سب

او یزیدون وهذا الوحی ظهور لبعض ما ارتکبت نفسه
وذلك لانها اذا ارتکبت النفس الزکیة صبغة لا یلیق بها
منفطن بتلك الصبغة ویکونها مبغوضة عند رب العالمین
اما بمنام او بواقعة خارجیة کالمنام او بوحی الٰهی کما یکون
سائرا لانفس فی البرزخ عند هذه الطبیعة ثم مر یونس
علیه السلام علی قوم یجتنون ثمارهم ویلقونها علی الارض
فقال لهم لم تفسدون ثمارکم ولا تشفقون علیها فاوحی
الله الیه تشفق علی ثمار هولاء ولا تشفق علی مائة الف
او یزیدون ثم اضافه رجل وکان صنیع فخار فاوحی
الله الیه ان مره یکسر فخاره فسبه الرجل وقال ذلك مجنونا
فضربه الله مثلا لما اراد بقومه ثم دعی الله لزرع رجل
فانبته الله احسن نبات ثم اهلکه فحزن علیه فضربه
الله مثلا فتضرع الی الله وتاب الیه فتاب الله علیه توبة
خالصة وعاد التکفل کما کان فرد علیه امراته واعطاه
مائة دینار ورد علیه اولاده ونفرته من بطن الحوت و
اظهر علیه الایات وجعل له لسان صدق فی قومه وذلك
لان الله تبارك وتعالی کالمرآة کما قال انما هی اعمالکم احصیها
علیکم فمن قام بصبغة حسنة جوزی بالحسنة ومن
قام بصبغة سیئة جوزی بالسیئة والقلوب بین اصابع
الرحمن فاذا اراد بعبد نقمة قلب القلوب الی ما یؤذیه واذا
اراد بعبد نعمة قلب القلوب الی ما ینفعه وهذا صنع الله
دائما لاسیما فی حق المجردین لامر الله ممن تکفل تربیته و
کان یونس علیه السلام منهم

تاویل احادیث زکریا ومریم ویحیی وعیسی علیهم السلام

کانت حنة عاقرا واسنت

آدمیون پر نہ فرمایا اور یہ وحی اونکے ظہور مین تہا جو حضرت یونس ع
کے نفس نے حاصل کیا تھا یہ امر اسلئے تہا کہ نفس پاکیزہ ارتکاب کرتا
ہے کسی رنگ کا تو ضرور ہے کہ اوس رنگ کو جان جائے اور معلوم کرے کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے ناپسند ہے یا خواب مین یا کسی واقعہ خارجیہ مین
جو مثل خواب کے ہو یا وحی الٰہی سے جیسا کہ تمام ہے سب نفسونکو برزخ
مین طبیعت کی ہدایت کیوقت پہر گذرے حضرت یونس ع
ایک قوم پر کہ اپنے درختونکے پہل توڑ توڑ کر زمین پر پہینکتے تھے
انہونے اونسے کہا کہ کیون اپنے ثمر خراب کرتے ہو تمکو خیال نہین
آتا اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ یا یونس تمکو انکے پہلونپر شفقت آئی
اور ایک لاکھ یا زیادہ آدمیونپر نہ آئی پہر انکی مہمانی کی ایک شخص نے اور
وہ مٹی کے برتن بناتا تہا اللہ تع نے وحی کی انکو کہ اس کمہار سے کہو کہ اپنے
برتن توڑ ڈالے انہونے کہا اوسنے گالی دیکر کہا کہ تو دیوانہ ہے پہر یہ اللہ تع نے
انکو مثل بتائی اوسکی جو انہونے ان لوگونکا ہلاک چاہا تہا پہر ایک شخص کی
کہیتی کیواسطے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اوسکو خوب پہلایا بہت اچھے
طرح سے پہلی پہولے پہر اوسکو ہلاک کردیا تو انکو رنج ہوا یہ بھی اللہ نے مثل
بتائی تو انہونے اللہ سے بہت عاجزی کی اور توبہ کی اللہ تع نے قبول کی
اور اونپر رحمت خالص کی اور انکا تکفل ویسا ہی کیا جو پہلے تہا اور انکی بی بی
مل گئی اور انکو سو دینار دے اللہ تع نے اور انکی اولاد بھی ملگئی اور انکو مچھلی کے
شکم سے نکالا اور اونپر نشانیان ظاہر کین اور انکو اپنی قوم مین سچا کیا یہ
سب اسلئے ہوے کہ اللہ تع مثل آئینہ کے ہے جیسا اوسنے فرمایا ہے کہ مین تمہارے
اعمال تمپر شمار کرتا ہون جو اچھے رنگ قایم ہوتا ہے اوسکو اچھی جزا ہے جو برے رنگ
پر قایم ہو اوسکو خرابی ہے اور سبکے دل اوسکی انگلیون مین ہین جب کسی پر تنگی
چاہتا ہے اوسکے دلکو ادہر پہیر دیتا ہے جسمین اسکو ایذا ہو اور جب کسی پر نعمت
چاہتا ہے ادہر پہیر دیتا ہے جسمین اوسکو نفع ہو اور اللہ تع کا یہ کام ہمیشہ ہے خصوصا
انکے حق مین جنکا آپ کفیل ہوتا ہے اور حضرت یونس بھی انہین مین تھے

فرات حمامة تزق فرخها فاشتاقت الى الولد وبكت
تضرعت الى الله فبارك الله فى تلك المشاهدة وتلك الهمة
فازال عقمها واعادها شابا بما نحو ما ذكر الاطباء من ان
رؤية مصافنة الحيوانات قد تنبه النفس لاقامة القوة
النسلية فيصير العنين صحيحا فكذلك لما رأت حنة
الحمامة تزق الفرخ تذكرت امر الولد وحنت اليه
اشد تحنن فاستقام منها ما كان فاسدا ثم انها القى
فى قلبها رغبة فى الولد الذكر فاثرت متخيلتها وتاكد
عزيمتها وصحة رجائها تاثيرا فى الجنين فصارت مريم
مباركة فيها مزاج من امزجة الفحول منشاءات قوية الجسم
كاملة المزاج صحيحة الفطرة والنظافة كالهيئة التى تكون
لاكابر الرجال ولذلك قال النبى صلى الله عليه وسلم
كمل من الرجال كثير الحديث وكانت انثى مذكرة حذو
المؤنث من الرجال وذلك لما اتوى فى وجودها من التطلع
الى الله والرجاء منه واجتمعت الهمة على ذلك حتى
نفذت فى القوة المصورة فلما وضعتها انثى تفجعت الى الله
اذ لم يكن المحرر الا الغلمان ولكن تقبل الله مريم لمحررية
لانها مباركة مذكرة فالقى فى قلب زكريا عليه السلام
وسائر السدنة القبول وان خالف الرسم ومن عناية الله
بمريم انه لم يجعل كفيلها الا زكريا عليه السلام ثم
كان نبيا حبرا شفيقا بها وامرأته خالتها فالقى فى
قلوب السدنة والاحبار ان يتحاكموا بالقاء الاقلام
فى النهر ظنا كل واحد انه يصير اليه الامر وكان فى
ذلك تقريب الى ظهور الحق فى جانب زكريا عليه
السلام ومنها ان ظهر الآيات على مريم خلوتها الفواكه

اونے دیکھا کبوتری اپنے بچہ کو دانہ پہراتی ہے اوسکو بھی خیال فرزند
ہوا اور بکمال آرزو کی جوشے فاسد ہوگئے تھی وہ مستقیم ہوگئے پہر اوسکے دل
مین آیا کہ لڑکا پیدا ہو اوسکے تخیل مین اثر ہوگیا اور اوسکے ارادہ اور امید
قوی کی تاثیر بچہ مین ہوے تو ہوگئین حضرت مریم مبارک کہ مزاج مرد کا
رکہتی تہین اور بڑی ہوئین قوی جسم کامل مزاج صحیح فطرت و لطافت ایسے
جیسے بڑے اکابر مرد ہوتے ہین اور اسیواسطے فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مردونمین بہت ہوئے کامل آخر حدیث شریف تک اور ہوتین ایک زنی
مرد اور یہ امر اسلئے کہ انمین ملتوی تہی اللہ کیطرف سے اطلاع اور اُسی امید
اور اسپر ہمت بہی تہی یہانتک کے وہ قوت مصورہ مین نافذ ہوگئی جب
پیدا ہوئے لڑکی تو بہت اپنی مصیبت ظاہر کی اللہ تعالی کی درگاہ مین
کیونکہ آزاد لڑکے ہی ہوتے ہین لیکن اللہ تعالے نے حضرت
مریم علیہ السلام کو قبول کرلیا اون کی حرویت کے سبب
اگرچہ خلاف دستور تھا اور اللہ تعالے کی عنایتون مین
سے ایک یہ ہے کہ اون کے کفیل حضرت زکریا علیہ
السلام کو کیا کہ وہ نبی تھے عالم تھے شفیق تھے اُن
پر اور اُن کی بیوی حضرت مریم علیہ السلام کی خالان
تہین پس خادمون اور احبار کے دل مین اللہ تعالے
نے ڈال دیا کہ قرعہ ڈالین اور ہر ایک جانتا تہا کہ میرے
نام ہون گی اور اس مین تقریب ظہور حق کی تہی
حضرت زکریا علیہ السلام کی شان اور ایک اون مین سے
یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت مریم
علیہ السلام پر نشانیان
ظاہر کین کہ انکے
واسطے
میوہ

بقول کن من غیر سبب عنصری کالذی یخلقہ اللہ
لاہل الجنۃ فی الجنۃ وکان زکریا علیہ السلام عارفا
باللہ عالما بسنتہ فی خلقہ فعرف ان لقوی الروحانیات
ظہورا عجیبا فی تلک الایام وان التکوین یومئذ
لا یتوقف علی سبب عنصری کالایام التی کانت عند
خلق آدم علیہ السلام فرغب الی اللہ فی ولد یخلفہ
من بعدہ یقیم الحبوریۃ ویدعو الناس الی طاعۃ
اللہ فانہ کان یخاف اولاد اعمامہ ان یاخذوا
عرض ہذا الادنی فیضلوا ویضلوا فرغب رغبۃ
عظیمۃ فاستجاب اللہ تعالی دعائہ وجعلہ شابا و
ازال عقم امرأتہ فتولد یحیی علیہ السلام حکیما
متوجہا الی اللہ ولم یکن یصل الی النساء لان کل
شیء لم ینعقد علیہ الاسباب الارضیۃ یکون فیہ
ضعف بحسب الاخلاق الحیوانیہ ویکون
محروما من مرافق الدنیا وان کان مبارکا فیما یرجع
الی الاقترابات الالہیۃ فکان یحیی وعیسی علیہما
السلام وجہہما الخمول واعراضہما عن الریاسات
والملاذ من ہذا القبیل فان الکمالات الانسانیۃ
لا تظہر فی نفس الا قدر ما تطیقہا النسمۃ بحسب
جبلتہا فربما یکون زکیا تکون کمالہ الحکمۃ و
الرسوخ فی العلم ورب انسان یکون کمالہ العدالۃ
والسیاسۃ فیتوجہ الی اللہ فیرزق الملک منہ
وطلب زکریا علیہ السلام آیۃ تدل علی حمل امرأتہ
بالولد المبشر فاوحی الیہ ان لا تکلم الناس ثلثۃ
ایام وذلک لان عنایۃ الحق وہمم الملاء الاعلی

فرمان کن سے پیدا کئے بدون سبب عناصر کے جیسا اہل جنت
کیواسطے جنت مین ہوگا اور حضرت زکریا علیہ السلام عارف
باللہ اور عالم تھے اللہ کی سنت کے جو اوسکی مخلوق مین جاری ہے
معلوم ہوا کہ ان دنون قوای روحانیہ کا ظہور عجیب ہو والا اور اب
تکوین سبب عنصری پر موقوف نہین جیسے حضرت آدم علیہ السلام
کی پیدائش کیوقت تھا اللہ تعالی سے دعا کی فرزند کی کہ وہ انکے
خلیفہ رہے حبوریتہ کو قایم کرے اور لوگون کو اللہ تعالی کی عبادت
کیطرف بلائے کیونکہ انکو اپنے چچازادون کیطرف سے ڈر تہا کہ وہ دنیا کی
آبرو اختیار کرین تو آپ بھی گمراہ ہون اور دوسرون کو بھی گمراہ کرین
تو کمال رغبت سے دعا کی اللہ تعالی نے قبول کی اور انکو جوان بنا دیا
اور بیوی کا بانجہ ہونا دور کیا حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے حکیم اور
اللہ تعالی سے رجوع کرنیوالے اور عورتون سے نہ ملتے تھے اسلئے کہ جو شے
پر اسباب ارضیہ منعقد نہین ہوتے او سمین ضعف ہوتا ہے موافق اخلاق
حیوانیہ کے امور دنیائے کا ہے لینے محروم ہوتا ہے اگرچہ مبارک رجوع
تقربات آلہیہ مین تو حضرت یحیی اور عیسی علیہما السلام کا زہد
گمنامی اور ریاسات سے منہ پہیرلیتا اور پناہ ہونا بھی اسی قسم سے
ہے کیونکہ کمالات انسانیہ نفس مین اوسیقدر ظاہر ہوتے
ہین جسقدر روح بحسب جبلت چلے بہت سے آدمی زکی
ہوتے ہین تو انکا کمال حکمت ہے اور علم مین رسوخ اور
بعضون مین ملکہ عدالت و سیاست ہوتا ہے وہ اللہ تعالی
سے متوجہ ہوتے ہین تو اللہ اون کو بادشاہت دیتا
ہے اور طلب کیا حضرت زکریا علیہ السلام نے نشان
اپنے بی بی کے حمل رہنے کا اس فرزند کی جس کی
بشارت ہوئی تو اونپر اللہ تعالی نے وحی کی کہ تین دن آدمیو سے
بات نکرے اور یہ اسواسطے کہ حق کی عنائت اور ملاء اعلی کی ہمتیں

لما حلت بالناسوت متوجهة اليه احاط بنفسه
هيئة ملكية فلم يستطع معها التكلم الا رمزا
ثم ان مريم حاضت في ايام سريان قوى الروحانيات
في تلك البقعة فلما طهرت انتبذت الى مكان
بعيد من الناس لتغتسل واسدلت سترا ونزعت
ثيابها فارسل الله اليها جبريل في صورة شاب سوى
الخلق ممتليا شبابا وجمالا فرأته مريم وهي شابة
قوية المزاج فخافت على نفسها الفساد والتجأت
الى الله بقلبها ليعصمها فكانت لها حالة عجيبة
اما الطبيعة فحصل لها ما يحصل عند الجماع من
ثوران القوى النسلية كما ان النظر ربما كان سببا
للانزال واما النفس فحصل لها الالتجاء الى الله
والاعتصام به حتى مليت من حالة عصمية فايضة
من الغيب واما الصورة الانسانية فكانت على
شرف الظهور لمخالطة الروح الامين ولما قال
جبرئيل عليه السلام انا رسول ربك لاهب لك
غلاما زكيا ابتهجت وانشرحت وانست ولما رأى
جبريل هذا حالها نفخ في فرجها فدغدغت النفخة
رحمها فانزلت وكان في منيها قوة مني الذكر
فحملت والتوى في الجنين ما كان غالبا على مريم
من الاعتصام بالله والالتجاء اليه والابتهاج
والانبساط بالهيئة الملكية فان حالتها سرت في
كل قوة من قوى نفسها حتى المصورة والمولدة
والامر ما امر الاطباء لمن اراد ان يذكر ولده ان
يتصور في حالة الجماع غلاما والتوى فيه حكم

جب ناسوت مین آئین انکی طرف متوجہ ہوکر تو ایک ہیئت ملکیہ
نے انکے نفس کو گہیر لیا اوسکے سبب کسی سے بات نکرسکے مگر رمز
خفیف کیطور پہر حضرت مریم علیہا السلام کو ایام جو عورتون کو آتے
ہین آئی بسبب سریان قوی روحانیات کے اُس جگہ مین جب اُنسے پاک ہوئین
علیحدہ دور ایک مکان مین گئین لوگون سے چہپنے کو کہ وہان غسل کرین
اور پردہ ڈالکر کپڑے اُتارے اللہ تعالیٰ نے انکیطرف جبریل عم کو بہیجا
ایک جوان خوبصورت جوانی اور جمال سے بہرا ہوا حضرت مریم عم نے
دیکہا انکو اور یہ جوان اور قوی مزاج تہین ڈرین کہ نفس کچہہ
فساد نکر بیٹہے اور دلسے اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کی کہ انکی عصمت
و پاکدامنی پر حرف نہ آئے پس انکا عجیب ہی حال تہا مگر طبیعت کو وہ
شئے حاصل ہوئے جو مرد کی صحبت سے ہوتی ہے قوائے نسلیہ کے انتشار
و غلبہ سے جیسے کبہی کسیکو نظر سے انزال ہوجاتا ہے لیکن نفس کو
التجا تہی اللہ تعالیٰ سے اور اُس سے امید قوی رکہنے کی یہانتک کہ حالت
عصمت سے جو غیب سے فایض تہی پر ہوگئین اور صورت انسانیہ شرف
ظہور پر تہے بسبب حضرت جبریل علیہ السلام کے آنیکے اور جب
حضرت جبریل عم نے کہا کہ انا رسول ربک لاهب لك
غلاما ذکیا شاد و خوش ہوگئین اور اُنسے اُنس کیا اور حضرت
جبریل عم نے جب اُنکا یہ حال دیکہا اونکے گریبان مین پہونک ماری
اس سے گدگدی ہوئی اور منزل ہوگئین اور حضرت مریم کے نطفہ مین
قوت مرد کے نطفہ کی تہی حمل رہگیا اور جو بات حضرت مریم عم مین تہی
وہ بچہ مین آگئی یعنے اللہ تعالیٰ سے اعتصام اور اسکی طرف التجا
اور خوشی و خورمی ہیئت ملکیہ سے پس انکی حالت سریان کر گئی
ہر قوت مین نفس کی یہانتک کہ قوت مصورہ اور مولدہ تک مین
اور بات یہ ہی جو اطبا کہتے ہین کہ جو شخص چاہے میرے گہر لڑکا پیدا
ہو وہ وقت صحبت کے لڑکے کا تصور کرے اور حضرت جبریل کے نفخ

عالم المثال وخواص الروح من قبل نفخ جبرئیل
اذهو السبب فی التصویر لخصلت فی جبلته
ملكة راسخة شبیهة بجبرئیل وهذا معنے تائید
الله له بروح القدس ولما ولدت مریم اظهر الله
علیها الآیات منها ان الملائكة نادته بجمیع ما
یرزق الله ولدها من الكمالات وعملت اجمالا
بجمیع حالاته وكمالاته فی وقت الصبی والشبابة و
الكهولة ومنها انها التجأت الی نخلة یابسة فرجع
فیها الحیوة واخضرت واسمرت فی سویعات
وانبع الله لها عینا ومنها انها قذفت بالزنا
فدفع الله عنها القذف بانطاق الولد فی غیر وقت
النطق لما انطوی فیه من القوة الروحیة ولما شب
عیسی علیه السلام رزق العلم والكتاب والحكمة
من غیر تعلیم فظهرت علیه الآیات فكان یخبرهم
بما یاكلون ویدخرون فی البیوت وكان یخلق من
الطین كهیئة الطیر فینفخ فیها فیكون طیرا باذن
الله فكان یسری فیه الحیوة فی ضمن سرایة نفخته
فی الطین فیكون الامر دائرا بین القسر بالنفخ و
بین الحیوة ثم یقع میتا وكان یحیی الموتی باذن
الله تعالی فالنفس المتعلقة بالجسد تعلق الوهم
لا تعلق الحیات یبارك علیها عند دعوة عیسی علیه
السلام وانعكاس الحیوة منه فینقلب المیت حیا ثم اذا
فارقه عیسی علیه السلام مات فی الحال وكان فی دین عیسی
علیه السلام سهولة وسعة فاحل لهم بعض ما حرم علیهم
وذلك لان النوامیس الشاقة انما تنعقد فی مصادمة

عالم مثال اور خواص روح اوسمین منطوی ہوا کیونکہ وہی سبب تھے اوس
صورت کے تو حاصل ہوئے انکی جبلت مین ملکہ راسخہ مشابہ جبرئیلؑ
کے اور یہ معنے ہین تائید روح القدس کے اور جب حضرت مریم
علیہا السلام جنین یعنے لڑکا پیدا ہوا اللہ تعالے نے حضرت
مریم پر نشانیان ظاہر کین اونمین سے ایک یہ ہے کہ ملائکہ نے آواز
دی کہ اللہ تعالے انکو ایسے ایسے کمال نصیب کریگا اور انہون نے
مجملا سب کمالات اپنے فرزند کے جان لئے لڑکپن اور جوانی اور پیری
کے اور ایک یہ ہے کہ انہون نے التجا کی ایک کھجور سوکھی ہوئی کیطرف
وہ سرسبز ہوگئی اور پھل آگیا اور چشمہ جاری کر دیا اور ایک
یہ ہے کہ جب زنا کی تہمت لگی خدا نے اوس سے بری کیا بچہ کے
بولنے سے ایسی عمر مین جو بولنے کا وقت نہ تھا کیونکہ اوس
مین قوت روحیہ تھی اور جب جوان ہوئے حضرت عیسے علیہ السلام
انکو اللہ نے علم و کتاب و حکمت عطا کی بغیر کسی کی تعلیم کے پھر اونپر
نشانیان ظاہر ہوئین وہ بتا دیتے تھے جو لوگ کھاتے تھے اور
جو گھرون مین رکھ چھوڑتے تھے اور مٹی کی ایک پرند کی صورت
بناتے اوسمین پھونک مارتے وہ پرند ہو جاتا اللہ تعالے کے اذن
سے اوسمین انکی پھونک کے ساتھ جان آجاتی تھی یہ امر دو باتون
پر تھا حضرت عیسے علیہ السلام کی پھونک پر اور حیات پر پھر گر
پڑتا مردہ ہو کر اور اللہ تعالے کے اذن سے مردہ کو زندہ کرتے تھے
تو نفس متعلق جو جسم سے ہی متعلق وہم نہ متعلق حیات اسمین
اللہ تعالے برکت دیتا تھا انکی دعا کیوقت اور اس سے عکس حیات کا
پڑتا وہ مردہ زندہ ہو جاتا پھر جب حضرت عیسے جدا ہوتے
اسیوقت مرگیا فورًا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے دین مین آسانی تھی اور
گنجائش تو جو چیزین اون کے دین مین حرام تھین اللہ تعالے نے حلال
کر دی تھین یہ اسواسطے کہ شریعت سخت جب منعقد ہوتی ہے

کانہ ملک یمشی علی وجہ الارض فاتہمہ الیہود بالزندقۃ واجمعوا علی قتلہ فمکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین فجعل لہ ہیئۃ مثالیۃ ورفعہ الی السماء والقی شبہہ علی رجل من شیعتہ او عدوہ فقتل علی انہ عیسی علیہ السلام ثم نصر اللہ شیعتہ علی عدوہم فاصبحوا ظاہرین

تاویل الاحادیث نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اما علومہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصولہا التی یرجع الیہا تاویلہا اموی منہا ان الملاء الاعلی کان بینہ صلی اللہ علیہ وسلم وبینہم مناسبۃ جبلیۃ من قبل کون نفسہ الناطقۃ عالیۃ و مزاجہ القسمی سابغا معتدلا یستوجب الاخلاق الفاضلۃ وکون اجتماعہما علی وجہ الاصطلاح فاوجب ہذا کلہ ان یتحقق من جانبہم فی قلبہ تائید مستمرۃ یترشح ذلک التائید تارۃ بان یتراآ والہ وتارۃ ان یخاطبوہ ویلہموا فی قلبہ وتارۃ ان یراہم فی منامہ ومثل ذلک ان الرجل الشجاع الکامل فی شجاعتہ یہیج خلقہ ذلک فیہ ساعۃ بعد ساعۃ بادنی سبب داعیۃ مقاومۃ الخصوم والاقتحام فی الحرب والضرب وکذلک کل خلق بالنسبۃ الی اثارہ فلذلک کان کلما تفرغ لما فیہ من تائیدہم فی یقظتہ او منامہ ترشح من ہنالک بحسب الاسباب المحافقۃ بہ ما شاء اللہ تعالی من جہۃ ہذہ الخلۃ کان مصروف العزیمۃ الیہم مصروفا بہم کانہم فی کل وقت

توگویا ایک فرشتے تھے کہ زمین پر چلتے تھے پھر یہودیوں نے اُنپر زندیق ہونیکی تہمت لگائی اور قتل پر جمع ہو گئے تو فمکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اللہ تعالی نے انکے واسطے ایک صورت مثالیہ بنا دی اور انکو آسمان پر اُٹھا لیا اور اُنکے گروہ میں سے یا دشمن کے ایک آدمی کو اونکی صورت کا بنا دیا تو وہ قتل ہوا اُنکے گمان میں یہ ہے اللہ تعالی نے اُنکے گروہ کی مدد کی دشمن پر وہ غالب آئے

تاویل احادیث نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سو اونکے علموں کی ایسی اصلیں جنکی تاویل اونسے علاقہ رکہیں بہت امر ہیں اونمیں سے ایک یہ ہے کہ ملاء اعلے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان جبلی مناسبت تھی کہ آپکا نفس ناطقہ عالی تھا اور مزاج نسبے کامل معتدل کہ اخلاق فاضلہ کا مستوجب تہا اور دونونکے جمع ہونیکا اصطلاح کی وجہ پر مقتضی تہا تو اس سے ثابت ہوئے اونکی جانب سے انکے قلب میں تائید ہمیشہ برابر اس تائید کی ترشح سے کبھی یوں کہ دکہائی دیتی تہی اور کبھی یوں کہ باتیں کرتی تہی اور دلمیں الہام کرتی تھی اور کبھی خواب میں دکہائی دیتی اور اوسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک مرد شجاع و بہادر اپنے شجاعت میں کامل ہو اوسکی شجاعت ہمیشہ تقاضا کرے تہوڑے سے بات پر دشمن سے مقابلہ کا اور لڑائی میں زیادتی اور تہور کا اور اسیطور سے ہر خلق اپنے آثار سے نسبت رکھتا ہے تو اسی سبب جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوس تائید کے لئے فارغ ہوتے وہاں سے وہ ترشح ہوتے اُن سببونکے موافق جو پیش آتے جس قدر اللہ تعالے چاہتا تو اس خو کے سبب آپ کی ہمت مصروف تھی ملاء اعلے کیطرف اور گہری ہوئے تھے اونکی برکتوں میں ہر وقت خواہ



سواء فی ذلک اوقات اشتغاله بالجهاد واوقات اعتکافه فی مسجده ومن جهة هذه الخلة کان اکثر معجزاته حصول البرکة فیما یبرک علیه من طعام وشراب وغیرهما ومنشاء ذلک ان النفس التی هی بمنزلة التمثال لتائیدهم کلما توجهت الی شیٔ یجتهد همتها انفتح لامحاله فج واسع من همهم وان همهم لتسخر عالم الموالید بالالهام والاحالة والتقریب فان کان فی همتهم حدوث نار مثلا ولا سبب لها فی الموالید او هنالک سبب ضعیف لا یستتب لاحداثها اوجبت همتهم حدوثها وقس علی ذلک الالهامات ومن جهة هذه الخلة شق صدره صلی الله علیه وسلم وملاء حکمة وایمانا اسری به الی بیت المقدس ثم الی السموات ثم الی ما شاء الله ورای ارواح الانبیاء علیهم السلام ورای الملائکة متشبحین بصورهم واشکالهم وخلص الی صورة الحق فی قلب الانسان الاعظم فتشبح یا مثل ما هنالک ومنها ان استوجب علیه السلام باستعداده الذی خلقه الله علیه ان یتلقی من الملاء الاعلی علم تهذیب النفس ذلک لکونه ذا نفس عالیه ونسمة سابغة ومزاج مصطلح وذلک ان وجد الاخلاق الاربعة التی تدور علیها اقسام البر وعلی اضدادها فنون الاثم فی نفسه وتاذی مما یضاده کما یجد ابن آدم الجوع والظماء فیرغب فی الطعام والشراب یتاذی من فقدهما ثم صار منده

جہاد مین مشغول ہون خواہ مسجد مین اعتکاف مین ہون اور اس خو کے سبب سے آپکے اکثر معجزے برکت کے تھے طعام اور پانی وغیرہ برکت ہوتی تھی اور منشا اسکا یہ ہے کہ وہ نفس جو گویا ملاء اعلے کی تائید کی تمثال تھا جب اپنی کوشش ہمت سے جس شے کی طرف متوجہ ہوتا تھا وہ بالضرور کھل جاتی تھی راہ فراخ اونکی ہمتونکی اور بیشک اُنکی ہمتونکے مسخر ہین عالم موالید الہام واحالت و تقرب کے ساتھ تو اُنکی ہمتون مین آگ کا پیدا ہونا ہو مثلاً اور اوسکا موالید مین کوئی سبب نہو یا ہو تو ضعیف ایسا ہو کہ اوسکے پیدا ہونے کو پورا نہو تو اُنکے ہمتین آگ کے پیدا ہونے کو واجب کر دیتی ہین اور علی ہذا القیاس الہام اور اسی خو کے سبب آپکا صدر شریف شق ہوا اور اُسمین حکمت و ایمان بھر گیا اور آپ کو بیت المقدس لیگئے پھر آسمانون پر جہانتک خدا تعالے نے چاہا اور انبیاء علیہم السلام کی ارواحین دیکھین اور ملائکہ کو اُنکی شکلونمین دیکھا اور خالص ہوگئے صورت حق کی طرف جو انسان اعظم کے قلب مین ہے اور مجسم ہوئے اُن مثالون کے جو وہان تھین اور ایک اونمین سے یہ ہے کہ مستوجب ہوئے صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُس استعداد کے سبب جو اللہ تعالے نے اُنمین پیدا کی کہ ملاء اعلے سے تہذیب نفس سیکھین اور یہ اسواسطے کہ آپ صاحب نفس عالیہ اور روح کامل اور مزاج مصطلح تھے اور یہ یون کہ اپنے نفس مین پایا کہ مدار تمام نیکیونکا اخلاق اربعہ پر ہے اور سب قسم کے گناہ اُنکی ضدون پر اور اُن ضدون سے متاذی ہوئے اسطور جیسے آدمی کو بھوک پیاس لگتی ہے تو کھانے پینے کیطرف رغبت ہوتی ہے اور نہ ملے تو ایذا و تکلیف پھر آپ سے خود بخود اُن اخلاق کے

تصویر

الی ظہور اثارها کاندفاع الشجاع الی اثار الشجاعۃ
والرجل المجبول علی العدالۃ الی سیاسۃ المدنیۃ و
المنزل وهو قولہ تبارک وتعالیٰ واوحینا الیہم فعل
الخیرات ثم تامل علیہ الصلوٰۃ والسلام فیما کان
یومئذٍ من اعمال البر والاثم فعرف منشاء القبیلتین
من الهیئات النفسانیۃ وتاثیرهما فی تزکیۃ
النفس وتلویثہا وکیف یزید اعمال البر فی الحالۃ المطلوبۃ
وکیف یزید اعمال الاثم فی الحالۃ المهروب عنہا و
عرف مواقع کل عمل ووزن کل شئی ثم عرف کیف
تفصیل الاعمال فی الحیوۃ وبعد المماۃ الی الخیر والشر
ثم عرف کیف یوتی بالاعمال البریۃ وکیف یجتنب
عن الاعمال الاثمیۃ وما آداب الاعمال ومکملاتہا
ودواعیہا فکل هذہ العلوم ینبجس من التامل فی
مرآۃ نفسہ وجدانا او مقایسۃ ومنہا ان رزقہ
اللہ تعالیٰ فطنۃ یعرف بہا الارتفاقات من آداب
المعیشۃ وتدبیر المنزل والمعاملات وسیاسۃ
المدنیۃ وسیاسۃ الامۃ فعرف المصالح التی
یجری القوم فیہا وعرف الصحیح من السقیم وعرف
الذی یلیق بالاراء الکلیۃ النازلۃ من تلقاء الحق
والاراء الجزئیۃ الناشیۃ من هواجس النفوس
وجور الرؤساء ونحو ذلک ومثل ذلک کمثل الفقیہ
یتامل فی مسائل مشایخہ فیتفطن لکل شئی وجہا
ویعرف الامور الکلیۃ التی طردها ویعرف الذرائع
والدواعی فیسد الشئی بسد ذرائعہ وعسی ان تاملت
تاریخ الملوک تجد ان احدهم قصد الی ترغیب السعر

آثار ظہور پانے لگے جیسے مرد شجاع سے شجاعت کے
آثار خود بخود نمایان ہوتے ہین اور جسکی جبلت مین عدالت
ہو اوس سے سیاست مدن اور تدبیر منزل اور یہی ہی جو فرمایا
اللہ تعالیٰ نے واوحینا الیہم فعل الخیرات پہر تامل کیا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُن کامونمین جو نیکی اور گناہ کے تھے اُس دن تو جان
لیا کہ دونو کا منشا ہیئت نفسانیہ سے ہے اور اُن دونو کی
تاثیر تزکیہ نفس مین اور اوسکی آلودگی مین ہے اور کیونکر
نیک کام زیادہ ہوتے ہین حالت مطلوبہ مین اور کیونکر زیادہ
ہوتے ہین گناہ کے کام حالت گریز مین اُنسے اور جان لیا
ہر امر کا مواقع اور ہر شئے کا وزن پہر معلوم کیا کیونکر پہنچانے
ہین اعمال حیات اور موت مین خیر اور شر کی طرف پہر
پہچان لیا کہ کیونکر نیکی کے کام ہو سکتے ہین اور کیونکر گناہ کے
کامو نسے بچ سکتے ہین اور اعمال کا آداب اور جنسے کامل ہوتے ہین
کیا ہے اور اون کی طرف بلانے والے کیا ہین تو یہ سب
علم پیدا ہوئے تامل سے آئینہ نفس مین از روے وجدان یا از روے
قیاس کے اور ایک اونمین سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایسی فطنت عطا
کی جس سے ارتفاقات کو پہچان جائین وہ کیا آداب معیشت
اور تدبیر منزل اور معاملے اور سیاست مدنیہ اور سیاست
امت اپنی جان لین مصلحتین جو قوم مین جاری ہونگے اور صحیح و
سقیم کو معلوم کرلیا اور جان لیا جو آراے کلیہ کے لائق ہے اور
اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو اور جو آراے جزئیہ سے جو نفوس کے خطرات
و وسواسوں سے اور رئیسوں کے جور سے ہو وغیرہ اوسکی مانند
اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک فقیہ تامل کرتا ہے اپنی مشائخ کے
مسئلونمین اور ہر شئے کی وجہ جان لیتا ہے اور پہچان جاتا ہے اُن امور کلیہ
کو جنکی تلاش کرتا ہے اور صحیح کو فاسد سے تمیز کرتا ہے اور جیسے

فتفطن بسبب الغلاء من قلة الزراع او قلة التجار فسعى فى رفع السبب وتوسل به الى المطلوب او قصد الى ان يامن من شر قوم فامرهم ان لا يركبوا الخيل ولا يلبسوا السلاح او الى ان لا يتظاهر عليه اعوانه فنهى ان يتناكحوا فيما بينهم ولا يتزاوروا الا باذن الملك ونحو ذلك مما لا يحصى كثرة فهكذا يكون التدبير والتفطن بمصالح السياسة ومنها ان الله تعالى كان من لطفه بعبادة اراد ان يفجر فى الناس عينا من رحمته يردها طوائف العرب والعجم فيرووا من عطش مهلك وذلك انه كان العرب والعجم منقادين لرسوم فاسدة تنافى الارتفاقات الصالحة مولين ظهورهم عما يهمهم فى دينهم فكانوا اجهل خلق الله بما يهذب نفوسهم اذهلهم عن ذكر الاخرة اغفلهم عن جلال الله وتوحيده اعبدهم للاصنام والطواغيت اظلمهم على الضعفاء اقطعهم للارحام فكان اللطف بهم ان ينبهوا على وخامة ما هم فيه ويهدوا الى الحق ويواخذوا بالطريق المستقيم اشاؤا ام ابوا وهذا اللطف هو باب من ابواب التدبير والتدبير من بقايا الخلق والخلق من بقايا الابداع وذلك ان الله تعالى لما ابدع النفس الكلية ابدعها بحيث يتمطى لاحوال كثيرة تصير تارة انسانا واخرى فرسا واخرى حجرا الى غير ذلك فكان لخروجها من القوة الى الفعل فى هذه الامور على النظم الطبيعي الذي هو الخير من بقايا ابداعها ومن مقتضات الجود الذي اقتضى الابداع ثم لما حصل العلم بتفاصيله

اور مقتضا تو جس شئے کو روکنا ہوا اوسکے ذریعہ کو رد کر دیا ہی اور اگر تم تاریخ دیکھو تو معلوم کرو کہ ایک بادشاہ نے ارادہ کیا کہ بہاؤ سستا ہو تو غور کی کہ گرانی کہیتی کم ہونیسے ہوتی ہی یا سوداگر کم ہونیسے تو اُسکے سبب کو دور کیا اور اس وسیلہ سے اپنی مقصد کو پہنچا یا ارادہ کیا کہ کسی قوم کے شر سے امن ہو تو انکو حکم دیا کہ گہوڑونپر سوار نہوں اور ہتیار نہ باندہیں یا یہ کہ اوسکے مددگار اوس کی مدد نکریں تو منع کر دیا کہ آپسمین بیاہ شادی نکرین اور بے اجازت بادشاہی آپسمین ملاقات نکرین اور اسکی مانند بہت باتین ہین تو اسیطرح سیاست کے مصلحتین نکال لینی اور دریافت کر لینی ہوتی ہین اور ایک اُنمین سے یہ ہی کہ اللہ نے اپنی بندونپر لطف کر کے ارادہ کیا کہ اپنی رحمت کا چشمہ جاری کری لوگونمین کہ گروہ کے گروہ عرب و عجم کے اوسپر آئین اور سیراب ہون اور ہلاک کرنیوالی پیاس سے بچین یہ اسلئے کہ عرب و عجم فاسد رسمون کے پابند تھی جو اچھی عادتونکے خلاف تہین دین کے باتونسے پیٹھ پہیر کے ہوتے تھے اللہ تعالی کی تمام خلقت سے زیادہ جاہل تھی اُن باتونسے جنسے تہذیب نفس ہوتی ہے آخرت کو بہولے ہوئے تھے اور اللہ کے جلال اور اسکی توحید سے غافل تھے اور بہت بتونکو معبود جانتے تھے ضعیفونپر ظلم کرتے تھی قطع رحمی اُنمین بہت تھی اللہ تعالی نے انکو آگاہ کیا ان باتونکی بُرائی سے اور حق کیطرف ہدایت کیگئی اور پکڑے گئے صراط مستقیم کیطرف مرضی سے یا غیر مرضی سے اور یہ اللہ تعالی کا لطف ہی ایک دروازہ ہے اُسکی تدبیر کے دروازونمین سے اور تدبیر ہے بقایا خلق کے اور خلق بقایا ابداع کی اور یہ یون ہی کہ اللہ تعالی نے جب نفس کلیہ کو پیدا کیا تو پیدا کیا ایسا کہ اوسمین بہت حال ہون کبھی انسان ہوجاے کبھی گھوڑا اور کبھی پتھر اسیطرح اور اور تو اسکو قوۃ سے فعلمین نکالنا ان امورمین بطور نظم طبیعی تہا کہ وہ خیر ہی اوسکی ابداع کے بقایا تہا اور جود کا اقتضا تہا کہ جسکا ابداع نے اقتضا کیا پہر

ابداع

وحصل لکل نوع وشخص صورۃ مقتضیۃ لاثار
بخصوصہما ولم یکن صدّھا عن آثار خیرا ولاظہور
الحوادث التی تنافی النظام الخیر خیرا وجب ان
یہیج فی الارض دواعی ویحول نحو یلات تقرب
الامور الی النظام الخیر وذلک من تمام الخلق و
تکمیلہ ومثل الجود الذاتی فی ھذہ الثلثۃ کمثل
سیل یمشی علی وجہ الارض حتی اذا زاحمہ سدّ
تخلل الماء فی ثلمات ھنالک فخرج من ثلمۃ مثلثا
ومن ثلمۃ اخری مربعا ومن ثلمۃ ثالثۃ مدورا ثم
زاحم سد آخر اشد من السد الاول واوکد فنفذ
الندی والرطوبۃ فی مسام الارض والریح فوصل
من ھذا السبیل اثر من آثار الماء واللہ اعلم
وبالجملۃ فتمثلت ارادتہ تلک فی الملاء الاعلی و
تشبحت شخصا مثالیا نسمیہ نبی الانبیاء وجذر
الشعائر الالٰھیۃ وترشحت من ھنالک قطرات
الرحمۃ فی الارض ونبعت عیون اللطف من مسام
المو الید فی کل زمان ودورۃ بحسب المشخصات
الواقعۃ فی تلک الازمنۃ والادوار فکان ترشحہا
فی بعض الازمنۃ علی قلوب بنی آدم واولئک الرسل
والانبیاء ثم لم یکن لیتم الامر حتی یوجد فی نظام
الارض مادۃ تصلح لانطباع تلک الصورۃ کمثل
المرآۃ تنطبع فیہا صورۃ الرجل فالرجل المنطبع ھنا
صورتہ ھی الارادۃ المتمثلۃ فی الملاء الاعلی والمرآۃ
رجل من بنی آدم یفعل من باب الخصام والقتال و
بذل المال وتالیف الرجال ما یفعلہ ملوک الناس

اور ہر نوع اور ہر شخص کو اوسکی صورت ملی جو اوسکے آثار کی
مقتضی تھی اور اُسکا روکنا خیر نہ تھا اور نہ خیر تھا روکنا اُن
حوادث کے ظہور کا جو نظام خیر کے مخالف تھی تو ضرور ہوا کہ جو
زمین مین اوسکے داعیہ اٹھین اور پھیرین اُن تحویلات کیطرف
جو قریب ایسے امر کے ہون جو نظام خیر کیطرف ہون اور یہی تمامی
خلق سے اور تکمیل خلق کے اور مثال جود ذاتی کی ان تینون مین
مثال رَو ندی کی ہے جو رُوکے زمین پر بہتی ہے کہ جب اُسے دیوار
مزاحمت کرے تو پانی اُن سوراخون مین گہس جائے جو وہان ہون
تو کسی رخنہ سے مثلث نکلتا ہے اور کسی سے مربع اور کسی سے گول ہے
اوسکو ایک اور دیوار روکے جو پہلی سے زیادہ مضبوط ہو اور محکم ہو
تو اوسکی سیل و رطوبت زمین کے مسامات مین جائے اور ہوا مین
اور اس راہ سے پانی کے اثرون مین اثر پہنچے واللہ اعلم بالصواب
حاصل کلام یہ ہے کہ اُسکا وہ ارادہ متمثل ہوا ملاء اعلی مین اور ایک
شخص مثالی بنگیا نسمہ اوسکا نبی الانبیاء اور جذر شعائر الٰہیہ ہے
اور وہان سے مترشح ہوئے رحمت کے قطرے زمین پر اور نکلے
لطف کے چشمے موالید کے مسامات سے ہر زمانہ مین موافق مشخصات
واقعہ اُس زمانہ اور دوران کے تو اُسکا ترشح بعضے زمانہ مین
نبی آدم کے قلوب پر تہا اور وہ رسول اور نبی ہین پھر یہ امر
تمام نہوتا تہا جب تک نظام زمین مین مادہ نپایا جائے
ایسا کہ اس صورت کا انطباع پذیر ہو جیسے آئینہ مین آدمی
کی صورت منطبع ہوتی ہے تو وہ عکس آدمی کا وہی اُسکی
صورت ہے تو وہ ارادہ متمثلہ ملاء اعلے مین وہ صورت
ہے اور آئینہ آدمی نبی آدم مین سے کرتا ہے
جھگڑا اور جنگ اور مال خرچ اور تالیف رجال
جو کیا کرتے ہین بادشاہ لوگون کے

والانطباع ان ينفث فى فعاله تلك روح قدسى
هى تلك الارادة المتمثلة فكانت المادة فى هذه
الدورة ذاته صلى الله عليه وسلم فنبعت من هنالك
وعين النواميس اعقب نبوعها ضبط المبهمات و
تعين المقادير لئلا يكلف الناس الا بامر مضبوط
لا يتطرقه التحريف ولا يتخلله التسلل ويكون
كالامر المحسوس يتداوله القوم ويتمسكون به فى
تقربهم الى الله فانزل الله القرآن العظيم وشرع لهم
الطواف بالبيت العتيق وامرهم بنواميس ولم
يتعين القرآن الا فى اللغة العربية ولا البيت الا بما
كانوا يطوفون به قرنا بعد قرن ولا النواميس الا
بما شاعت بين الامم الاسماعيلية والاسحاقية
وهو قوله تبارك وتعالى وما جعل عليكم فى الدين
من حرج ملة ابيكم ابراهيم ثم انزل الامانة
فى جذر قوم من خيار اصحابه فانبسطت داعية
الجهاد فى صدورهم كما تنبسط الهواء فى الزق عند
النفخ فصاروا امة اخرجت للناس وجاءت الرحمة
تختل دونهم وتتقى بهم حتى تم امر الله ودخل
الاسلام كل بيت من وبر او مدر بذل ذليل او
عز عزيز ومنها ان نفسه القدسية استعدت
ان ينكشف عليها حوادث العالم الماضية والآتية
وذلك لان الوقائع الكلية تتشبح فى الملاء الاعلى
بصورها المثالية تشبحا عظيما والوقائع الجزئية التى
هى ناشية من اسباب خفيفة اولا تؤثر فى الملاء
الاعلى رضا ولا سخطا لا تتشبح كبير تشبح الا قريبا

اور انطباع یہ کہ پہونکے اوسکے کاموں مین وہ روح قدسی وہ
ارادہ متمثلہ ہی تو تہا اوس زمانہ مین مادہ ذات مبارک
صلے اللہ علیہ وسلم کے تو جاری ہوگئے وہان سے چشمے احکام
الٰہی کے اور پہیلا گیا اونکے نوع کا مبہمات نے اور مقرر
ہوگئی مقدار اسلئے کہ لوگ مکلف ہون امر مضبوط کے تاکہ تحریف
اوسکی اور رستے نہ نکال دی اور تسلسل خلل اُسمین نکرے
اور ایسا ہو جیسے ایک امر محسوس ہو کہ وہ تہون ہاتہ مین
لوگ اور اُس سے سند لین تقرب الی اللہ مین پس نازل کیا قرآن
عظیم اور مقرر کیا طواف بیت اللہ کا اور مقرر کیا احکام کا اور قرآن
عظیم لغت عرب مین معین ہوا اور کعبہ شریف جسکا طواف کرتے
تہے قرنون سے اور وہ احکام جو شائع تہی اسماعیلیہ امتون مین اور
اسحاقیہ مین اور یہی قول ہے سبحانہ تعالیٰ کا وما جعل علیکم
فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم پہر نازل کی امانت اصل
قوم مین بہترین اونکے اصحاب کی تو داعیہ جہاد کا اونکے
سینون مین پہیلا جیسے ہوا پہیلتی ہے مشک مین پہونکنے سے تو
ہوگئے وہ امت اخرجت للناس اور رحمت آئی کہ اون کی
حفاظت کرے اور اونکے سوا کو تباہ یہانتک کہ پورا ہوا امر اللہ
کا اور اسلام داخل ہوگیا گہر گہر مین صحرائی اور شہری سب کے
گہر مین خواہ اونکو ذلت سے خواہ عزت سے اسلام حاصل
ہوگیا اور اون مین سے یہ ہے کہ آپکے نفس قدسیہ استعداد رکہتا
تہا کہ اونپر منکشف ہو جائین حوادث گذرے ہوے زمانہ کی اور
آنیوالے زمانہ کے اور یہ امر اسواسطے تہا کہ شبح عظیم وقائع کلیہ
اپنی تشبح مثالی سی ملاء اعلے مین صورت پاتی ہین اور وہ وقائع جزئیہ
کہ اسباب خفیفہ سے پیدا ہون اول موثر ہوتے ہین ملاء اعلے مین وہ
صورت بڑی نہین پاتی مگر اوسوقت کہ اونکے وجود کا وقت قریب ہو

من وقت وجودها اما الاٰتية فلان لها اسبابا توجبها ولا سبابها اسبابا وهلم جرا فاذا ابلغ النظام الى جملة من الاسباب اوجب جود الله ورحمته ان تتشبح صورة الحادثة للسببية فى مداركهم كلما تضاعفت الاسباب واقترب الوقت تاكد التشبح وسر ذلك كله ان معرفة النظام الطبيعى الذى هى الصورة الجزئية للنفس الكلية هو العلم الاعلى فازكاهم يستوجب ان تتشبح عنده الحادثة فى اول بدوها ومن دونه يستوجب ان تتشبح بعد ذلك ثم وثم واما الماضية فلان العباد لهم صور معلقة فى الجو فى خطيرة القدس ادركنا ذلك بالكشف فاذا عمل العبد عملا صالحا تكمل به نفسه ويرضى به الملاء الاعلى عنه ويرحمه به الله تبارك وتعالى بدا فى صورته ضوء ونور ونكتت نكتة بيضاء واذا عمل عملا سيئا تفسد به نفسه ويسخط لاجله الملاء الاعلى ويلعنه به الله تبارك وتعالى بدا فى صورته ظلمة وسواد ونكتت نكتة سوداء وهذه الصورة تستقر فى خطيرة القدس الى ان يجيئ انقضاء هذه الدورة فاذا انقضت بطلت الصور فما من عارف لحق بهم الا وينكشف عليه ما شاء الله من احوالهم بالنظر فى تلك الصور منهم المقل ومنهم المكثر على درجاتهم عند الله من هذا القبيل بعض كلامنا فى ذكر السلف من الانبياء والاولياء وربما كانت للواقعة العظيمة من انعام بليغ او اهلاك مستطير صورة مستقرة فى

اور وہ وقائع جو آنیوالے زمانہ مین ہونیوالی ہین وہ اسلئے کہ اُنکے لئے سبب ہوتے ہین ایسے کہ انکو واجب کردین اور انکے سببونکے واسطے بھی سبب ہوتے ہین اور اُنکے سببونکے سببونکے واسطے اور سبب ہین اوراسیطرح جب سب سبب ہوجاتے ہین تب اللہ تعالی کا جود اور رحمت واجب کرتے ہین کہ صورت پکڑے وہ حادثہ سببیت اُنکے مدرکونمین اور جسقدر زیادہ ہوتے جاتے ہین سبب اور قریب ہوتا جاتا ہی وقت موکد ہوتے جاتی ہی وہ صورت اور اس سبب کا سر یہ ہے کہ معرفت نظام طبیعی کے جو صور جزئیہ ہیں نفس کلیہ کی علم اعلی ہی تو جو اونمین بہت زکی ہوتا ہی اُسکے واسطے یہ حادثہ اول شروع مین صورت پکڑتا ہی اور جو اُس سے کم ہوتا ہی اوسکے لئے اوسکے بعد اور علی ہذا القیاس اُسکے بعد اور جو حادثے گذر چکے ہین اونکا یہ حال ہی کہ آدمیونکی صورتین جو مین معلق ہوتے ہین حظیرہ قدس مین یہ ہمکو کشف سے معلوم ہوا ہی جب بندہ کوئی اچھا عمل کرتا ہی اُسکا نفس کامل ہوتا ہی اور ملاء اعلے اُس سے خوش ہوتے ہین اور اللہ تعالی اُسپر رحمت کرتا ہی اُسکی صورت مین روشنی اور نور ہوجاتا ہی اور ایک روشن نکتہ ہوجاتا ہی اور جب بندہ کوئی برا عمل کرتا ہی اُسکا نفس فاسد ہوجاتا ہی اور اُسپر ملاء اعلے غصے ہوتے ہین اور اُسکے سبب اللہ تعالی لعنت کرتا ہی اوسکی صورت مین ظلمت اور سیاہی آجاتی ہی اور ایک نکتہ سیاہ ہوجاتا ہی اور یہ صورت قرار پکڑے رہتی ہی حظیرہ قدس مین جبتک کہ اُس دورے کے پورا ہونیکا وقت آئے تو جب وقت ہوجاتا ہی وہ صورتین مٹجاتی ہین پس کوئی ایسا عارف نہین کہ جب اون سے جا ملے اور اُسپر منکشف نہو جائین جسقدر اللہ تعالی چاہی انکا حال اُنکی صورتون مین دیکھنے سے بعضونکو کم بعضونکو زیادہ اپنی اپنی درجہ کے موافق جیسا اللہ تعالی کے نزدیک تبہ رکھتی ہون اور اسی قبیل سے ہمارا بعض کلام انبیاء و اولیاء سلف کے ذکر مین اور کبھی واقعہ عظیمہ کے لیے انعام بلیغ یا ہلاک کرنیوالا مستطیر صورت قرار پاتی ہی

وہ وقت جبکہ دنیا میں سبب ۱۲

مدارك الملاء الاعلى يعرف فيتفطن من هنالك وربما وقع سمع العارف حديث يحدثه الناس على غفلتهم ونكرتهم فيتلخص للعارف من تاويل تلك الاحاديث ما يتفطن به الصحيح من الموضوع فيهتدى للحق المطابق للواقع وبالجملة فقلما كان احد من اللاحقين بالملاء الاعلى الداخلين فى تضاعيفهم الا ينطبع فى لوح نفسه من تلك الوقائع العظيمة ما يناسب جذر مزاجه الذى خلق عليه ولما كانت نفسه القدسية صلى الله وسلم انطوى فيه رياسة العالم وامامة الملة وشاركت الملاء الاعلى فى التدبيرات العظيمة مشاركة قوية استوجب ان ينطبع فيها من قصص السابقين والوقائع المجمعة ان تحدث ما له نسبة بالملة اشاعة او اضاعة او هو مقتضى النظم الطبيعى فى الانسان او مقتضى الاسباب العظام ونحو ذلك ووقائع القيمة كظهور الدجال ووجود المهدى ونزول عيسى عليه السلام ودابة الارض وخروج ياجوج وماجوج اشد الوقائع المجمعة تشبحا لان مبداها النظم الطبيعى تفصيل ذلك ان مبداء ظهور القيامة واشراطها امور ثلثة احدها حوادث مستطيرة تهلك الانسان والحيوان وشيئا كثيرا من النبات والمعدن كالخسف والطوفان والزلازل والصيحات والمشاجرات لاسباب سماوية وارضية توجبها والثانى ان يصعد من الارض هيأت فاسدة بعضها من قبل اعمالهم القصدية وبعضها من قبل امور الاختيا

ملاء اعلے کے مدارک مین تحقیق پہچانتا ہی اور معلوم کر لیتا ہی دہانسے اور کبھی سنتا ہی عارف لوگون کی باتین جو وہ آپس مین کرتے ہوتے ہین اور انکو اپنی باتون کی خبر نہین ہوتی غافل ہوتے ہین تو عارف کو انکی تاویل خالص معلوم ہو جاتی ہی ایسی جس سے صحیح اور غیر صحیح مین تمیز ہو تو وہ ہدایت پاتا ہی حق مطابق واقعہ کے حاصل کلام کوئی ایسا کم ہی جو ملاء اعلے مین جا ملے اور اسکے نفس مین عکس نہ پڑے اُس وقائع عظیمہ کا جیسے اوسکی اصل مزاج ہو جسپر وہ پیدا کیا گیا ہی اور جسوقت نفس قدسیہ صلی اللہ علیہ وسلم مین رکھی گئی تھی ریاست تمام عالم کی اور امامت ملت کی اور ملاء اعلے سے تدبیرات مین مشارکت قویہ تھی تو ضرور ہوا کہ اوسمین عکس پڑے قصص سابقین کا اور وقائع مجمعہ کا کہ بیان کرے جسکو ملت سے مناسبت ہو واسطے اشاعت یا اضاعت کے یا وہ مقتضے ہو نظم طبعی کا انسان مین یا وہ مقتضے اسباب عظام ہو اور اوسکی مانند اور وقائع قیامت کے جیسے ظہور دجال کا اور حضرت مہدی علیہ السلام کا آنا اور حضرت عیسے علیہ السلام کا نزول اور دابۃ الارض کا حال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا سخت وقائع مجمعہ مین انکو صورت پکڑنے کے بسبب نظم طبعی کے تفصیل اوسکی یہ ہے کہ مبدا ظہور قیامت کا اور اوسکی اشراط کا تین امر ہین ایک تو حوادث مستطیرہ کہ ہلاک کرینگے انسان اور حیوان اور بہت چیزون کو نباتات اور معدنیات کو مانند دہنس جانے اور سیلاب اور زلزلون اور آوازون اور آپس مین لڑائیون کے بسبب آسمانی اور زمینی اسباب کے کہ وہ اونکو واجب کرتے ہین اور دوسرا امر یہ ہی کہ زمین سے بصورت فاسد اوپر جاتی ہی بعضے تو لوگون کے اعمال کے سبب جو قصدا کرتے ہین اور بعضے بسبب اتفاقات کے

لھم فیھا فتمثل الجو بتلک الالوان الفاسدۃ فلا
ینزل جود اللہ الا متلبسا بتلک فیستعد العالم
لحدوث نفوس خارجۃ عن الحد الذی وضعہ
اللہ لنوع الانسان اما افراطا او تفریطا فالبعض
یمیل الی عالم التجرد والانسلاخ والبعض الاخر
الی البھیمیۃ فیحدث فی نوع الانسان مرض ثم
یتصعد ھیأت اخری اشد من تلک الھیات
قبحا او فرنتنا فینزل جود اللہ متلبسا بھا
فیستعد العالم لحدوث نفوس اشد خروجا
من الحالۃ الاولی وھلم جرا حتی یختل التقائیس
فلا یصدق نجومی فی نجومہ ولا طبیب فی طبہ
وینبو الخبیر کل النبو ولا یوجد فی الارض احد
یقول اللہ اللہ ویجدث اکثر الحوادث او یتمحض
للاسباب الطاریۃ کالدعاء والتوجہ الی الارواح
ونحو ذلک فعند ذلک یجب فک النظم والثالث
سر خفی فی الحکمۃ الربانیۃ لا تتناول لم کما
یتناول کون النار حارۃ یابسۃ دون الماء و
کون الشمس تجری من المشرق الی المغرب فی حرکتہا
السریعۃ ومن المغرب الی المشرق فی حرکتہا السنویۃ
ثم بعد ذلک فی التشبیہ وقائع الملۃ والخلافۃ
لاسیما ما وقع فی زمن الخلفاء الراشدین من
فتوح العراق والشام والمصر وکثرۃ الاموال و
ان ھلک کسری فلا کسری بعدہ وھلک قیصر فلا
قیصر بعدہ ثم وقائع الملک العضوض الذی کان
فی بنی امیۃ فانھا تشبیہ تشبیھا قویا ثم وقائع

ع یعنی بیابست آتی ہے ۱۲

تو جو بہر جائیگا ان فاسد رنگون سے تو اللہ کا جود انہیں کا لباس
پہنے رہیگا۔ تو عالم مین استعداد ہو جائیگی واسطے پیدا ہونے
اُن نفسون کے جو خارج ہین اُس حد سے جسکو اللہ نے وضع کیا ہے
واسطے نوع انسان کے یا از روے افراط کے یا از روے تفریط
کے تو بعضے مائل ہونگے عالم تجرد کیطرف اور بعضے بہیمیت کے
جانب پہر نوع انسان مین بیماری پیدا ہوگی تو ایک اور
صورت اوپر جائیگی پہلی صورت سے بہت سخت برائی مین
اور بدبو ہونے مین پس اسکا جود اوسی شکل مین آئیگا اب عالم
مین اور استعداد پیدا ہوئیگی واسطے پیدا ہونے ایسے نفسونکے
جو پہلے سے بہت سخت ہین بعد اسکے اور اور اسیطور سے
یہان تک کہ قیاسون مین خلل آجائیگا کوئی نجومی اپنی نجوم مین
سچا نہین ہوئیگا اور نہ طبیبی اپنی طب مین اور نیکی موقوف
ہو جائیگی بالکل یہان تک کہ کوئی اللہ اللہ کہنے والا زمین
مین پیدا نہوگا اور پیدا ہونگے اکثر حادثے یا بار رہینگے اسباب
جیسے دعا اور توجہ ارواح اور اسکی مانند اُسوقت واجب
ہوگا فک نظم اور تیسرا امر سر خفی ہے حکمت ربانیہ مین جسمین
چون چرا کا کچھ کام نہین جیسے یہ کہنا آگ گرم خشک
کیون ہے سوا پانی کے اور آفتاب مشرق سے مغرب کی
طرف حرکت سریعہ مین اور مغرب سے مشرق مین حرکت سنویہ
مین کیون جاتا ہے پہر بعد اسکے تشبیہ وقائع ملت وخلافت
مین خصوصا جو خلفاء راشدین سے واقع ہوا عراق کا فتح کرنا
اور شام ومصر کا اور کثرت مال اور یہ کہ ہلاک ہوا کسری
اور بعد اسکے کسری نہین اور قیصر ہلاک ہوا بعد اسکے قیصر
نہین پہر وقائع بادشاہ ظالم کے جو بنی امیہ مین ہوا انکی سب کے
صورت پانا صورت قویہ پہر وقائع

ایام بنی العباس ثم فتن الترك السلاجقة و
الجنكيزية وغيرهم وهذه التشبيهات طبقات
ودرجات فاذا قيس الى المتشبه تشبيها شديدا
ما هو دون ذلك كان كانه ليس بشئ فيؤتى
بلفظ الحصر مثلا فيظن من لم يرزق تبيين
الامر على ما هو عليه خلافا ومناقضة وذلك كقوله
صلى الله عليه وسلم ان ملكه بالشام اتى بلفظ الحصر
فيحير المتحير من قبل ان الملك فى غير الشام كان
اوسع واوفر والحق انه صلى الله عليه وسلم نظر
الى التشبيه الذى كان فى الطبقة الثانية فاخبر
عنه كانه ليس ما فى الطبقة الثالثة تشبيه شئ
وكذلك قال صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين
ظاهرا حتى يكون اثنا عشر خليفة فيشك
الشاك ويقول ان كان اراد خلافة النبوة
فقد انقضت بثلاثين سنة واربعة خلفا
وان كان اراد العدل والديانة فقد كان فى
هذه الخلفا الاثنى عشر من بعد احد من
منه وان اراد اثنا عشر بالتفريق فقد كان
العادلون اكثر من ذلك والحق ان للملة
فى الختلاطا وتغيرا درجة درجة فالذى كان
ايام الخلفاء الاربعة لم يوجد فى غيرها والذى
كان فى ايام ملك الشام لم يوجد بعدها فعد
النبى صلى الله عليه وسلم تلك الطبقتين ولم
يكترث لما بعدهما كثير اكتراث فتمت الطبقتان
فى اثنى عشر خليفة كلهم من قريش الاربعة

عہد بنی عباس کے پہر فتنے ترک سلجوقیوں کے اور چنگیز خانیوں کے وغیرہم
اور ان صورتوں کے بہت طبقے اور درجے ہین پس جسوقت
قیاس کیا جاوے ایک حادثہ سخت کا ساتہ اس حادثہ کے
جو اُس سے کم ہے تو وہ ایسا ہوگا کہ کچہہ ہی نہین تو
اُسپر بولا جائیگا حصر کے ساتہ کہ بس یہی حادثہ ہے جسکو
یہ امر روشن نہین وہ اُسوقت گمان کریگا خلاف اور
مناقضہ جیسا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
ہمارا ملک ملک شام ہی حصر کیا تہ فرمایا تو اسمین متحیر کو حیرت
ہوگی کہ ملک شام کے سوا اور بہی تو ملک وسیع اور زیادہ ہی
اور حق یہ بات ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صورت کی طرف
نظر کی جو طبیعت ثانیہ مین تہی اوسکی خبر دی گویا جو طبیعت
ثالثہ مین صورت ہی وہ اسکے آگے کچہہ بہی نہین ہی اور اسی
طور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دین قوی ہوگا جبتک
بارہ خلیفہ ہوون تو شک کرنیوالا شک کریگا اور کہیگا کہ اس سے
مراد خلافت نبوت ہی تو وہ تیس برس ہین اور چار خلفا مین
ہوگئی اور اگر مراد عدل و دیانت ہی تو بعد ان بارہ خلفا کے
اونسے اچہے ہوے اور اگر بارہ مراد متفرق ہین تو عادل بہت ہین
ہی بارہ ان سے بہت زیادہ ہوئے ہین اور حق یہ ہی کہ ملت کے
واسطے اختلاط اور تغیر ہین درجہ بدرجہ جو خلفا اربعہ
کے زمانہ مین تہا وہ اوروں کے عہد مین نہین اور جو ملک شام
کے عہد مین تہا وہ بعد مین نہ تہا تو شمار کیا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دونوں طبقوں کو اور خیال نکیا اُن دونوں کے بعد
کا بہت پس دونوں طبقے پورے ہوگئے بارہ
خلفا مین سب کے سب قریش تھے چار تو

المهديون ومعاوية وعبدالله بن الزبير و
عبدالملك واربعتر من اولاده وعمر بن عبد
العزيز ثم وقع ما وقع وكذلك قرب القيامة
وآخبرا نه بعث بين يدى القيامة كانه لا يعدها
قبلها من الوقائع والمدة شيئا ومنها ان النور
الذى سميناه من قبل نبى الانبياء جدير بان
يصير جارحة من جوارح للحق فى نزول رحمة
خاصة منه تبارك وتعالى تقتضى الى ان يحيط
بنفوس العصاة من بنى آدم غاشية عظيمة
منها تبدل سيأتهم حسنات وتكفر عنهم ما
تلوثت به نفوسهم من الهيأت الخسيسة
الدنيوية وصيرورته جارحة من جوارح الحق
يومئذ منشاؤها هو اللطف الذى صار فى
يومنا هذا سببا لنزول الشرائع وبعث الرسل
وتعيين شعائر الله فى الارض لكن ذلك يتوقف
على همة حثيثة من رجل كامل حق الكمال
لتكون همته كالقالب لسبيكة الذهب و
كالوكر للطائر وكالصورة للمادة المبهمة و
مثل ذلك مثل النفس الكلية لا تتنزل الى الارض
ولا تظهر فى المواليد ولا تتعين فى القوالب
الخاصة الا باستعداد ادات ارضية واستطارات
هيكلية ولذلك كانت نطفة الوالد ورحم
الوالدة شرطا لفيضان النفس الناطقة وحلول
الهواء والماء فى الارض ووقوع البذر هنالك
شرطا لفيضان النفس النباتية وعلى هذا القياس

مہدی ہیں اور حضرت معاویہ اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک
اور چار اُسکی اولاد سے اور عمر ابن عبدالعزیز پہر واقع
جو کچہہ ہوا سو ہوا۔ اور اسیطور قرب قیامت سے فرمایا
کہ مین بہیجا گیا ہون آگے قیامت کے گویا جو وقائع اُس سے
پہلے ہونیوالے ہین اُنکو کچہہ نگنا اور نہ اِس مدت کو شمار کیا
اور اُنمین سے یہہ ہی کہ وہ نور جسکا پہلے ہمنے نبی الانبیاء نام رکہا
ہی لایق تہا اس امر کے کہ اللہ تعالی کے ہاتہون مین سے ہاتہہ
ہون تبارک و تعالی کی رحمت نازل ہونیمین ایسی رحمت کہ
گنہگارون کے نفوس کو گہیر لے بہت اچہیطرح کہ اُنکی برائیون کو
بہلائیون سے بدلدے اور جن ہیئتون خسیسہ دنیویہ سے اونکے
نفس آلودہ ہوگئے ہین اونکو ڈہانک دی اور صلی اللہ
علیہ وسلم کا اُسوقت ہاتہ ہونا اللہ کے ہاتہون مین
سے اُسکا منشا وہی لطف ہی کہ آج کے دن سبب ہوا۔
نزول شریعتون اور رسولون کے بہیجنے کا اور شعایر اللہ کا
زمین مین مقرر کرنا اور یہہ موقوف تہا ایسے مرد کامل کے
ہمت برانگیختہ کرنے والے پر جو کمال کے حق کو پہنچا
ہوا ہو کہ اوسکی ہمت قالب ہوگا ایسی ہوئی سونے کی
یا مانند پرندون کے گہونسلے کی یا مانند صورت کے
واسطے مادہ مبہمہ کے اور اسکی مثال ہی نفس کلیہ کے مثال
کہ نفس کلیہ زمین پر نازل نہین ہوتا اور نہ مولید مین ظاہر
ہوتا ہی اور نہ کسی خاص قالبون مین معین ہوتا ہی مگر زمین
کے مستعد ادوات کے ساتہ اور استطار ہیکلیہ کے اور
اسیواسطے نطفہ والد کا اور رحم والدہ کی شرط ہی واسطے فیضان نفس
ناطقہ کے اور حلول ہوا اور پانیکا زمین مین اور تخم ریزی
شرط ہی واسطے فیضان نفس نباتیہ کے اور علی ہذا القیاس

وقد عرف قدر الله تعالی فی سابق قدره ان یکون ذلك الرجل هو محمد صلی الله علیه وسلم فیرغب هو یومئذ الی ربه تبارك وتعالی رغبة عظیمة فیهطل بسبب رغبته جود الله من طریق نبی الانبیاء فانطوی هذا السر فی نفسه فعرفه فی ضمن معرفة ذاته واوجب ذلك معرفة وقائع الحشر واوجب ذلك تقدمه صلی الله علیه وسلم علی الناس قاطبتهم وان یکون الناس کلهم آدم فمن دونه تحت لوائه وان یکون هو علیه السلام فاتح الشفاعة الکبری ویکون اسعد الناس بشفاعته من حصل من نفسه استعدادها بمحبته صلی الله علیه وسلم واکثار الصلوة علیه فانشعب من کماله هذا له علوم اربعة احدها علم المحاسبة وحقیقة المحاسبة اطلاع النفوس بما تتشبث بذیولها وانطبع فی الواحها من الاعمال الصالحة والفاجرة وبخاصیة کل عمل من اعداد عذاب او ثواب وانما تطلع یومئذ بسبب انقشاع الظلمات المتراکمة الدنیویة عنها فالمحاسبة انما یختص یومئذ لامر یرجع الیهم واما جانب الحق فالمحاسبة قائمة منه کل حین لا تجدّدها واذا جاء وقت المحاسبة اوجبت الحکمة الالهیة ان یظهر اشباح یدس فیها روح المحاسبة ویخصصها مزاج الانسان الاکبر کما یخصص مزاج الانسان الاصغر ان یتشبح فی مدارکه الجبن بصورة الوبر والغضب بصورة الاسد

اور تحقیق ٹہیرا رکہا تہا اللہ تعالی نے اپنی پہلی ہی تقدیر مین کہ یہ ذات مقدسہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعا کرے وے اُسدن بڑی ہی دعا کرنا اسکی دعا سے اللہ تعالی کا جود برسے در ہو طریق نبی الانبیاء سے اس سر خفی کو لپیٹ رکہا تہا اُنکے نفس مقدس مین پس جان لیا اوسکو اوسکی ذات کی معرفت مین پس واجب کئی اس معرفت نے حشر کے وقائع او واجب کیا اسنے تقدم صلی اللہ علیہ وسلم کا سبکے سب پر قطعا اور یہ کہ ہو تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام اور جو اُنکے سوا ہین اُنکے جہنڈے کے نیچے اور یہ کہ ہون آپ فاتح شفاعت کبرے کے اور ہو نیک آدمیون کے آپ کی شفاعت سے جس کے نفس مین استعداد ہوا اوسکی آپ کی محبت سے اور آپ پر زیادہ درود شریف پڑہنے سے تو آپ کے اس کمال سے چار علوم نکلے ایک تو علم محاسبہ اور محاسبہ کی حقیقت ہی نفوس کی اطلاع اُس شئے پر جسکے دامن کو پکڑے اور منطبع ہو نفس کی لوح مین اعمال صالح اور فاجر اور اُنکی خاصیت سو بے شمار عذاب اور ثواب کے اور تحقیق اُسدن مطلع ہو بسبب دور ہوجانے ظلمات پے در پے دنیا کے اوس سے تو محاسبہ خاص ہوگا اُسدن واسطے اوس امر کے جو اُنکی طرف رجوع ہو لیکن حق کی طرف محاسبہ ہر وقت ہی اُسکے واسطے نیا نہین ہے اور جب وقت محاسبہ آئیگا واجب کریگی حکمت الہی یہ کہ ظاہر ہون قالب اور اُنہین جلے روح محاسبہ کی اور اونکو خاص کرے گا مزاج انسان اکبر کا جیسے خاص کرتا ہے مزاج انسان اصغر کا کہ صورت بناتا ہے اوس کی مدارک مین نامردی کی پشم کی اور غضب کی بصورت شیر کے

ورؤس الاشباح علی ما بیّنه صلی الله علیه وسلم
امورٌ منها عرض الاعمال وتشكّلها باشكال
مناسبة جوهرية تلزمه نوع لزوم كما بيّن
في مانع الزكوة حيث قال سيطوق شجاعا اقرع
وتطأه الابل باخفافها وتنطحه البقر بقرونها
وفي الغاصب الغال نحو ذلك وقال ان الغادر
ينصب لواءه عند استه وقال الله تعالى نورهم
يسعى بين ايديهم وعرضية كابيضاض الوجوه
واسودادها وطول عنق للمؤذن ونحو ذلك
ومنها قراءة الصحف ومناولتها من اليمين و
الشمال ووراء الظهر ومكالمة الله بقوله الم
اذ ذلك تراس وتربع ومنها ان يؤمر كل امة ان
تتبع معبودها فيهوي بهم نار جهنم ويخلص المؤمنون
بتجلي خاص استوجبوا له باعتقادهم الحق في
الله وصفاته ومنها نصب الميزان ووزن الاعمال
حتى البطاقة التي فيها لا اله الا الله ومنها ظهور
اخلاق كامنة لم تتشبح بالاعمال في الدنيا
كتشبح بان يامر الله بشيء فيعمل المامور
فيظهر منه الانقياد والرجاء ونحو ذلك ومنها
نصب الصراط وظهور كلاليب من نار فمنهم
من يكون كالبرق الخاطف او كالريح او الجواد
المضمر ومنهم الماشي السالم ومنهم مكلل وناج
ومنهم من يختطفه الكلاليب فيهوي في نار جهنم
وهذه كلها اشباح لمحاسبة الحق واطلاع
النفوس على حال ما اقترفوه وثانيها علم نزول الرحمة

اور سر اشباح کی جیسا بیان کیا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی
امر ہین اونمین سے ایک عرض اعمال اور اُنکے مناسب
اُن کی شکلین جوہریہ ایسی کہ لازم ہون نوع لزوم کو جیسا
فرمایا جو زکوۃ نہ دے گا اوسکے طوق پڑیگا سخت قسم
کے سانپ کا یا اوسکو اپنے کہرون سے رونديگے یا گائین
بیل سینگ مارینگے اور اللہ تعالی فرمایا نور ہم یسعی بین
ایدیہم یا چہرون کا روشن ہونا یا سیاہ ہونا اور موذن
کی گردن دراز ہونی اور اسکی مانند اور انمین سے اعمالناموں
کا پڑہنا اور دائین ہاتہ یا بائین ہاتہ ملنا یا پشت کی طرف سے
ملنے اور اللہ تعالی سے کلام کہ خدا فرمائیگا الم اذ ذلک تراس
تربع اور انمین سے ہی کہ ہر گروہ کو حکم ہوگا اپنے
اپنے معبود کے ساتہ جہنم مین داخل ہو اور نجات پائینگے
مومن اُس تجلی سے جو اُن کے اعتقاد مین ہی اللہ تعالے
اور اُس کی صفتون کے اوران مین سے ہے قایم ہونا میزان
کا اور اعمالون کا تولنا یہانتک وہ پرچہ جس مین لا
الہ الا اللہ ہوگا۔ اوران مین سے ہے ظاہر ہونا
چہپی خصلتون کا جنہون نے صورت نہین پائی اعمال
کی اکثر اسطرح پر کہ اللہ تعالی نے ایک شئی کا امر کیا اور ماموں
نے عمل کیا تو اُس سے تابعداری اور امید ظاہر ہوئی اور
مانند اُسکے اور انمین سے ہی قایم کرنا پلصراط کا اور ظاہر ہونا
جہنم کے کانٹون کا تو بعضے بجلی کیطرح گذر جائینگے یا ہوا کے
طور بعضے سوار کی مانند اور پیادہ سلامتی سے اور بعضی
اُنمین سے بہت محنت سے نجات پانیوالی اور بعضونکو وہ
کانٹے اوچک لینگے اور جہنم مین ڈالدینگے اور یہ سب کالبد
ہین اللہ کے محاسبے کے اور اطلاع ہی نفسونکو اُس حال کی جو حاصل کیا

من طریق نبی الانبیاء وحقیقته ما قدمنا
وتتمثل بمثل کثیرة منها حلول شفاعة الانبیاء
والرسل والاولیاء والقران والاعمال ومخاصمة
الانبیاء والشهداء من اصحابهم للکفار المتمردین
وضحکهم منهم وشماتتهم مما اصابهم ومنها
ظهور الحوض وان یسقی منه المؤمنون المخلصون
ویزاد عنهم من سواهم کما یزاد الابل الغریبة
وثانیها علم تشبیه الرفاهیة البأسا باشباح مناسبة
جوهریة اوعرضیة واعلم ان النفس الانسانیة
مادامت فی الدنیا فانها ترتفق وتترفه بوجوه
کثیرة فیتوارد علیها النوع بنوع کالمطعم
الهنیء والمشرب المریء والمنکح الشهی والملبس
الوضی والمسکن البهی ووجوه کثیرة یختص بفرد
فرد ومنه قوله صلی الله علیه وسلم ان الله
خلق جاریة ادماء لعساء لجعفر من اجل انه
علم شهوة جعفر للادم اللعس قوله علیه السلام
فی الابل والفرس نحو ذلک فما من حالة فارهة
تتمثل بها فی منامنا الانس والانشراح والاطمینان
الا ویعطاها المؤمن فی الجنة وما من حالة
بائسة تتمثل بها النفرة والوحشة وضیق
الخاطر الا ویعطاها الکافر والمنافق فی النار
فهذه الکلمة مجملة شرحها النبی صلی الله علیه
وسلم کل الشرح ورابعها تجلی الله تعالی علیهم
جنته الکثیب وهذا عطیة لم یعطوها
بعمل بل تلقوها تلقیا وهبیا جبلیا خارجا

طریق نبی الانبیا سے اور اوسکی حقیقت وہ ہی جو بیان کر چکے اور
وہ بہت صورتون سے متمثل ہوگا اونمین سے شفاعت نبیون کی اور
رسولون کی اور اولیا اور قرآن شریف اور اعمال کی اور مخاصمہ
انبیا و شہدا کی اُن کے اصحاب مین سے واسطے کفار سرکشون کی اور
اونکا اُنسے ہنسی کرنا اور اُنکی مصیبت پر خوش ہونا اور اُنھین سے
ہی حوض کا ظاہر ہونا اور مومنون مخلصون کا اُس سے پانی پینا اور
جدا کیے جاوینگے جو اُن کے سوا ہونگے جیسے اونٹ اجنبی اور تیسرا علم
تشبیہ رفاہیت سختی و عذاب سے اُن صورتون مین جو مناسب ہین
جو ہریہ یا عرضیہ اور جاننا چاہیے کہ نفس انسانیہ جب تک دنیا مین
آرام پاتا ہی بہت طور سے جیسے اچھے اچھے کہانے اور اچھے پانی خوشگوار
پینی اور نکاح اور عمدہ لباس اور عمدہ عمدہ مکان اور بہت سی
وجہین ہین جو خاص خاص ہین فرد فرد کے ساتہ اور اسی سے
فرمایا ہے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت جعفر رضی اللہ
تعالی عنہ کیواسطے اللہ تعالی نے پیدا کی ایک لونڈی گیہوان
رنگ سرخ لب اس واسطے کہ آپنے جان لیا کہ انکو سالن
سرخ بہت مرغوب ہی اور قول صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ
اور گہوڑے مین اس کی مانند تو کوئی ایسی حالت نہین
فرحت کی کہ متمثل ہوتی ہی ہماری خواب مین اُنس و انشراح
اور اطمینان سے مگر وہ اللہ تعالی عطا کرے گا مومن کو جنت
مین اور کوئی ایسی حالت بُری نہین جس سے نفرت اور وحشت
ہو جی گہبری مگر وہ اللہ تعالی دیگا کافر و منافق کو دوزخ مین
تو یہ کلمہ مجمل تھا کہ شرح کی اس کی صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح سے
اور چوتھا علم تجلی اللہ تعالی نے کی اُنپر جنت مین ایک ٹیلا
اور یہ وہ عطا ہی کہ عمل سے نہین ملے بلکہ اوس بخشش
سے جبلی کسب سے خارج ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟

عن الکسب بسبب ما فرط منہم من النفس الانسانیۃ وما خلقوا
علیہ من احسن تقویم نعم الاعمال ترجح للموانع وترفع الحجب
واعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یبح النا بشئ فی باب
التفکر فی الذات بل نہانا عنہ بقولہ لا تفکروا فی الخالق
وقولہ لا فکرۃ فی الرب فدخل فی النہی مباحث الصفات اعلی
بیان حقایق صفاتہ تعالی وکیفیۃ اتصافہ بہا ان السمع و
البصر ہما غیر العلم او عین العلم والکلام او نفسی او شئ اخر
علی ہذا القیاس اللہم الا شیاء وجد النبی صلی اللہ علیہ و
سلم نفوس العرب والعجم تدرکہا وتصف الرب بہا من تعظیم و
تقدیس وتنزیہ وتشبیہ لقدرتہ علی الخلق وسیاسۃ
الملک ونحو ذلک حیث راہم لا یکملہم کما لہم الا بمعرفتہا
ووجدہم لا ینفکون عن وصف الرب بہا فی قرن من القرون
فبنی التذکیر بالایام والآیہ علیہا واستعملہا فی کلامہ
کما یستعملون لم یشتغل بشرح حقایقہا وکلفتاہ کنہہا ولم
یتکعکع عن استعمال التشبیہات کالید والرجل والضحک
ومضی علی ذلک القرون المشہود لہا بالخیر ثم نشا ناس
یسمون انفسہم اہل السنۃ والسنۃ عنہم بمراحل فکلفوا
ما لا یعنیہم وما لم یات بہ نبیہم فیا لہا من مصیبۃ عمت
فاعمت واللہ المستعان واما الآیات الظاہرۃ علی ید
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فاصولہا التی ترجع الیہا بل اصول
الخوارق التی یظہر علی ایدی الکاملین قاطبتہم اصول منہا
البخت وتحقیقہ ان فی نفوس الانسان نقطۃ تجذب الیہا
سائر النفوس لقہرہا وتاتی علیہا بمنزلۃ جذب المقناطیس
لاجزاء الحدید فا کانت قویۃ السعادۃ اوجبت ان
یفاض فی نفسہ وفی نفوس من حولہ من الناس بل البہایم

بسبب اسکے کہ پہونچا گیا اونہین بنفس انسانیہ اور جسپر پیدا کیے
گئے احسن تقویم ہین وہ اچھے عمل ہین جو موانع کو دور کردین اور
حجابون کو اوٹھادین اور جاننا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین روا
رکھا ہمارے واسطے ذات الٰہی مین فکر کرنا بلکہ اُس سے منع کیا ہی اور
فرمایا ہی لا تفکروا فی الخالق اور فرمایا ہی لا فکرۃ فی الرب
تو داخل ہوئی نہی مین بحث صفات کی یعنی بیان حقیقتون صفات
کا اور اوس کی کیفیت یہ کہ سننا اور دیکھنا دونون غیر علم ہین
یا عین علم اور کلام نفسی ہی یا کوئی دوسری شئے اور علی ہذا القیاس
یا الٰہی مگر بہت شئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور عجم کو پایا
کہ اُنکے نفس دریافت کرلیتے ہین اور اُنسے اللہ تعالی کی توصیف
کرتے ہین تعظیم وتقدیس کے ساتھ اور تنزیہ اور تشبیہ سے اوسکی
قدرت کی خلقت پر سیاست بادشاہی کیساتھ اور اوسکی مانند
جب انکو دیکھا کہ انکا کمال انکی ہی معرفت سے ہوگا اور انکو پایا کہ اپنے
رب کا وصف چھوڑینگے کسی زمانہ مین بس بنا کیا تذکیر کو اللہ تعالی
کی نعمتون اور نشانیون سے اور کلام مبارک مین استعمال کیا جیسے استعمال
کیا کرتے ہین اور نہ مشغول ہوئے انکی حقیقتون کی شرح مین اور کنہ بیان
کرنے سے اور نہ روکا استعمال تشبیہات سے جیسے ید رجل
ضحک سے اور گذر ہی اسی پر وہ قرون جو خیر القرون مین پھر
ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہون نے اپنا نام اہل سنت رکھا اور سنت
اونسے منزلون دور ہی انہون نے تکلف کیے بیفایدہ اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کیا تھا وا مصیبتا اندھا کردیا واللہ المستعان
اور جو آیات ظاہر ہمارے نبی ص کے ہاتھون ہوئین انکی ایسی اصول
جنکی طرف وہ آیاتین رجوع ہون بلکہ جو کاملین سے کرامتین ہوتی
ہین اون کے بھی اصول سب کے سب وہ کئی امر ہین ایک بخت ہی اور
اوسکی تحقیق یون ہے کہ نفوس انسان مین ایک نقطہ ہی کہ اوکی طرف سب
النفوس کھینچتے ہین اور وہ غالب آتا ہی اور آتی مین انکے پاس جیسے مقناطیس لوہے کے اجزا کو کھینچتا ہے تو وہ بخت اگر قویۃ السعادت ہوتا ہی واجب کرتا ہی کہ افاضہ کرے اوسکے نفس مین جو اوسکے آس پاس آدمی ہون انکے نفس بلکہ بہایم

والملائکۃ ایضا خواطر یمتل الی رفاھیتہ وترفقہ وان کانت
قویۃ الشقاقۃ اوجبت ان یغاص فی نفسہ ونفوس من حولہ
من الناس للملائکۃ والبہائم خواطر تودی الی بؤسہ وبلائہ
وقد رأیت کثیرا ان القضاء ربما انعقد بھلاک رجل فسال
ھذا القضاء الی الاسباب سیلان الماء فی ارض معشبۃ
اوسیلان نور الشمس من ستر متخرق فیراعی ھنالک
الوزن بین الموجب والمانع فان کان العشب القلیل یمنع
سیلان الماء والستر یمنع نفوذ نور الشمس حصل سیلا
ما امکن فکذلک یسیل القضاء باقرب ما یمکن ھناک
فان کان ھناک وھدۃ وکان وقوعہ فیھا غیر بعید
من النظام سال القضاء الیہ فحدث فی قلبہ خاطر
ان یمشی قریبا منھا وحدث فی رجلہ زلق عندھا
فیکون فیھا حتفہ وان کان ھناک لہ خصم وکان
خصومتہ غیر بعیدۃ سال القضاء الیہ فحدث فی
قلب الخصم ان یخاصمہ اوحدث لہ غضب فسبہ الخصم
فال الامر الی ھلاکہ وان کانت ھنالک دابۃ حال
القضاء الیھا ان تنفحہ برجلھا اوتعضہ بجامع فیھا
فیکون فی ذلک حتفہ وان کان الھام للملائکۃ اقرب
الاشیاء یومئذ سال القضاء الیھم لیقضوا امرا کان
مفعولا ولکل شیٔ من ھذہ الاسباب اسباب
توجبھا والبخت سبب من الاسباب الاکثریۃ
وشاھدنا غیر مرۃ ان بعض الناس فی نفسہ
نقطۃ وھاجۃ بمنزلۃ الکوکب الدری ینتشر منھا
خطوط شعاعیۃ تنفذ فی نفوس الناس والملائکۃ
والبہائم فکلما صادفت لھا تاثیرا ومن المنفوذ فیہ

اور ملائکہ میں بہی خطرہ ہی جو اسکی رفاہیت اور رفاقت کے رغبت
دلائیں اور اگر ہوتا ہی شقاوت میں قوی تو واجب کرتا ہے کہ
افاضہ ہوں اوسکے نفس میں اور جو اوسکے آس پاس ہوں انکے
نفسونمیں آدمی ہوں بہایم ہوں ملائکہ ہوں جو ہوں ایسے خطرے
جو سختی کو پہنچائیں اور بلامیں گرفتار کرائیں اور بہت دیکہا کہ
قضا کبہی کسی شخص کے ہلاک کو منعقد ہوئی تو چلے اسباب کی
طرف جیسے پانی چلا گہانس والی زمین پر یا آفتاب کا نور پہٹے پردے
سے تو رعایت ہوتی ہی وہان وزن کی درمیان موجب و مانع کے
پس جو گہانس یا کوڑا پانی کے چلنے کو روکتا ہی یا پردہ نور آفتاب
کے نفوذ کو تو سیلان پانی کا اور نور آفتاب کا بقدر امکان ہوتا
ہی تو اسیطرح قضا روان ہوتی ہے اوس جاے جو قریب تر امکان کے ہو
تو اگر ہیے وہان ہواری یا پستی اور اوسکا واقع ہونا وہان نظام سے
بعید نہوا تو چلتی ہی قضا طرف اوسکے تو اوسکے دلمیں خیال آیا کہ چلے
قریب اوس شخص کے اور پاؤن پہسل گیا اوسکے پاس تو اوسکی اوسمیں
موت بہی اور اگر وہان کوئی دشمن ہی اور اوس کی دشمنی دور نہیں
تو چلی قضا اوسکیطرف دشمن کے دلمیں آیا اس سے لڑنے یا اوسے غصہ
آیا دشمن کو گالیان دیں تو انجام اوسکا ہلاک ہوا اور اگر ہوا
کوئی چارپایہ چلی قضا اوسطرف کہ اوسنے لات ماری یا کاٹ
کہایا تو اوسمیں اوسکی موت ہوئی اور اگر ہوا الہام ملائکہ کا
بہت قریب سے اوسدن چلی قضا انکی طرف تاکہ ادا ہو وہ کام
جو پہلے ہی ہو چکا ہی اور ان اسباب کے واسطے بہی ہر ایک کیلئے
ایک سبب ہے کہ وہ واجب کردیتا ہے ضرور اور بخت اسباب
اکثریہ میں سے ہی اور ہمنے کئی بار مشاہدہ کیا ہی کہ بعضے آدمیوں کے
نفس میں ایک نقطہ ہی چمکتا ہوا بمنزلہ کوکب دری کے کہ اوس میں
سے خطوط شعاعی نکلتے ہیں اور پہونچتے ہیں لوگوں کے نفسونمیں درخشان

اور الہام ملائکہ یا لوگوں کے نفسوں میں سے جو اون سے اثر قبول کرتا ہے

اطلاع اس کتاب کے اصل و ترجمہ کی بغرض سے رجسٹری کرائی ہی کہ کوئی صاحب بلا اجازت بندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو محشی یا مترجم کرکے طبع کریں ورنہ
قانوناً مواخذہ ہوگا۔

تاثیرا اوجبت هناك ارادة الاحسان الیه وامتلاء
قلبه محبة منه وربما کان انسان فی نفسه نقطة
لکنها لیست بتلك المنزلة من الشعشعة واللمعان
فباشر امورا من باب التوجه الی بعض الاسماء الالٰهیة
وخوذ لك فلمعت نقطته لمعانا شدیدا ومن هذه
الجهة لم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول
امره حین ولد وحین کان رضیعا عند ظئره تظهر
الرحمة له والرفق واللطف حیثما کان ولم یزل ینصر
احباءه ویخذل اعدائه ویدفع عنه ما یسوءه
ویتزاید ذلك حتی بلغ المبلغ الذی بلغه ومنها
انه صلی الله علیه وسلم خلق فی احسن تقویم
واعدل مزاج فی وقت اجتمع فیه قوی الکواکب احسن
اجتماع یستدعی نباهة عظیمة وغلبة وکونه اماما
للعرب والعجم یقاد النواصی الیه ویبقی طمع النسوة
الیه الی یوم القیمة وقد اودع الله تعالی فی کل شیٔ
من الانواع والاشخاص والاوضاع اثرا وخاصیة و
لیس فی النظام الخیر یسد شیٔ عن اثره وخاصیته اوجبت
هذه المزیة ان یکون اجمل الناس واکملهم خلقا
واشجعهم واجودهم واحلمهم واعدلهم وافصحهم
ونشأ من قوم هم اشراف العرب وخیار الناس ولم
یزل من له نوع خلوص الی معرفة القضاء المنعقد
فی حظیرة القدس کالکهان والجن والمنجمین او
غیر اولئك یستدلون بما عندهم علی کونه قد قدر
فی حقه هذه الامور فضلا عن الانبیاء علیهم
السلام واتباعهم من الرهبان ومتحنثی العرب و

ملتے ہین تو وہان ارادہ ہوتا ہی کہ اس شخص سے احسان کیجئے
اور اسکی محبت دلمین بہر جاتی ہی اور اکثر اوقات کسی انسان کے
نقطہ ہوتا ہی لیکن ویسا نہین ہوتا پہر وہ کچہ ایسے کام کرتا ہے کہ
بعضے اسماء الٰہیہ کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور اسکی مانند تو وہ نقطہ
بہت ہی چمک جاتا ہی اور اسی جہت سے اول جیسے پیدا ہوئے
اور جب دودہ پیتے تہے دایہ کے پاس ظاہر ہوتی تہی رحمت اور رفق
اور لطف جہان ہوتے تہے اور ہمیشہ آپکے دوست منصور ہوتے
اور دشمن مقہور اور رفع ہوتے جو شئے برائی کی ہوتی ہی
اور وہ زیادہ ہوتی یہان تک کہ وہ پہنچی وہان جہان پہنچی اور
انہین سے ہے کہ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم احسن تقویم اور
بہت معتدل مزاج مین ایسے وقت مین کہ قوی کواکب مجتمع تہے
بہت اچہے اجتماع سے کہ مستدعی تہین نباہت عظیمہ کے اور غلبہ
کے اور عرب اور عجم کے امام ہونیکے کہ سب جہکے ہین آپ کی طرف
اور آپ کی طمع قیامت تک باقی رہی اور بیشک امانت رکہا
ہی اللہ تعالی نے ہر شئے مین نوع اور اشخاص ہین اور اوضاع مین
اثر اور خاصیت اور نظام خیر مین کسی شئے کے اثر اور خاصیت
کے روک نہین ہی تو واجب کیا ان مزیت نے کہ سب سے جمیل ہون
اور خلق مین سب سے کامل ہون اور سب سے شجاع ہون اور
جود و حلم اور عدل اور فصاحت مین سب سے بڑہکر ہون
اور ظہور کیا اوس قوم سے جو اشراف عرب ہے اور نیک
لوگ ہین اور ہمیشہ جنکو ایک طرح کا خلوص تہا معرفت قضاء
منعقدہ حظیرہ قدس ہین جیسے کاہن اور جن اور نجومی وغیرہ
وہ اپنے اپنے علم سے جانتے تہے کہ انکے حق مین یہ سب باتین
ہین فاضل انبیا علیہم السلام اور اون کے اتباع
رہبان اور عرب کے عابدون گوشہ نشینون سے اور

هاتان الخصلتان قد شارکه صلی الله علیه وسلم
فیهما بقدر استعدادهم اصحاب سعادة البخت و
سلامة الاخلاق من الملوك العادلین فقلما کان
رجل مجد ذو دولة الا وقد اثر عنه امور خارقة
من جنس ما ذکرنا وقلما کان رجل تام فی الخلاقه
قد اجتمع فی وقت وجوده قوی سعیدة فی الکواکب
الا وقد اثر عنه نحو من ذلك ومنها انه کان صلی
یتلقی من الغیب لصفاء لوح ذهنه من الالواث
التی توجب الرین وتمنع من انطباع ما انعقد نتیجه
فی حظیرة القدس ما شاء الله من اخبار الوقائع
الماضیة والاٰتیة وقد ذکرنا سر ذلك فربما تمثل له
فی رؤیاه ما یطلع به علی حقیقة الامر بواسطة
التعبیر او بغیر واسطته وربما تمثل له فی یقظته
ما یبدو قلیلا ثم عما قریب یمحی من قبیل ما له
لون وشکل او غیر ذلك وربما تمثل له ملك
فخاطبه بما یعی منه علما وفی مثل هذه الصور
لا بد لمن اتاه الله علم تاویل الاحادیث من
التامل فی امرین احدهما ان هذه الحادثة لا بد لها
من تمیزها بالنسبة الی سائر الحوادث حتی انکشفت
دون غیرها ویکون ذلك من وجوه کثیرة من
جهة اشتیاق النفس لها شوقا ظاهرا کالرجل
المشراب لما یتوهم او شوقا کامنا کالفقیر تشتاق
للغنا ولما یفضی الی الغنا من المکاسب والحیل
وان کان لا یخطر فی ذهنه احادیث ذلك فی هذه
الساعة ومن جهة قوة انعقاد الحادثة فی الملا الاعلی

یہ دو خصلتیں ہیں کہ شریک کیا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
اصحاب سعادت بخت و سلامت اخلاق کو بادشاہان عادل
سے ایسا شخص کم ہوگا جسکو سعادت بخت ہو اور ہمیں امور
خارقہ نہوں اُس قسم کے جو ہمنے ذکر کئے اور کم ہوگا ایسا کوئی جو
اخلاق میں پورا ہو کہ جمع ہوں وقت پیدائش کے اُسکے قوائے
سعیدہ فی الکواکب اور اُسمیں اثر نہو اس قسم کا اور انہیں سے
ہے کہ آپ سمجھنے والے اُسکے جو غیب سے القا ہوتا تہا بسبب
صفائی لوح ذہن کے اُن آلودگیوں سے جو موجب پردہ ہوں
اُس صورت کے عکس پڑنے کو جو خطیرہ قدس میں منعقد
ہوئی جسقدر چاہے اللہ تعالی وقائع گذرے ہوے اور ہونے
والے سے اور ہم ذکر کر چکے ہیں اسکا ستر سو کبہی آپ خواب میں
دیکھتے تھے کہ اوس سے حقیقت امر کو جان لیتے تہے اوسکی تعبیر سے
یا بے تعبیر کے اور کبہی آپ بیداری میں اوسکو متمثل دیکھہ لیتے تہی
جو ظاہر ہوگا کم پہر عنقریب محو ہو جائیگا اُس قسم سے جسکا رنگ
و شکل وغیرہ ہو اور کبہی آپکے واسطے فرشتہ متمثل ہوتا تہا
وہ باتیں کرتا تہا جس سے عاجز ہو انسان علم کے رو سے اور ایسے
جیسے صورتوں میں ضرور ہے اوسے جسے اللہ تعالی علم تاویل
احادیث دیوے دو امر میں تامل کرنا ایک تو یہ کہ ضرور ہے
اسکی تمیز کرنے اور حوادث کی نسبت تاکہ منکشف ہو جائیں
اسکے سوا اور یہ بہت وجہوں سے ہوتا ہے نفس کے شوق
سے ایسا شوق کہ ظاہر ہو جیسے مرد بہت پینے والیکا شوق
یا شوق چہپا ہوا ہو جیسے فقیر کہ تو انگری کا مشتاق ہے
یا کسب حیلہ کا جو تو انگری کو پہچا نہیں اگرچہ اُسکے خیال
میں یہ باتیں نہوں اوسوقت اور جہت سے قوت
منعقد ہونے حادثہ کے ملاء اعلے میں تو

جو انکے پیدا ہونے سے روشن ہیں ۱۲

فليس احد ممن له خلوص الى ما هنالك بوجه من الوجوه الا وينطبع فى ذهنه شئ من ذلك وذلك فى الوقائع العظيمة من حدوث دولة وكبت دولة وقحط ووباء ومستطيرين ونحوها ولا يكون هذه الصورة الا وتتواطأ رؤيا القوم ومكاشفاتهم فيها ومن جهة تدبير الحق تبارك وتعالى فيكون النظام الخير لا يتم الا بافراغ علم فى قلب من استعد له ولذلك خص فرعون برؤيا القحط ليكون من الامر على بصيرة ولا يكون افراغ علم فى قلب احد الا بركنين احدهما استعداد النفس ثانيهما جود الله وفيضان رحمته ويكون اجتماع الركنين بوجوه شتى فمنها ما يغلب فيه الجود على الاستعداد وذلك فى العلوم المنوط بها صلاح الجمهور او صلاح قوم او شخص ومنها ما يكون الاستعداد فيه اكثر من الجود وذلك فى العلوم التى لا يتعلق بمصالح الناس والاول منشأ علوم الانبياء عليهم السلام ولا يكون الا صادقة مطلقا يصح ان يكلف به الناس والثانى منشأ علوم الاولياء ويكون صادقة باعتبار حال دون حال وفى نفس دون نفس اللهم الا الذين هم ورثة الانبياء ومن جهة مناسبة الواقعة لهذه النفس فرب رجل يناسب اصل فطرته للحوادث الجزئية ورب رجل يناسب اصل فطرته للامور العظيمة وثانيهما ان انقلات النفس من عوايقها الدنيوية يكون مسببا لاسباب خفية فرب شغل يقضى الى دعة جذر النفس ورب دعة يقضى الى شغل جذر النفس ورب مناقشة

تو نہین ہی کوئی کہ اوسکو وہان خلوص ہو کسی وجہ سے مگر اوسکے ذہن مین عکس پڑتا ہی اوس کا اور یہ بڑے واقعون مین اوس کی دولت ہونے سے یا دولت جانے سے اور قحط اور وبا برابر ہونی اور اوسکی مانند اور یہ صورت نہین ہوتی مگر موافق ہوتے ہین خواب قوم کے اور اُنکے مکاشفے اوسمین اور جہت سے تدبیر حق کی پس ہوتا ہی نظام خیر کہ نہین پورا ہوتا مگر جب علم پڑی اوسکے دلمین جو مستعد اور رکہتا ہو اور سیواسطے خواب قحط کا خاص فرعون نے دیکہا تاکہ وہ ہوشیار رہو جاوے اور نہین ہوتا علم کسی دلمین مگر دو رکنون سے ایک تو استعداد نفس کی دوسرا جود اللہ تعالی کا اور اوسکی رحمت کا فیضان اور دونون رکنونکا جمع ہونا کئی وجہون پر ہی تو اونمین سے ایک یہ ہی کہ جود غالب ہو استعداد پر اور یہ اُن علمون مین جنمین صلاح جمہور ہو یا ایک قوم کی صلاح ہو یا کسی شخص کی ہو اور اُنمین سے یہ ہی کہ اوسمین استعداد جود سے زیادہ ہو یہ امر اوسمین ہی جسمین لوگون کی صلاح کا تعلق نہو اور اول جو ہی وہ منشا ہی علوم انبیا علیہم السلام کا اور وہ مطلق صادق ہی ہوتا ہی صحیح ہی یہ کہ اوس سے لوگون کو مکلف کرے اور دوسرا منشا ہی علوم اولیا کا اور وہ صادق ہوتا ہی باعتبار کسی حال کے اور کسی حال کے نہین اور کسی نفس مین صادق ہوتا ہی اور کسی مین نہین ہان مگر جو لوگ وارث انبیا ہین اور جہت سے مناسبت واقعہ کے اس نفس سے کہ اکثر آدمی ایسے ہین جنکی اصل فطرت مناسب ہے حوادث جزئیہ کے اور اکثر ایسے ہین جنکی اصل فطرت مناسب ہے امور عظیمہ کے اور دوسرے اُن وجہون کا یہ ہی کہ خطرے نفس کے دنیا کے موانع مین سے مسبب ہو جاتے ہین اسباب خفیفہ کے اور اکثر شغل ہین کہ اصل نفس کو چہوڑا دیتے ہین اور بہت سی عادتین ہین کہ جذر نفس کے شغل کو پہنچاتے ہین اور بہت سے

یؤدی الی امعان ورب غراحمة یقضی الی الجماع ومنها
انزاهنی برکة عظیمة فی نفسه وفی جمیع ما یتعلق بها
وحقیقة البرکة ان یتوجه الی العبد بسبب واسع من
صلوات الملأ الاعلی ودعوتهم ورضاهم فیمتزج
بنفسه فیفضی الی بسط الاسباب الطبیعیة فرب حالة
نفسانیة فی العادة تؤدی الی ان لا یحس بالجوع ولا
بتحلل اجزاء بدن بالحرارة الغریزیة کالاشتغال
بدافع مرض او الانصباغ بخجالة وخوف وحمیة و
نحو ذلک ولتلک الحالة استعداد من النفس والبدن
فاذا انزلت البرکة فصادفت ذلک الاستعداد
اوجبت ان یسلک عن القوت مدة ما یلا تزید علی
ما یقتضیه العقل فی ذلک البدن وکثیرا ما یتمسک
الرجل المبارک حین ما یرید ظهور هذا الاثر بذکر اسم الصمد
والقدوس ونحو ذلک لیوجه نفسه تلقاء هذه
الحالة النفسانیة او یشخص البرکة فی تلک الصورة
ورب حالة نفسانیة فی العادة تؤدی الی بطش
وسهر المعلومین کانبساط القلب وعروض حمیة
ومنافسة وخوف ونحو ذلک ولتلک الحالة
استعداد فاذا انزلت البرکة وصادفت ذلک
الاستعداد اوجبت ان یتضاعف بطشه و
سهره اضعافا کثیرة وکثیرا ما یری الرجل من حجة
افعالا وهیأت فیتفطن منها الی امور کامنة لا
یهتدی الیها غیره ولا هو فی الحالة الاخری لتلک
الحالة استعداد فمتی ما صادفت البرکة ذلک
الاستعداد اوجبت فواستر خله بحبر عن العادة

کہ غور کو پہنچاتے ہیں اور بہت سے غراحمتیں ہیں کہ شرمندہ کرتے ہیں
اور انہیں سے ہے کہ آپکے نفس میں برکت عظیم دی گئی اوسمیں اور جو
اُسسے متعلق ہے اور برکت کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ کیطرف متوجہ ہو
سبب فراخی ملاء اعلیٰ کی صلوات و دعا اور خوشی اور اُسکے نفس سے
ممتزج ہو جاوے تو وہ اسباب طبیعیہ کو بسط و فراخ کر دے اکثر حالت
نفسانیہ ہیں عادت میں کہ آدمی کو بھوک نہ معلوم ہو اور اجزاء بدن
تحلیل نہوں حرارت عزیزیہ سے جیسے دفع مرض میں مشغول ہو
یا شرمندگی و خوف و حمیت وغیرہ میں رنگا جائے اور اس حالت
کیواسطے استعداد ہے نفس و بدن سے تو جب برکت نازل ہوئی تو
اس استعداد سے ملتی ہے واجب کرتی ہے کہ قوت کو روکے زیادہ
اُس مدت سے جو عقل کا اقتضا ہو اس بدن میں اور اکثر مبارک آدمی
اس کے اثر کا ارادہ کرتے ہیں ذکر اسم صمد و قدوس اور اسکے
مانند سے تاکہ متوجہ ہو نفس طرف اس حالت نفسانیہ کے
یا شخص ہوتی ہے برکت بیچ اُس صورت کے اور اکثر حالتیں
نفسانیہ ہیں عادت میں کہ پہنچاتے ہیں طرف حملہ کرنے
اور بیداری معلومین کے جیسے دل کا خوش ہونا اور
حمیت کا آجانا اور منافست اور خوف کرنا اور اس کی
مانند اور اس حالت کیلئے استعداد ہوتی ہے تو جب برکت
نازل ہوتی ہے اور اس استعداد سے امتزاج کرتی ہے
تو واجب کرتی ہے کہ حملہ کرنا اور بیداری بڑھ جائے چند
در چند ہو جاوے اور اکثر ہے کہ ایک آدمی دیکھتا ہے اپنی
یار کی فعل اور ہیئتیں اُنسے امور چھپے ہوئے جان جاتا ہے کہ اوسکے
سوا دوسرا نہ جانے اور نہ وہ جانے اور دوسری حالت میں اور
اس حالت کیلئے استعداد ہے تو جب برکت ملتی ہے اس استعداد سے
تو واجب کرتی ہے اوس فراست کو جو عادت سے

بالکلیة وکل نفس فیها صورة لاعتقادها في ربه
تبارك وتعالى وفي شعائر الرب كذلك لكل ما القلب
تعلق به وربما توجه الى ذلك الاعتقاد بجهد همته
فليس لباسا من الاشكال والصور واكثر ذلك في
المنام واقل ذلك في اليقظة فربما صادفته البركة
وهو بهذا الاستعداد فاوجبت ظهور تجليات و
مبشرات لا يحوم حولها العامة وبالجملة فمن المعجزات
التي تواترت حكايتها انه صلى الله عليه وسلم كان
يدعو على طعام او شراب فيبارك فيه بركة كثيرة و
ذلك اما ان يزيد نفع الشئ فقط فيقع الشئ موقع النفع
الزائد واما ان يزيد عين الشئ ايضا فيقاد للمادة
توجهات همم الملاء الاعلى فتلبس بصورة الماء او الطعام
ولذلك نظائر في العادة وهاتان الخصلتان قد
شاركه صلى الله عليه وسلم فيهما الملهمون والاولياء
ولذلك ترى كتب مقاماتهم مملوة بانواع هذه
الكرامات من كشف واشراف وهاتف واستجابة
دعاء ونحو ذلك ومنها ان يحدث الحوادث القليلة
الوقوع لاسباب لا يتحقق الا قليلا فتسمى خوارق
والحق ان كل ما يسمى خرقا فانه من الامور العادية
لكن لما كان اسبابها قليلة الوقوع لا يظهر الا قليلا
وحيث كان العامة لا يتوقعونها سميت خوارق
وربما كان الخارق نظيرها مألوف عندهم او ما هو اتم
منه في الخرق فلا يلتفت اليه العامة واذا كان
الخارق وقع عندهم بموقع عظيم وتعجبوا منه و
انطلقت به السنتهم وكتبوه في التواريخ مثل

بالکل خارج ہی تو ہر نفس مین صورت اعتقاد اللہ تعالی کی ہی
اور اللہ تعالی کے شعائر اور اسیطرح اعتقاد اوسکا جسکے لئے
اسکے دلکو تعلق ہی اور بسا اوقات جو متوجہ ہوتا ہے اُس
اعتقاد کی طرف اپنی ہمت کی کوشش سے تو پہنتا ہی لباس
شکلوں اور صورتوں کا اور اکثر تو یہ خواب مین ہوتا ہی
کمتر بیداری مین تو اکثر جب برکت ملتی ہے اور وہ استعداد مین
ہوتا ہے تو واجب کرتی ہی تجلیات اور مبشرات کو کہ اور عام
لوگ بہی اوسکے گرد بہی نہین پہرتے حاصل کلام اُن معجزون سے
جن کی روایت متواتر ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طعام اور
پانی پر دعا کرتے تہے تو اوسمین بہت برکت ہوجاتی تہی اور یہ
یا اسلئے تہا کہ شئے کا نفع زیادہ ہو فقط کہ وہ شے بہت نفع دے
اور یا اسواسطے کہ خود وہ شئی بہی بڑہجائے پس کہنچتا ہی مادہ
بسبب ہمتوں ملاء اعلے کے تو لباس پہنتا ہی صورت پانی کا
یا طعام کا اور اسکی نظیرین ہین عادت مین اور اُن دونون خصلتون
مین صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہین فہیم والے اور اولیا اور اسی سبب
دیکہتے ہو اُنکے مقامات کی کتابون مین کہ بہرے ہوئے کراماتون سے
اور کشفون سے اور دلکی باتین بتانے سے اور ہاتف سے اور قبولیت
دعا وغیرہ سے اور اُنہین سے ہے کہ پیدا ہون حوادث قلیل الوقوع
ایسے سببونسے جو بہت ہی کم ہوتے ہین اُنکو خوارق کہتے ہین اور حق یہ ہے
کہ جسکا نام رکہا جاتا ہی خرق تو ہوتا ہی امور عادیہ سے مگر جب اوسکے
سبب قلیل الوقوع ہوتے ہین تو وہ قلیل ہی ہوتا ہی اور عام لوگ جو
توقع نہین رکہتے اسواسطے خوارق نام ہوا اور اکثر خارق کے لئے
نظیر ہوتی ہی جو لوگون کے نزدیک مالوف ہوتے ہین یا اُنسے اتم خرق
مین تو التفات نہین کرتے اوسکیطرف عام لوگ اور جب خارق
اُنکے نزدیک واقع ہوا موقع عظیم مین اور اُس سے تعجب کیں اور انکی

صيرورة الماء في لحظة واحدة رخاما فلا يلتفتون
اليه فاذا صار جسما آخر حيث كانوا لا يتوقعون ذلك
ولا ينقل فيهم استعظموه وربما كان شيء خرقا في
جنس من جنس كالفراسة العميقة وطي الارض والتشكل
باشكال مختلفة والتاثير في نفس الاخر فانما الوقتي في
الجن ولا يستبعد منهم كثيرا استبعاد فاذا كان شيء
من ذلك لفرد من الانسان استعظموه وبالجملة
فيحدث هذه الحوادث فيجعلها الله تعالى معجزة
لنبي من الانبياء بوجه من الوجوه مثل ان يخبر
بها وقبل ان تحدث او تكون موافقة لما
انزل الله عليه من سنة المجازاة وتخويف لا كما
اهلك الله عادا وثمود لمعاصيهم المستوجبة
للاهلاك فجعلها الله تعالى معجزة لهود وصالح
عليهما السلام ومن هذا القبيل انشقاق القمر
فانه حادثة قليلة الوقوع جعلها الله تعالى امارة
لقرب القيامة كما جعل الخسف والزلازل والملاحم
ايات له وجعلها معجزة لنبينا صلى الله عليه وسلم
من حيث انهم سالوه اية فاخبر ان الله تعالى سيريهم
اية فلما انشق القمر راوا ذلك وليس يجب
ان يكون انشقاقه البتة انشقاقا فالعين القمر
بل يمكن ان يكون ذلك بمنزلة الدخان وانقضاض
الكواكب والكسوف والخسوف مما يظهر في الجو لاعين
الناس فيستعمل بازاءها في اللغة العربية الفاظ
وضعت لما يقع على نفس هذه الاشياء وانما نزل
القرآن على لغة العرب ونظير ذلك ما ذكر عبد الله

پانی کا لحہ بھر میں سنگ مرمر ہو جانا تو اسکی طرف التفات
نہیں کرتے اور جب ہو گیا اور کوئی جسم جسکی انکو توقع نہو اور
نقل نہو اوسمیں تو اسکو بہت بڑا جانتے ہیں اور کبھی خرق ہوتا
ہی ایک جنس میں دوسری جنس میں نہیں ہوتا جیسے گہری فراست
اور زمین طے کرنی اور طرح طرح کی شکلیں بدل لینی اور دوسرے کے
نفس میں تاثیر کرنی کہ یہ سب مالوف ہیں جن میں اور کچھ تعجب
کی باتیں نہیں ہیں یہ جب کسی انسان میں دیکھتے ہیں تو بہت
بڑا سمجھتے ہیں اس امر کو حاصل کلام پیدا ہوتے ہیں یہ حوادث اور انکو
اللہ تعالے معجزہ کرتا ہی کسی نبی کیواسطے نبیوں میں سے کسی وجہ
مثلاً اسکے ہونے سے پہلے اس حادثہ کے یا موافق ہوا وسکے جو
اللہ تعالی نے نازل کیا ہی طریقہ مجازات کا اور اسکی مانند
جیسے اللہ تعالے نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو انکے گناہوں کی شامت
سے کہ وہ مستوجب ہلاک کرنے کے تھے اور اسکو معجزہ کر دیا واسطے
ہود و صالح کے اور اس قسم سے ہی شق ہونا قمر کا کہ وہ
حادثہ قلیل الوقوع ہی کہ اوسکو اللہ تعالی نے قریب قیامت
نشانی کیا ہی جیسے خسف اور زلزلہ اور ملاحم نشانیاں کی
ہیں قریب قیامت کے اور اوسکو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا معجزہ کیا ہی اس حیثیت سے کہ انہوں نے آپ سے سوال کیا تھا
تو اللہ تعالے نے خبر دی کہ قریب ہے کہ ہم دکھا دینگے انکو جب
چاند دو ٹکڑے ہوا یہ دکھایا انکو اور واجب نہیں کہ شق
ہونا ضرور ہی ہو ذات قمر کو بلکہ ممکن ہی یہ کہ ہو بمنزلہ
دھوئیں کے یا تارے گرنے کے یا کسوف و خسوف کے جو لوگوں کے
نظروں میں جو ہیں ظاہر ہوتے ہیں تو اسکو استعمال کرتے ہیں لغت
میں عربی کے ان لفظوں سے جو ان چیزوں کے نفس میں واقع ہوا
تحقیق قرآن شریف لغت عرب میں نازل ہوا ہے اور نظیر اسکی وہ

بن مسعود وناهيك به انهم اصابهم قحط فكانوا
كلما نظروا ابصروا دخانا في السماء وفي ذلك نزلت يوم
تاتي السماء بدخان مبين ؂ قال ابن الماجشون وهو
امام من ايمة الهدى ان الله تعالى لا يتحول يوم القيمة
من صورة الى صورة ولكن يراه الناس في صور شتى
وارى ان سبب هذه الحادثة اجتماع اجزاء مائية
صيقلية ملتئمة كالسطح الواحد وراءها جبل او سحاب
غليظ فيصير بمنزلة المرأة وينطبع فيها القمر فيرى
الناس في الجو قمرين وربما كان المنطبع دون الذي
في السماء وربما استتر عين القمر وظهرت فلقتان
في الجو ومثل ذلك كله مثل الخسوف والكسوف وانقضاض
من الكواكب وقد جاء النص بانها كلها آيات وهذا
ذكرته على الامكان والا فقدرة الله تعالى تسع الكل
والعلم عند الله ولا يذهب عليك ان الطريق
المستقيم في هذه المسئلة وما يشبهها من التشبيهات
كاليد والرجل ومن المعاديات وغيرها ان يمرها
الانسان على ظواهرها ولا يشتغل بكيفية وجودها
ويعتقد في الجملة ان ما اراد الله ورسوله هو حق
ولا يقول اراد هذا ولم يرد هذا ونحو ذلك ولذلك
لا ترى النبي صلى الله عليه وسلم ولا اصحابه ولا
التابعين لهم باحسان يشتغلون بشيء من ذلك
وانما جاء الاشتغال به من المعتزلة حين استرقوا
من الفلاسفة ثم استرق اهل السنة من المعتزلة
وقد وضحنا استراق المعتزلة من الفلاسفة
واستراق اهل السنة من المعتزلة بما لا مزيد عليه

ابن مسعود نے ذکر کیا ہے وناهيك به انهم اصابهم قحط تو جب وہ
لوگ نظر کرتے تھے انکو دہواں آسمان مین دکہائی دیتا تہا اور اسی مین
نازل ہوئی ہے آیہ یوم تاتی السماء بدخان مبین اور ابن
ماجشون نے جو امام ہدا مین سے ہین کہا ہے کہ اللہ تعالی قیامت
کے دن نہین ہو جاویگا ایک صورت سے دوسری صورت مین
لیکن اوسے دیکہین گے کتنی صورتون مین اور مین دیکہتا
ہون کہ اس حادثہ کا سبب جمع ہو جانا ہے اجزائے مائیہ کا
صیقلیہ ملتئمہ کا مانند سطح واحد کے کہ پیچہے اسکے پہاڑ ہو یا ابر غلیظ
کہ بمنزلہ آئینے کے ہو جاوے اور اوسمین چاند کا عکس پڑے تو لوگ جو
مین اوسکو دو چاند دیکہین اور کبہی منطبع ہوتا ہے وہ جو آسمان
مین نہین اور کبہی چہپ جاتا ہے خود قمر اور ظاہر ہوتے ہین دو
فلقے جو مین اور اس سب کی مثال خسوف اور کسوف اور ستارے
گرنے کی مثال ہے اور بیشک قرآن شریف مین آیا ہے کہ یہ سب آیتین
ہین اور مینے جو بیان کیا بنابر امکان کے ہے ورنہ اللہ تعالی کی قدرت
بہت وسیع ہے والعلم عند اللہ اور نگذرے اوپر تیرے یہ کہ تحقیق
سیدہا رستہ اس مسئلہ مین اور جو اسکے مانند ہون تشبیہات کے
جیسے ہاتہ اور پاؤن اور معادیات وغیرہ کہ گذرے اوپر انسان
اونکے ظواہر پر اور نہ مشغول ہو اوسکے وجود کی کیفیت سے اور
اعتقاد کرے کسیقدر کہ جو اللہ نے ارادہ کیا ہے اور اسکے رسول
نے وہی حق ہے اور نہ کہے یہ ارادہ کیا ہے یہ نہین کیا اور اسکی مانند
اور اسیواسطے ہم نہین دیکہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اصحاب و
تابعین کو کہ ایسی باتون سے مشغول ہوئے ہون اور تحقیق انہین مشغول
ہوئے ہین معتزلہ اونہون نے فلاسفہ سے چرائین ہین اور پہر اہل سنت
نے معتزلہ سے اور تحقیق ہمنے ظاہر کر دیا چرانا معتزلہ کا فلاسفہ
سے اور چرانا اہل سنت کا معتزلہ سے بہت اچہیطرح سے

في بعض كلامنا فراجع ولننبهك ههنا على جملة
من اصول العجائب الحادثة في الزمان اعلم ان
العالم كله عندنا شخص واحد له جسد واحد
ونفس واحدة متعلقة به ونظم واحد لتدبير
نفسه لجسده والحوادث التي تحدث في المواليد
الاربعة المعدن والنبات والحيوان والانسان
مثلها كمثل الصورة المنطبعة في المرآة فانما ينطبع
في العناصر صورة اتصالات قوى الكواكب لا غير
وكما ان الصورة المنطبعة في المرآة فانما ينطبع
في العناصر صورة اتصالات قوى الكواكب لا غير
وكما ان الصورة المنطبعة في المرآة يجتمع فيها
حكم ذي الصورة وحكم المرآة جميعا فكذلك في
الحوادث يجتمع حكم اتصالات الكواكب وحكم العناصر
جميعا والجملة في ذلك ان الانسان اذا نظر في
اي مرآة كانت فانما ينطبع منه صورة الانسان
لا الفرس وينطبع منه صورة الراس واليدين والرجلين
والعينين والاذنين والانف ولم يجر الا صورة
الذنب والخرطوم والعرف والقرون والاظلاف
وان المرآة اذا حاذاها شيء فانما ينطبع فيها صورته
على حسبها فان كانت عرضها اكثر من طولها او
طولها اكثر من عرضها او مثلثة او حمراء او خضراء
انطبعت فيها على نحو ذلك فلكل من الرائي والمرآة
حكم كلي ويتصادقان على شيء بخصوصه فكذلك
ينبغي ان يتصور حال الحوادث ولا يتبين احد
حقيقتها حتى يحيط بعلم الطبائع الارضية وصورها

اپنی بعض تصنیفوں میں اوسکو دیکھیں اور چاہیے کہ ہم تجھکو آگاہ
کریں سب اصول عجائب حادثوں کے جو زمانہ میں ہوتے ہیں
جاننا چاہیے کہ تمام عالم ہمارے نزدیک ایک شخص ہی اوسکا ایک
جسم ہے اور ایک ہی نفس ہی جو اُس سے متعلق ہی اور نظم ایک ہی
جس سے اُسکا نفس اُسکے جسم کی تدبیر کرتا ہی اور جو حادثے پیدا
ہوتے ہیں موالید اربعہ میں یعنی معدن اور نبات اور حیوان اور
انسان میں اُسکی مثال آئینہ میں عکس کی مثال ہی تو بیشک
عناصر میں عکس پڑتا ہی اتصالات قواے کواکب کا نہ اور کسیکا
اور جیسے اُس عکس آئینہ میں مجتمع ہوتا ہی حکم ذی صورت کا
اور حکم آئینہ کا دونوں کا تو اسیطرح حوادث میں جمع
ہوتا ہے حکم اتصالات کواکب کا اور حکم عناصر کا دونو
کا اور جملہ اس میں یہ ہے کہ انسان جب نظر کرتا ہے
کسی آئینہ میں تو اوس سے عکس پڑتا ہے انسان کی
صورت کا نہ گھوڑے کی صورت کا اور منعکس ہوتے
ہے اوس سے صورت سر کی اور دونو ہاتھوں کی
اور پاؤں کی اور دونوں آنکھوں کی اور دونو کانوں کی
اور ناک کی اور علی ہذا القیاس نہ صورت دُم اور سونڈ اور
ایال کی اور سینگونکی اور کھُرونکی اور آئینہ کے جب محاذی ہو
کوئی شئے تو اوسمیں ویسیکا عکس پڑتا ہی تو اگر اُسکا عرض
اُسکے طول سے زیادہ ہو یا طول اُسکا عرض سے اکثر ہو یا
مثلثہ ہو یا سُرخ یا سبز ہو اوس میں ویسا ہی عکس پڑتا ہی
تو دیکھنے والے اور آئینہ کے لیے ایک حکم کلی ہی اور دونوں صادق
آتے ہیں ایک شئے خاص پر تو اسیطور چاہیے کہ تصور
کیا جائے حال حادثوں کا اور نہیں جان کی کسی نے
اُس کی حقیقت تا کہ احاطہ کرے ساتھ علم طباع ارضیہ اور اُسکے

ثم يرصدها في الحوادث فيجد هنالك قبضا
وبسطا لا تساعدهما الاسباب السافلة فيضطر
الى اثبات الاسباب الفلكية وحتى يحيط بقوى
الكواكب وحكمها السابغ الذي ينبغي ان يتحقق
لولا الموانع فيجد هنالك قبضا وبسطا يحوج
الى اثبات خواص للمواليد واذا ايقنت بما ذكرنا
حان ان نذكر سببا اخر اعلم ان وراء هذين
السببين سببا اخر ناشئ من نظم تدبير النفس
الكلية للجسد الكلي ومثاله كمثل الانسان له احكام
منبجسة من النوع يطرد وجودها في جميع الافراد
فيكل فرد لا بد ان يكون مستوي القامة بادي
البشرة عريض الاظفار ضاحكا ناطقا ولا بد ان
يكون جنينا ثم وليدا ثم طفلا ثم غلاما ثم
شابا ثم كهلا ثم شيخا ثم هرما فاذا كان طفلا
كان مزاجه رطبا وعقله هجا ثم اذا شب يبس
مزاجه واشتد عقله ثم اذا شاخ ظهر الفتور
في كثير من قواه واستولت عليه الرطوبة البادية
والذكر اغير من الانثى واشجع واعقل وهلم
جرا فهذه الاحكام كلها منبجسة من الصورة
النوعية فان الصورة النوعية هي التي اقتضت
حكما كليا في كل ما يظهر فيه وكل ما ذكرنا واشرنا
اليه تفصيل هذا الحكم ولذلك كان لكل نوع
حكم اخر ولم يتخلف فرد النوع عن حكمه اللهم
الا ما يرى فيه عصيان للمادة بادي الرأي كذلك
الصورة الاولى اعطى النفس الكلية لها حكم في

پھر اوسکا نگہبان ہو حوادث مین تو وہان پاوے قبض اور
بسط ایسے جنکا اسباب سافلہ مساعدہ نکرین تو بیقرار ہو طرف
ثابت کرنے اسباب فلکی کے اور یہان تک کہ احاطہ کرے
قوائے کواکب کا اور اُسکے پورے پورے حکم کا کہ وہ متحقق ہو
اگر موانع نہون تو قریب ہے پایگا وہان قبض وبسط کہ وہ اسکو
حاجت ڈالین گے خواص مولید کے اثبات کے اور جب تجھنے
یقین کیا اسکا جو ہمنے ذکر کیا ہی تو وقت ہوا کہ ہم اور سبب ذکر
کرین جاننا چاہیئے کہ سوائے ان دو سببون کے سبب ہے اور کہ پیدا
ہوتا ہی نفس کلیہ کے نظم تدبیر سے واسطے جسد کلی کے اور اُسکی
مثل کے جیسے مثل انسان کہ اوسکے واسطے نوع سے احکام نکلتے
ہین کہ اونکا وجود تمام افراد مین ہی تو ہر فرد کو ضروری ہی انسان
کے کہ سیدھا قد ہو اور پوست کھلا ہو ناخن چکلے ہون ہنسنے
والا ہو ناطق ہو اور یہ کہ اول جنین ہو پھر بچہ ہو پھر لڑکا ہو
پھر غلام پھر جوان پھر کہل پھر بوڈھا پھر ہرم ہو تو جب
طفل ہو مزاج رطب ہو اور عقل لاغر پھر جب جوان ہو مزاج
یابس ہو اور عقل قوی پھر جب شیخ ہو فتور ہو اکثر قوتون مین
اور رطوبت بادیہ غالب ہو اور مرد عورت سے زیادہ
غیرتمند ہو اور عقل مین زیادہ اور شجاعت مین بڑھکر
ہو اور علی ہذا القیاس تو یہ سب حکم صورت نوعیہ سے نکلتے
تو صورت نوعیہ ہی حکم کلی کی مقتضی ہی اُن سب مین جو اوسمین
ظاہر ہو جو ہمنے ذکر کیا اور اشارہ کیا اسی حکم کی تفصیل ہی
اور اسیواسطے ہر نوع کے واسطے دوسرا حکم ہے اور کوئی
فرد اپنے نوع کے حکم کے خلاف نہین پایا الٰہی مگر جسمین
نافرمانی مادہ کی ہو اول اول فکر مین اسیطور صورت
اولے یعنے نفس کلیہ کے واسطے حکم ہے ✤

جسدها واعضائها وقواها لا یختلف اصلا من ذالك الحكم انه كلما وجد نوع الانسان وقبل صورتها المادة المختلفة فی صفاتها وجب ان یختلف احكام الافراد فمنها ما كاد یخرج من طبقة الانسانیة الی الملكیة والتجرد البحث والنبو عن الانغماس فی الادران الطبیعی ومنها ما كاد یخرج منها الی البهیمیة والتلوث البحت والنبو عن النظافة الملكیة ووجب ان ینطبع الوان القبیلتین فی حظیرة القدس حیث یحذر تدبیر النفس الكلیة الی جسدها ووجب ان یوجب انطباعها فیها صیرورة الفیض المحدر متلونا بلون یخالف الحكم الصراح المعتدل مخالفة ما وهكذا یدور الامر صعودا وهبوطا حتی یجب فی حكمة الله ان ینزل القضاء بانقراض النوع بل انقراض جمیع الحیوانات والنباتات ثم ینتظر القضاء لاتصال فلكی ووضع ارضی یقتضیان ذالك فاذا وجد وجب وجود القیمة فهذا حكم النفس الكلی والترتیب الذی یقتضیه فكذالك كلما كثرا و بلغا حاجة الشیطنة والبهیمیة ولم یجبرها جابر وجب ان ینزل القضاء فی حظیرة القدس ببعث رسول وانزال كتاب ثم ینتظر القضاء لوجود رجل زكی مفهم یجتمع فی نفسه قوی الكواكب اجتماعا یؤدی الی ظهور وعقد ملة وهدایة وتالیف قلوب وانجاس علوم فاذا كان ذالك فار القضاء من صدره و

اور سکے جسد اور اعضا اور قوی ہین کہ نہین خلاف ہوتے ہرگز اوس حکم سے یہ کہ جسوقت پائی جائے نوع انسان اور قبول کرے اوسکی صورت مادہ مختلفہ فی صفاتہا تو واجب ہی مختلف ہون حکم افراد کے تو بعضے اونمین سے ایسے ہون کہ نہ نکلین طبیعت انسانیہ سے طرف ملکیہ کے اور تجرد بحت کے اور طبیعی آلودگی مین ڈوبے رہین اور بعضے ایسے کہ نہ نکلین انسانیت سے طرف بہیمیت اور آلودگے بحت کے اور پاکیزگے ملکیہ کے طرف اور واجب ہی کہ منطبع ہون رنگ دونون کے خظیرہ قدس مین اس حیثیت سے کہ اوترنے تدبیر نفس کلیہ کے اوسکے جسم کیطرف اور واجب ہی کہ مقتضی ہو انسکا اوسمین منطبع ہونا ہے کو فیض نخدر کے رنگین رنگون مخالف حکم صریح معتدل سے مخالفت کسیقدر اور اسیطرح دایر ہی امر صعود مین بہی اور ہبوط مین بھی جبتک اللہ تعالی کی حکمت مین ہی کہ قضا نازل ہو واسطے منقطع ہونیکے نوع کے بلکہ تمام حیوانات ونباتات کے پہر قضا منتظر رہی اتصال فلکی اور وضع ارضی کی کہ دونون مقتضی ہون اسکے جب پایا جائے قیامت ہو جائے تو یہ حکم نفس کلی کا ہی اور وہ ترتیب ہی جو اوسکا اقتضا کرتی ہی اور انکی شر کا کوئی جابر جبر نہین کرتا واجب ہی کہ قضا نازل ہو حظیرہ قدس مین کسی رسول کے بہیجنے کو اور کتاب نازل کرنیکو پہر منتظر رہی قضا واسطے ہونیکے مرد زکی سمجہانیوالیکے وہ ایسا مرد ہو کہ اوسکے نفس مین جمع ہون قوا کواکب کے اسطرح سے کہ ظہور کر دین اوس کا اور عقد ملت وہدایت کا اور تالیف قلوبکا اور جاری ہونے علمون کا پس جسوقت یہ ہو تو جوشش مارے قضا اوس کے سینہ سے

تمثل الشرع والهداية في موطن متوسط بين الغيب والشهادة وذلك انه وان كانت مادة الشريعة مثلا اقوال النبي صلى الله عليه وسلم واحكامه ولكنها ليست هي هي وما اقرب شبهها بالصورة العلمية فانك اذا تصورت الانسان حصل في لوح ذهنك صورة الانسان وليست صورة الانسان هي الانسان لكنها مظهرها ومنصبها فان انظرت الى الصورة من حيث انها شئ قائم بالذهن كانت ابعد شئ من حقيقة الانسان وان نظرت اليها نظرا ينفذ منها الى ما ورائها من حقيقة الانسان لم ينته التفاتك الا الى تلك الحقيقة وكانت الصورة كالزجاجة لا تلتفت اليها اصلا وكذلك كانت الشريعة داخلة في اقوال النبي صلى الله عليه وسلم وعلومه من وجه خارجة عنها متعلقة بها من وجه آخر ولا نحكم عليها انها من باب التدلي وانها تنزل الحقيقة للسماء بنبي الانبياء الا من الوجه الآخر فعليك بالتدبر وبالجملة فهذا النظم مراعا في جسد النفس الكلية كما يراعى التدبير المنبجس من النوع في الفرد فلا يتحقق شئ من الحوادث الا بحسب ذلك والله اعلم واما احوال النبي صلى الله عليه وسلم المتعلقة بعاداته وشمائله واسفاره فهي راجعة الى كونه في احسن تقويم مباركا فيه مؤيدا من حظيرة القدس ولذلك

اور تمثل ہو شرع اور ہدایت ایک جائے متوسط مین درمیان مین غیب و شہادت کے اور یہ اگرچہ ہی مادہ شریعت کا مثلاً قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے احکام لیکن نہین ہے وہی کا وہی اور کیا بہت پاس ہی اوسکی مشابہت صورت علمیہ سے کہ جب تم تصور کرو انسان کا تو تمہارے ذہن کی لوح مین حاصل ہوگی صورت انسان کی حالانکہ وہ صورت انسان کے انسان نہین ہی لیکن اوسکی مظہر ہی اور منصہ ہی پس اگر تم نظر کرو صورت کی طرف اس وجہ سے کہ وہ ایک شئ قایم ذہن سے ہی تو انسان کی حقیقت سے بہت ہی دور ہی اور اگر تم نظر کرو اُسکی طرف اسطور کہ باقی نہ ہی اُس سے سوائے اُسکے حقیقت انسان سے تو تمہاری التفات نہین منتہی ہوگی مگر اوسی حقیقت کیطرف اور ہوگی صورت مانند شیشہ کے کہ اوسکی طرف تم اصلا التفات ہی نہین کرتے اور اسیطور ہے شریعت داخل اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور انکی علوم مین من وجہ خارج اُس سے اور متعلق اوس سے دوسرے وجہ سے اور ہم اوسپر حکم نہین کرتے کہ وہ باب تدلی سے ہی اور وہ تنزل ہی حقیقت نبی الانبیاء کا مگر وجہ دوسرے سے تمہارے ذمہ پر ہی اسمین غور کرنا اور حاصل کلام یہ نظم رعایت کیا گیا ہے جسد نفس کلیہ مین جسطور رعایت کی گئی ہی تدبیر جاری ہونے والے نوع سے فرد مین تو کوئی حادثہ نہین ہوتا مگر اسی کے موافق واللہ اعلم اور لیکن احوال صلی اللہ علیہ وسلم کا جو متعلق ہی مبارک عادتون اور خصلتون سے اور اسفار سے اُس کی رجوع ہے آپ کی احسن تقویم مین مبارک ہونیکی طرف اور مؤید ہونے کے خطیرۂ قدس سے اسیواسطے

امتاز فی کثیر منہا من ابناء نوعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیکن ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ والحمد للہ رب العلمین حسبی اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین	ممتاز ہوئے بہت چیزون مین اپنی ابنا نوع سے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ آخر ہے اُسکا جو ہمنے اس رسالہ مین لکھنے کا ارادہ کیا تہا والحمد للہ رب العلمین حسبی اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

تمت بالخیر

اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ - بعد حمد صلوۃ کے بندہ سید ظہیر الدین عرف سید احمد اول گذارش کرتا ہی بیچ خدمت شایقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی کہ آج کل بعض لوگون نے بعض تصانیف کو اس خاندان کی طرف منسوب کر دیا ہے اور درحقیقت وہ تصانیف اس خاندان مین سے کسی کے نہین اور بعض لوگون نے جو انکی تصانیف مین اپنے عقیدہ کے خلاف بات پائی تو اسپر حاشیہ چڑا اور اگر موقع پایا تو عبارت کو تغیر وتبدل کر دیا تو میرا اس کہنے سے یہ غرض ہے کہ جو ابنی تصانیف انکی چہپی اچہی طرح اطمینان کر لیا جائے جب خرید فی چاہئے ...... اور دوسرے گذارش یہ ہے کہ سابق مین جو رسالہ مطبع احمدی مین چہپی اکثر بد خطا اور کاغذ خراب اور کیقدر غلط شائع ہوئی مگر اب انشاء اللہ تعالی مین نے ارادہ مصمم کیا ہے کہ شاہ صاحب کی تصانیف کو خراب نہین ہونے دون چنانچہ اب جو رسالہ طبع ہوئے ہین اور جو زیر طبع ہین انہین اہتمام عمدگی کا غذ اور خوشخطی اور تصحیح کا کیا گیا ہے جو اون رسالون کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا مصرع سہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - اور تیسرے گذارش یہ ہے کہ آج کل اس زمانہ مین انکی تصانیف کا مطبوع ہونا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن بسبب فارسی اور عربی کے اچہی طرح سے ہمارے ملک کے بعض بعض لوگ فائدہ نہین اوٹہا سکتے اس سبب سے اکثر رسالون کا ترجمہ بہی کر کے چہپوانا شروع کیا ہے اور اومین یہ انتظام کیا گیا ہے کہ شاہ صاحب کی عبارت کا بالکل لفظی ترجمہ کیا گیا ہے یہانتک کہ ایک نقطے کی بہی زیادتی کمی نہین کی گئی ہے اور چوتہی گذارش یہ ہے اکثر رسائل کمترین کے پاس کرم خوردہ اور پرانے اور شکستہ مین جہانتک ممکن ہے تصحیح کئے جاتے ہی مگر پہر بہی غلطے باقی رہ جاتی ہے جو صاحب غلطیان نکالین وہ مہربانی فرما کر بندہ کو اونسے ممنون فرماوین تاکہ دوبارہ جو وہ کتاب طبع کی جائے تو اوسکو صحیح کر لیا جائے جو صاحب ایسا

کرین گے اونکو اجر عظیم ہوگا۔ اور پانچوین گذارش یہ ہے کہ بعض صاحب کمترین کو لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ
تمہارے یہان کتاب بہت عرصہ مین طبع ہوتی ہے تو باعث دیری کا یہ ہے کہ جب سامان بہم ہوجاتا ہے
جب تیار ہوتی ہے اور جب تک سامان بہم نہین ہوتا تو چھپتے چھپتے روک دی جاتی ہے۔ اور ان شاء اللہ
وہ وہ رسالے چھاپے جائین گے جو ابھی تک چھپے نہین اور بعض بعض رسالونکے نام ہی سننے مین نہین آئی ہونگے
اللہ تعالی سے ہر وقت دست بدعا ہون کہ یا الہی اون رسالونکے چھپنے کا سامان مہیا کردے اور مجھکو ذات سے
امید ہے وہ ہی سامان مہیا کردیگا اور کچھ ناامید نہین ہے باعتصام انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون
الآیۃ وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمتہ لبس اب خیرخواہان اہل اسلام اور معتقدین خاندان
سے ملتمس ہون کہ چونکہ مدرسہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا عرصہ سے غیر آباد پڑا تھا اب دل نے چاہا آباد کیجے
تو اوسکی اعانت کیواسطے ایک مطبع اور کتب خانہ جسمین ہر علم کی کتابین واسطے فروخت کے موجود ہین جاری کیا جن صاحب
کو جس قسم کی کتاب درکار ہو یا کوئی کتاب چھپوانی منظور ہو تو مدرسہ موصوفہ مین بذریعہ خط و کتابت کرین اسکے مفصل
ذیل رسائل شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے موجود ہین زیادہ والسلام مع الاکرام

رسائل از تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور انکی سوا ہر قسم کی کتابین مطبع احمدی دہلی

قرآن شریف افضل پنج قلم معہ ترجمہ فارسی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صہ | مسوی مع مصفی یعنے شرح موطا سے | مکتوب المعارف امر
سرور المحزون سیر الامین المامون فارسی معہ ترجمہ نور العیون | حجۃ اللہ البالغۃ عربی مصری | ازالۃ الخلفاء و خلافۃ الخلفاء فارسی سے
قول الجمیل مع ترجمہ اردو الموسوم بہ شفاء العلیل باضافہ رسالہ ہدایۃ السبیل ار | فوز الکبیر مع فتح الخبیر عربی فارسی | اصول الفقہ عقد الجید مباحثہ تقلید
انصاف معہ ترجمہ اردو | الطاف القدس اصول تصوف | چہل حدیث مع شرح منظوم الموسومہ تحیر | رسالہ فیض عام مع ترجمہ اردو
مکتوبات مع فضائل ابی عبد اللہ محمد اسمعیل البخاری وابن تیمیہ | ہوامع شرح حزب البحر قابل دید | سطعات مع رسالہ جزء التکلیف
وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی ترجمہ اردو | فیوض الحرمین مترجم۔ اسکی لوگ بہت شائق تھے | قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم مع شرح فارسی در بیان طلسم
در الثمین فی مبشرات النبی الکریم مع ترجمہ اردو | خمسہ رسائل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جسمین کہ مفصلہ ذیل رسائل ہین

تصنیفات حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلی رح | انتباہ العین فی مشائخ الحرمین فارسی | عقائد نامہ عربی مع ترجمہ اردو
انجاز نافعہ فارسی اصول حدیث ار | امداد فی ماثر الاجداد فارسی | تبذۃ الابریزیہ فی اللطیفۃ العزیزیہ
بستان المحدثین فارسی (۱۲) | مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے اباء و اجداد کا حال لکھا ہے یہ رسالہ قابل دید ہے | عطیۃ الصمدیہ فی الانفاس المحمدیہ
مسائل قابل دید (۳) | تاویل الاحادیث مع ترجمہ اردو و قابل دید (۶)
شرح حزب البحر اردو ۸ | خمسہ رسائل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اردو ۸ | غیاث اللغات نظامی
تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مع قصیدہ لامیہ و قصیدہ تائیہ و ہمزیہ وغیرہ مع شرح اردو و سوا خواب قابل دید | ہدایۃ مع الکفایۃ (ایضا) | حاشیہ بیضاوی | بستان الواعظین مترجم ۱۲